

# تفسیر درمستور

جلد چہم

(تالیف)

امام جمال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی

(ترجمہ)

ضیاء الحسن پیر محمد اکرم شاہ دارمیری بریلوی

(مترجمین)

سید محمد تہال شاہ، محمد بوستان، محمد انور کھاون

ادارہ ضیاء المتقین بھیرہ شریف

ضیاء المستشرقین پبلیکیشنز

لاہور، کراچی، پاکستان

جلد حقوق بحق ذر کعبہ راہیں

نام کتاب	فیروز شاہ و مترجم (پیشہ و غیرہ)
مصنف	نام جہاں سہیل احمد الرحمن بن علی بن جہاں سہیل احمد
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامامت و ترجمہ کرم شاہ لاہوری احمد اعظمی
مترجمین	سورہ سید محمد اہل شہداء مولانا محمد بوستان و مولانا محمد نور علی گڑھی
ترجمہ گرائی	مکن جاوید و مظلوم محمد یونس و امیر اشرفی لاہور و فیروز خان نقشبندی و غیرہ و شریف کاروانی اشفاق احمد خان و امیر سعید لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	انعام محمد قیصر لاہور کاتب شاہ
تعداد	ایک ہزار
کیپیڑنگ	123°
تیمت	کابل پینٹ

پیشہ کے سچے

## ضیاء القرآن پبلسی کیشنز

فون: 042-7238010-7221953 / فکس: 042-7238010

9۔ ٹکریا پارک، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

۱۰۔ قلعہ شاہی، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

فون: 021-2212011-2630411 / فکس: 021-2212011

e-mail: sales@zia-ul-quran.com

zquran@ura.n.net.pk

Visit our website: www.zia-ul-quran.com

فهرست مصنفان

13	فهرست مصنفان	13	فهرست مصنفان
13	فهرست مصنفان	13	فهرست مصنفان
19	فهرست مصنفان	19	فهرست مصنفان
22	فهرست مصنفان	22	فهرست مصنفان
22	فهرست مصنفان	22	فهرست مصنفان
27	فهرست مصنفان	27	فهرست مصنفان
29	فهرست مصنفان	29	فهرست مصنفان
30	فهرست مصنفان	30	فهرست مصنفان
31	فهرست مصنفان	31	فهرست مصنفان
32	فهرست مصنفان	32	فهرست مصنفان
33	فهرست مصنفان	33	فهرست مصنفان
36	فهرست مصنفان	36	فهرست مصنفان
38	فهرست مصنفان	38	فهرست مصنفان
39	فهرست مصنفان	39	فهرست مصنفان
41	فهرست مصنفان	41	فهرست مصنفان
44	فهرست مصنفان	44	فهرست مصنفان
46	فهرست مصنفان	46	فهرست مصنفان
48	فهرست مصنفان	48	فهرست مصنفان
50	فهرست مصنفان	50	فهرست مصنفان
52	فهرست مصنفان	52	فهرست مصنفان
54	فهرست مصنفان	54	فهرست مصنفان
55	فهرست مصنفان	55	فهرست مصنفان

[illegible]



[illegible]



[illegible]





926	قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ	984	قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ
928	قُلْ مَنْ يَمْلِكُ أَنْ يَنْزِلَ السَّمَاءَ بِسُحَابٍ مِمَّنْ	985	قُلْ مَنْ يَمْلِكُ أَنْ يَنْزِلَ السَّمَاءَ بِسُحَابٍ مِمَّنْ
929	وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ	989	وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ
933	وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ	991	وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
946	وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ	992	وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
947	وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ	993	وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
951	وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ	993	وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
953	سورة مائدة	994	سورة مائدة
954	سورة مائدة	995	سورة مائدة
957	سورة مائدة	997	سورة مائدة
958	سورة مائدة	999	سورة مائدة
962	سورة مائدة	999	سورة مائدة
965	سورة مائدة	1000	سورة مائدة
967	سورة مائدة	1001	سورة مائدة
968	سورة مائدة	1003	سورة مائدة
970	سورة مائدة	1005	سورة مائدة
971	سورة مائدة	1007	سورة مائدة
972	سورة مائدة	1008	سورة مائدة
973	سورة مائدة	1011	سورة مائدة
974	سورة مائدة	1013	سورة مائدة
976	سورة مائدة	1016	سورة مائدة
978	سورة مائدة	1017	سورة مائدة
980	سورة مائدة	1018	سورة مائدة
987	سورة مائدة	1024	سورة مائدة
991	سورة مائدة	1025	سورة مائدة

١035	عن كائن يومئذ تنزل الافلاك وتكون	992	فوالله ان سخطكم من ذنوبكم كخمير
١036	انهم لم يتركوا شيئا الا اقمنا له حسابا	993	والا تظن اننا نعبدك واشركنا
١044	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	994	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١046	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	997	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١049	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	997	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١051	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	100٠	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١052	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1003	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١054	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1006	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١055	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1006	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١056	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1010	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١059	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1015	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١060	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1017	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١060	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1018	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١06٠	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1019	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١068	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1021	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١068	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	١022	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١070	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1024	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١071	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1026	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١072	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1026	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١075	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1027	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١076	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1029	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١078	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1030	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
١080	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1032	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
1084	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1034	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا
1090	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا	1034	والذين كفروا بآياتنا انهم كانوا

1085	سورة مدثر
1095	حقه
1103	بسم الله الرحمن الرحيم
1104	بسم الله الرحمن الرحيم
1108	وذلكم الذي كنتم تعرفون
1110	لما كنتم عليه من قبل ان ياتكم
1113	وكنتم منكم الا انكم كنتم
1117	من شعور الله الرحمن الرحيم
1123	سورة النور
1123	حقه
1124	الله اعلم
1125	الله اعلم
1126	والله اعلم
1127	الله اعلم
1128	الله اعلم
1129	الله اعلم





[illegible][illegible][illegible]

۱۴۴۰ھ میں ملائکہ نے حضرت مولیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ ملائکہ نے فرمایا: اے علیؑ،

[illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لَّذِينَ هُمْ قِيَصَاتُهُمْ جِزْيَةٌ















مسمیٰ کیا ہے جو اس کا سہلی بیگ بنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم! اس کے بعد میں تجھے کسی مرد کے لئے بھی حلال نہیں کروں گا۔ تو یہ اس عورت کو زنا کی عورت سے جدا کرنا تھا۔ پھر وہ ظالم کو ظلم دیا کہ وہ اس کے قریب رہ جائے۔ (1)

امام عبدالرزاق نے بھی کہیں ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کو دیکھا کہ ایک عورت اپنے زنا کے ساتھ حاضر ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے اس سے خواہش پوری کر لی تھی تو میرے بچہ مر گیا۔ مجھے داک ویاختہ میری حیثیت اس مرد سے کسی سے نہیں تھی۔ ایک دفعی ہوئی ہے تو وہ اس سے ملی کہتا ہے۔ میرے بچہ مر گیا۔ میں نے تجھے اس مرد سے روک دیا۔ جب حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا اس سے تجھے اتنے غم کی کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ کسی جہالت کا عنصر نہ دیکھا تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ (2)

امام عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے ایک عورت عورت کے بارے میں پوچھا گیا، اس نے اپنی لونڈی عاتقہ کے لئے حلال کی تھی، فرمایا: میرے لئے صرف ایک شرعاً حلال ہے۔ پھر وہ بیچ دیا۔ پھر وہ مر گیا۔ (3)

امام عبدالرزاق نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا: میری بیوی کا ایک عورتی ہے، اس نے لونڈی کے لئے حلال کر دی ہے کہ میں اس سے اپنا خواہش پوری کروں، فرمایا: لونڈی حیرنے کے لئے حلال نہیں یہ اس تک کہ اسے خرچے کے بارے میں یہ کہہ کر دے۔ (4)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جب مروی بیوی اس کی بیوی یا اس کی بہن اس کے لئے اپنی لونڈی حلال کر دے تو وہ اس سے ملی کرے جبکہ یہ لونڈی حلال کرنے والی عورت کی بیوی ہوگی۔ (5)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: یہ کہنے میں سے حلال کر دے، اگر وہ لونڈی کے لئے ہے، یا اگر وہ اس مرد کا بیچہ اس مرد کا بیچہ جس کے لئے اسے حلال کیا گیا تھا جبکہ لونڈی پہلے حلال نہ ہوگی۔ (6)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی اپنی لونڈی اپنے غلام اپنے بیٹے کے لئے لٹائی اور اپنے باپ کے لئے جبکہ عورت اپنی لونڈی اپنے غلام کے لئے حلال کرتی۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کے اپنی لونڈی اپنے بھائی کے لئے حلال کر دے۔ (7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ شرمگاہ کو عاتقہ نے نکال دیا جاسکتا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن بن علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ شرمگاہ کا رخسار نکال دیا جاسکتا۔

امام عبدالبن حنبلہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد بن ابی حاتم رحمہما اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ عاتقہ نے نکال دیا جاسکتا۔

1۔ مصنف: ابن ابی شیبہ، باب فیمن یرکب منہ، جلد 7، ص 164 (12973)۔ ابن ابی شیبہ، ص 164۔

2۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12976)۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12982)۔

3۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12987)۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12985)۔

4۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12985)۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12985)۔

5۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12985)۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12985)۔

6۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12985)۔ ابن ابی شیبہ، جلد 7، ص 165 (12985)۔



الْبَغْفَةَ عَلَيْهِمْ فَكَرُوا لِحِمِّ حِمَا ثُمَّ نَشَأَتْ خَلْقًا آخَرَ فَتَوَرَّكَ  
أَمْدًا حَسَنَ الْخَوَافِينَ ثُمَّ أَنْكُمْ بَعْدَ وَإِنْ تَهَيَّئُونَ ۖ ثُمَّ أَنْكُمْ يَوْمَ  
يَقِيهِمْ يَوْمَئِذٍ

[illegible]

۱۔ پہلے یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو اپنے لیے ہی بنایا ہے۔  
۲۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو اپنے لیے ہی بنایا ہے۔

میں سے مراد اُن کے ذہن کا ہے جو کہ ان کے ذہن کا پورا پورا علم ہے جس کے بغیر وہ

[illegible]

امام احمد بن حنبلہ، اس سید حضرت خلیفۃ محمد علیہ السلام سے میں نے سنیو کا حق لیتے ہوئے آدمی کے اسلام میں آئے ہیں۔  
امام ابن ابی حاتم، یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے جو یہ نقل کیا کہ کہہ سہیں دیکھا ہے یہ یہ کہہ  
ہے کہ وہ مومراں میں تھے۔

کام شہداء اٹھا اور یہ جرم محمد اللہ کے آیت کی تعمیر میں صورت قیادہ نہ تھا۔ یہ بت نہیں کی ہے کہ حضرت ام  
 خنیسہ سلام فرمائی ہے پھر کیا کہہ سکتا ہوں اور حضرت عائشہ سے جو پایا یا نہ پایا۔

اور یہاں ہر گز نہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ بھی لکھتے ہیں کہ اہل غزوہؓ نے اپنے آپ کو "محب" کہا ہے۔

یہ فیصلہ نہایت صریح سے ہے کہ اگرچہ یہ غرضی لکھنا ہے کہ صرف اس روایت کی ہے کہ وہ عقد شرعی ہے  
یعنی یہ کہتا ہے کہ یہ عقد شرعی ہے اور نہ کہ یہ عقد شرعی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو کہ یہ کہتا ہے







۱۴۴۱ھ میں بروز جمعہ ۱۱ صفر ۱۴۴۱ھ میں حضرت امیر المومنین کا انتقال ہوا۔

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْتُلَهُ سُبْحًا وَنُجُومًا ۝۱۱۶

اور جبکہ ہم نے تمہارے اوپر مہات راستہ بنادیا ہے اور ہم اپنی قوت کی مختصر سے ہے حضرت محمدؐ

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَتْهُ فِي الْوُحُوشِ ۝۱۱۷





۱۔ الطریقہ میں شمولیت کے لئے ہر شخص کو چاہئے کہ

اپنے دل سے ہر قسم کے رنج و غصہ کو دور کرے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحق بنائے۔

۲۔ اس شخص کو چاہئے کہ اپنے دل سے ہر قسم کے رنج و غصہ کو دور کرے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحق بنائے۔

۳۔ اس شخص کو چاہئے کہ اپنے دل سے ہر قسم کے رنج و غصہ کو دور کرے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحق بنائے۔

۴۔ اس شخص کو چاہئے کہ اپنے دل سے ہر قسم کے رنج و غصہ کو دور کرے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحق بنائے۔

۵۔ اس شخص کو چاہئے کہ اپنے دل سے ہر قسم کے رنج و غصہ کو دور کرے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحق بنائے۔

۶۔ اس شخص کو چاہئے کہ اپنے دل سے ہر قسم کے رنج و غصہ کو دور کرے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحق بنائے۔

۷۔ اس شخص کو چاہئے کہ اپنے دل سے ہر قسم کے رنج و غصہ کو دور کرے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحق بنائے۔

۸۔ اس شخص کو چاہئے کہ اپنے دل سے ہر قسم کے رنج و غصہ کو دور کرے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحق بنائے۔

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي الْإِيمَانِ إِتِّفَاقًا تَلْقَوْنَ فِيهَا قُرْآنًا تَلَذُّونَ  
كَبِيرَةً وَمِنْهَا تُلَاقُونَ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَجْرًا وَقَدْ  
رُسِلَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَقُولُوا أَهَذَا بَشَرٌ أَتَىٰ  
نَا بِآيَاتٍ بَشَرَةٍ يَزْعُمُ أَنْ يُبْرِئَكُمْ مِنَ الْكُفْرِ  
وَالشُّكِّ وَنَحْنُ نَقُولُ لَا تَنْفَكُوا مِنْ دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا



















دینے کسی شخص کو کر چکی تھی کہ حالت بے ہوشی میں ایک کتاب ہے جو حق بھٹی ہے اور اس کی کوئی عکس  
کیا جائے گا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ سے حضرت سید زکریاؒ نے روایت کی ہے کہ سونے میں اس کی عظمت و  
تعالیٰ کے لئے جو کچھ سچ مٹا ہوا ہے، کوئی اس کا عکس نہ کرے۔ **بِحَرَامِ الْيَدِ لَيْسَ يَكُونُ خَشْيَةً** ہاتھوں سے  
ظاہر نہ کی جائے۔ **يَكُونُ لَيْسَ يَكُونُ خَشْيَةً** علی علیہ السلام (المصنوع، ۱۰۱، ۱۰۲)

اس طرح امام احمد رحمہ اللہ نے سید زکریاؒ کی روایت میں جو روایتیں انی اللہ تعالیٰ نے سخت جانگی میں ہاتھوں پر ہاتھوں میں نہ رہا ان کی تمام  
روایتیں (جنگ جہانم) سے منع فرمادیں۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے بھی یہ شخصہ لایا جس میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے  
کی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے **وَلَيْسَ يَكُونُ خَشْيَةً** یا رسول اللہ! میں نے  
جو چاہی کرنا ہے۔ بلکہ اگر یہ ہے اور اگر یہ ہے تو اس نے دیکھا کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے، اگر ایسا نہیں کرتا تو اس سے روکتا  
ہے، مومن نہ ہے اور غار پر مہر ہے۔ ان کے بعد جو شخصوں نے سے فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21

امام ابن ابی الدنیا اس طرح روایتوں سے اس شخصہ میں اور ان کی تردید: **مُحَمَّدٌ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ خَشْيَةً** ہاتھوں پر ہاتھوں میں  
سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رحمہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ  
**لَيْسَ يَكُونُ خَشْيَةً** یا رسول اللہ! میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21  
پھر آپ روایت میں لایا ہے کہ اس سے سزا دہش سے جو گناہ کرتا ہے، اس سے روکتا ہے، اگر ایسا نہیں کرتا تو اس سے روکتا  
ہے، مومن نہ ہے اور غار پر مہر ہے۔ ان کے بعد جو شخصوں نے سے فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21  
**لَيْسَ يَكُونُ خَشْيَةً** یا رسول اللہ! میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21  
**لَيْسَ يَكُونُ خَشْيَةً** یا رسول اللہ! میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21

اللہ تعالیٰ سے روایت میں لایا ہے کہ میں نے یہ شخصہ لایا ہے تو فرمایا ہے کہ میں اس کی جو حد تک ذکر کرتی ہوں۔ 21

1. تیسرا درجہ، 18 صفحہ 42

2. تیسرا درجہ، 18 صفحہ 43

3. تیسرا درجہ، 18 صفحہ 44

4. تیسرا درجہ، 18 صفحہ 45





امام عبد بن حمید رحمہ اللہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مذہب کا مسئلہ بدھ کے روئے تھوڑے سے نقل کرنا ہے  
 امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ حضرت روح بن مسلم رحمہ اللہ سے متعلقہ حدیث کا معنی (اں کے منکر کرے والے) کیا ہے۔  
 امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کہنا میں ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ وہاں طلب کرتے ہیں۔ اور انہی حدیث  
 کے ترجمان سے متعلقہ حدیثوں کا یہ منہم نقل کیا ہے کہ نہایت اچھے طریقے کے ساتھ بدھ کو گویا کرتے ہوئے یہ کہتی ہوئی ہے۔ 11  
 امام عبد بن حمید رحمہ اللہ کہتا ہے کہ جب اللہ نے حضرت کاہنہ رحمہ اللہ سے متعلقہ حدیث کا معنی تم بھیجے ہیں جانے کے لئے نظر کرنا ہے۔ 2  
 امام عبد بن حمید رحمہ اللہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ثناء رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ متعلقہ حدیث ہمیشہ  
 دشمن سے مراد ہے۔ 3 امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ثناء رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ متعلقہ حدیث ہمیشہ  
 نص کر گئی اور ہمیشہ کرنے والے کے بارے میں اے نے غلط اور وہاں کے دوسرے سے لڑ پڑنے سے، نقل کر کے وہاں سے نصیب تھا  
 اسی دوسرے انہیں کوئی دشمن نہیں ہوتا تھا۔ متعلقہ حدیث یعنی تم اللہ کے حرم میں اور یہ حدیث شریف کے نزدیک شرک کرتے ہو اور  
 یہ سننا نہ گناہ ہے۔ حضرت حسن بصری کی یہ تعبیر کرتے تھے۔ تم اللہ کی کتاب اور اللہ کے پی کا مذاق اڑاتے ہو۔ (3)  
 امام عبد بن حمید رحمہ اللہ ابن جریر رحمہ اللہ حدیث اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ  
 متعلقہ حدیث ہمیشہ ہمیشہ سے مراد ہمراہم ہے کہ تم قرآن مجید۔ ذکر اور میرے رسول کا حق اڑا رہے ہو۔ (4)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ ہمیشہ سے مراد اللہ  
 فعلی کا حرم ہے تعبیر کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ حرم کی حد، میں اتنا پر نہیں غالب نہیں آیا۔ (5)  
 عبد بن حمید رحمہ اللہ۔ لک سے قول نقل کیا ہے کہ وہ میرے حرم میں گھر کرتے ہیں اور وہ تمام سب مانع کرتے ہیں۔  
 امام عبد بن حمید رحمہ اللہ اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت کاہنہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ کہہ کر وہ میں گھر کرتے ہیں  
 جہاں کا معنی گھر کرنے والا ذکر کیا ہے اور نیز قرآن مجید کے متعلقہ حدیث کا یہ باتیں کرتے ہیں۔

عبد بن حمید رحمہ اللہ اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ متعلقہ حدیث ہمیشہ سے مراد قرآن مجید ہے  
 نام فطرت رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 حضرت ابن عباس سے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارمان سے متعلقہ حدیث کا معنی بتائیے، یہاں وہ جواب دیا کہ وہاں باطل باتیں  
 کرتے تھے پوچھا کیا عرب اسے جانتے ہیں؟ فرمایاں۔ کیا تو نے شکر کا شعر نہیں سنا۔

وَبَنُوا بِسَفْهَانٍ لَّهُمْ صَاحِبٌ ۖ اَلَا صَاحِبُ بَيْتِنَا لَكُمْ اَوْ فَدْوَا

انہوں نے اپنی گھائی میں رات بائیں کر کے جو گھڑی وہاں کی آگ بجھ جائے تو وہاں سے غصے سے جلا لیتے۔  
 امام سعید بن منصور اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قریش بہت اچھے



















ایام میں انی حاکمے حضرت سیدنا شیخ حسن مرثیہ سے من و ما پوچھ کا حکم پانے کے بعد گئے۔  
 اور اس کے لیے شہید بہرہ ہوا۔ شیخ حسن مرثیہ سے من و ما پوچھ کا حکم پانے کے بعد گئے۔  
 کا حکم پانے کے بعد گئے۔ اور وہاں سے ہاتھ دھو کر گئے۔

میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 نام لکھنے پر حاکم نے حضرت مرثیہ سے لکھی۔ اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"

نام محمد مرثیہ نے لکھا۔ اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 نام محمد مرثیہ نے لکھا۔ اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"

اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"  
 اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"

اور اس کے بعد ہوا کہ "میرزا محمد اسد اللہ نے ایک بار لکھا کہ"

فَاَذْنُوعُ فِي الصُّوْبِ فَكَأَنَّكَ سَابَّ بَيْنَهُمْ يَزْمِنُ وَلَا يَسْأَلُ نُونٌ ۝ فَنَنْ  
 ثَلَاثٌ مَوَازِينُهُ لَوْ لَيْتَ هُمْ اَنْفِخُوْنَ ۝ وَ مَنْ حَقَّتْ مَوَازِينُهُ  
 لَوْ لَيْتَ اَلَّذِيْنَ خَيَّرَ ۝ وَ اَنْفِخُوْهُ فِيْ جَهَنَّمَ خَيْرٌ ۝

"تو جب مور بھونکا جائے گا تو دل رشتہ مندوں میں۔ چنانچہ ان کے درمیان میں اور اور دلیلیں دے کر  
 عقل پر چڑھیں گے۔ اور جس کے چلنے سے بھر جائے گا تو ہی ایک کھانا دیکھیں گے۔ اور جس کے

























۱۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے حضرت ثناء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے قسم دیا کہ  
 ۲۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۳۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۴۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۵۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ

۱۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۲۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۳۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۴۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۵۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ

الرَّانِي لَا يَكْفِيهِمْ إِلَّا ذُنُوبُهُمْ أَوْ مَشْرُكُهُ وَالْوَيْتَانِ لَا يَكْفِيهِمَا إِلَّا الرَّاۤءِي

فَسُبُّكَ وَحُزْنُكَ عَلَى التَّوْبَةِ

"رانی شادی نہیں کرتا مگر ذنوب کے ساتھ یا مشرک کے ساتھ اور ویتیں نہیں نکالتی مگر رانی کے ساتھ مگر رانی؛  
 مشرک اور حرم کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ رانی۔"

۱۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۲۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۳۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۴۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۵۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ

۱۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۲۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۳۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۴۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ  
 ۵۔ "ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ "ابن ابی حمزہ" نے کہا کہ

میں نے اس سے کہا کہ یہ سب تو میری طرف سے ہے اور ہماری جی میں کسی پاتے جو ہم کا میا۔ اور نہ  
میں نے اس سے کہا کہ یہ سب تو میری طرف سے ہے اور ہماری جی میں کسی پاتے جو ہم کا میا۔ اور نہ  
میں نے اس سے کہا کہ یہ سب تو میری طرف سے ہے اور ہماری جی میں کسی پاتے جو ہم کا میا۔ اور نہ

[illegible]

امام محمد بن حیدر اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مصطفیٰ رحمة اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ دریا ہیست میں ہمارے محمد بنی  
یہ کہیں نہ پہنچا، قول ملاں ابن ابی آل غلاب کے جسم سے محروم تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو ذرا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے  
جانب راستہ کو اسلام کے حکم کے واسطے چلے کر دیا (یعنی یہ جان کر دیا کہ دریا ہیست میں مصطفیٰ رحمة اللہ علیہ کو گناہ تھا  
جس سے باز رہنا چاہیے تھے اور اسلام جس دریاں جانب ہمارا ملنا چاہتا تھا نہ کرے گا) اس سے پوچھ گیا کیا نبی حضرت ابن عمر  
سے مراد ہے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ (2)



































سے کہا کہ یہ سب کچھ ہے جس سے تم کو یہ سب کچھ ملے گا۔  
 لیکن اگر تم نے اس سے کچھ نہ سیکھا تو یہ سب کچھ تم سے دور رہے گا۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔  
 اس نے کہا کہ میں سیکھ رہا ہوں۔





























کے لیے تفریہ نہ کر دی گئی۔ (۱۰)

۱۔ عبد اللہ بن ابی امام احمد بن محمد بن عبد اللہ (اکابر ترمذی) نے اسے حسن قرار دیا ہے، اور اس نے اپنی جامع ماہی سنہ و ماہی سرودیا، بطری، اور بیکی رحمہ اللہ نے رائل میں حضرت عاتقہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب میری پاکوئی کا حکم دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے میری جھڑپوں کو فرما دیا، اس معاملہ کا ذکر کیا اور قرآن مجید کی حدیث کی۔ جب آپ میرے نیچے آئے تو آپ نے، سرودوں اور ایک حرمت کے بارے میں علم ہاؤن پر، اور میری چاروں کی گئی۔ (۱۱)

۲۔ امین حریر نے حضرت محمد بن عبد اللہ بن عقیق، رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں اور عیسیٰ کا حکم دیا تو انہوں نے کہا میں اہل بیت کی شادی کا حکم دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اور عیسیٰ کا حکم دیا تو انہوں نے کہا میں اہل بیت کی شادی کا حکم دیا۔ جب ابن مسعود نے مجھے اپنی ساری پر سواری کیا۔ حضرت زینب نے کہا اب عائشہ جیسے اونٹ پر سوار ہو لی تو قرآن کی پاکوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے کہا تاحضرت اللہ یرفعہ التواضع حضرت زینب نے کہا تو نے منقول اہل بیت کی۔ (۱۲)

۳۔ امام بخاری اور ابن مردودہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں من کی حرمت سے پہلے حاضر ہوئے جب کہ وہ بے کسی اور بیک گئی، تم چاہتا تھا کہ ہے؟ اب دیکھو گئی تو حسب خبر، حضرت ابن عباس نے کہا آپ بہت بہتر حالت میں ہیں، رسول اللہ کی خدمت میں ہیں۔ حضور ﷺ نے آپ کے ہوا کسی باکوہ سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی پاکوئی کا حکم ۱۲ سال سے دیا گیا ہے۔ (۱۳)

۴۔ امام مالک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جب کہ امام نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ کچھ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عمر کے ساتھ قرآن نے لکھا ہے، ہر مفسر نے رسول اللہ ﷺ کے پاس میری صورت لایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اتفاق کیا کہ جب کہ میری عمر سات سال تھی۔ مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا گیا کہ جب کہ میں قرآن میں تھی، حضور ﷺ نے مجھ سے شادی کی جب کہ میں، کہہ تھی۔ دلی آتی تھی جب کہ میں سورۃ پیک ہر میں ہوتے میں تو گویں میں سے آپ کو زیادہ محبوب تھی، میرے بارے میں قرآن پاک میں آیات لازل ہوئیں۔ قریب تھا کہ امت اس وجہ سے پاک ہو جاتی جس نے جبرئیل لکھا کہ میرے ۳۰ روزہ مسلمانوں میں سے کسی نے آپ نہیں دیکھا، حضور ﷺ نے فرمایا، اے میرے گھر میں تھی، میرے ۳۰ روزہ مسلمانوں کے سوال پر حدیث کوئی گئی نہ تھا۔ (۱۴)

۵۔ امام ابن سعد، رحمہ اللہ نے "روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے اور ابن مسعود پر وہی چیز اور میں نصیحت حاصل ہے، چچا، اے ام المؤمنین اور کیا ہیں؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا: حضور ﷺ نے میرے ہوا کسی

۲۔ سنن ترمذی، جلد ۶، ص ۳۱۵ (۳۱۵۱) کہنا کتاب التہجد

۱۔ سنن ابی امام احمد، جلد ۱، ص ۳۰۰ (۳۰۰) کہنا کتاب التہجد

۴۔ سنن ابی امام احمد، جلد ۱، ص ۱۰۸ (۱۰۸) کہنا کتاب التہجد

۳۔ سنن ابی امام احمد، جلد ۱، ص ۱۰۸ (۱۰۸) کہنا کتاب التہجد

۵۔ سنن ابی امام احمد، جلد ۱، ص ۱۰۸ (۱۰۸) کہنا کتاب التہجد





کامیابی کرتا ہے، کامیابی کے گناہیں ہیں، ان گناہوں نے کہا تو ہے جھوٹ؟ اس سے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ میں یہ بڑی بڑی گناہیں تھیں، وہ بڑے بڑے گناہوں کے مالک تھے، اگر ان گناہوں سے وہ حق مٹا دیں گے تو ان کے لیے جہنم کی آگ لگ جائے گی، ان گناہوں کے لیے جہنم کی آگ لگ جائے گی، ان گناہوں کے لیے جہنم کی آگ لگ جائے گی۔

۱۔ یہ سید بھی صحورہ ابن ابی نعیمہ امام بخاری امام مسلمہ و ترمذی ابن سعد ابن کثیر جلیقہ بغدادی اور ابن جریر -  
صحروں سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت حسن ابن علی اہل بیت حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ مذکور کیا۔

حَقَّانِ زِدَّانِ حَافِظِ سِرِّهِ  
وَنَضِيقِ عَوْنِهِ مِنْ لُحُومِ الْقَوَالِبِ

اودھ پاک ہے، اچھی عیالہ، کام رہنے والی ہے، کمال کی ستاد پچائے جسم بیکل کیا ہا سنا لودھ کی پاک دامن کی عزت

میں سے کرتی -

[illegible]

حضرت محمدؐ اُجٹ غمد وعند بلغم ذاک الفراء  
 "تو نے حضورؐ کی ہڈی کے آگے اس کا جواب دیا۔ اسی جواب پر اللہ کے اس مژدے نے۔"

[illegible][illegible]

حضرت زکریاؑ سے ام المومنین ایہ مومنین ہے مایا نہیں سمجھو ہوا کہ ہے جو عورتوں کی موجودگی میں کہا جائے۔ عرض کی کہ  
اللہ تعالیٰ میرا فرما: **وَاِذَا يَنْتَظِرُ لِقَوْلِهِمْ كَلِمَاتٍ عَلَظِمٌ** حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کیا اس کی تھری جاتی تھی عریض  
سے کلوہ کے ساتھ باٹکا نہیں عیب تھا۔ یہاں حضرت عائشہؓ جو کہ ارادہ کر رہی تھیں حضرت عائشہؓ نے اس پر کیا تھا۔  
صفوان کو یہ خبر پہنچی کہ صفوان نے کہا اس بارے شک و مات کی ہے تو کہہ سے اس پر کہہ کر یا تھا قریب تھا کہ سے غل کر رہے۔





وہ ہے کہ اللہ ایک یکتا ہے، جو ہماری اور ہے۔ میں وہ جان کے درمیان جاری ہے۔  
 ہاتھ اٹھ کر حضرت عبداللہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور کہتے ہیں کہ فرمادے کہ میں نے اس کو کھانا کھاتے  
 بہت حسد کے ساتھ کھانا کھاتی ہے۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ كُنْتُمْ مَائِيكُونَ لَوْلَا أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا سُبْحَنُ  
 هَذَا آيَاتُ عَزِيزٍ ۝

اے لوگو! اگر تم نے اس کو سنا تو تم نے کہا، اے ہمارے بھائیوں! یہ تو تمہاری بات ہے کہ تم نے اس کو کھانا کھاتے  
 کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا بیان ہے

ایم ایم مراد چوہدری نے حضرت عائشہ صدیقہ کی یہ بات سن کر کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 اللہ کو چپ ان کی جلی نے اس تبت کے بارے میں قایدان کی جلی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو کہ جراتیں کر رہے  
 ہیں یا جو کہ جانتے تھے وہاں نے یہ نہیں کیا کہ اس کو چپ کر دے یا اس کو چپ کر دے، یہ بہت بڑا بیان ہے۔  
 اس پر سید مراد نے یہ تفسیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ نے جب  
 وہ بات سنی تو حضرت عائشہ کے متعلق یہی گواہیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو کہ جراتیں کر رہے ہیں اس سے

ایم ایم بن علی سلمی نے فرمایا کہ حضرت سید بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب  
 اس نے یہ بات سنی تو اس نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا بیان ہے اور اس میں

يَعْلَمُ اللَّهُ أَنْ تَعْلُوهُ الْيُسُوفُ أَهْدَا إِنَّ كُنْتُمْ تَعْلُوهُ ۝ وَيَعْلُوهُ  
 اللَّهُ كُنْتُمْ لَا يَتِ وَأَنَّ عَزِيزٌ ۝

”صحیح کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کہ وہ اس کی بات پر گزرتا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو چپ کر دے تو اس کو چپ کر دے  
 ہے اللہ تعالیٰ کہ وہ اس کے لیے (اپنی) آیتیں اور اللہ تعالیٰ کہ وہ اس کے لیے (اپنی) آیتیں

ایم ایم بن علی سلمی نے فرمایا کہ حضرت سید بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب  
 اللہ تعالیٰ کو چپ کر دے تو اس کو چپ کر دے

ایم ایم بن علی سلمی نے فرمایا کہ حضرت سید بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب

إِنَّ الْيُسُوفَ يُجِئُونَ أَنْ تَكُونَ الْقَامَةُ فِي الْيُسُوفِ أَمْوَالُهُمْ عَذَابُ  
 الْيُسُوفِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَوْلَا





















اور ہر گز نہ کہہ سکتے تھے کہ میں اللہ سے علیحدہ ہوں۔ اور یہی بات تھی کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ میں نے اللہ سے علیحدہ ہونے کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔

اور ہر گز نہ کہہ سکتے تھے کہ میں اللہ سے علیحدہ ہوں۔ اور یہی بات تھی کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ میں نے اللہ سے علیحدہ ہونے کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔

اور ہر گز نہ کہہ سکتے تھے کہ میں اللہ سے علیحدہ ہوں۔ اور یہی بات تھی کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ میں نے اللہ سے علیحدہ ہونے کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔

اور ہر گز نہ کہہ سکتے تھے کہ میں اللہ سے علیحدہ ہوں۔ اور یہی بات تھی کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ میں نے اللہ سے علیحدہ ہونے کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔

اور ہر گز نہ کہہ سکتے تھے کہ میں اللہ سے علیحدہ ہوں۔ اور یہی بات تھی کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ میں نے اللہ سے علیحدہ ہونے کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔

اور ہر گز نہ کہہ سکتے تھے کہ میں اللہ سے علیحدہ ہوں۔ اور یہی بات تھی کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ میں نے اللہ سے علیحدہ ہونے کا کوئی تجربہ نہیں کیا۔

1. مثنوی، ج 2، صفحہ 12 (8735)

2. مثنوی، ج 2، صفحہ 12 (8735)

3. مثنوی، ج 2، صفحہ 12 (8735)

4. مثنوی، ج 2، صفحہ 12 (8735)

5. مثنوی، ج 2، صفحہ 12 (8735)

6. مثنوی، ج 2، صفحہ 12 (8735)

















۱۰۰ میں تھا، جس پر وہ رتی کی کڑیوں میں لے آیا۔ وہ لوگ اپنے دیکھنے سے کہہ قہقہہ سے اچھا لگے رہے تھے۔  
 ۱۰۱ میں رہا جو غریب کو دیکھنے کے لیے جو مٹی پر سہاڑا تھا کہ وہ پانی سے نہام دیا اور مٹی کا ٹکڑا ٹوٹ گیا۔ جس پر وہ  
 ۱۰۲ میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں کیا بیان کرتا ہوں کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۰۳ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۰۴ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۰۵ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۰۶ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۰۷ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۰۸ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۰۹ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۱۰ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۱۱ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۱۲ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۱۳ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۱۴ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۱۵ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۱۶ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۱۷ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۱۸ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۱۹ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ  
 ۱۲۰ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ

۱۲۱ میں دیکھتا تھا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ صراطِ مستقیم پر گرا رہا۔ وہ







طرف سب کے سب اب ایسے دلائل تیار کیے (دوسرے جہانوں میں ہمارا ہونا ہوا)۔

۱۔ امین علی ہاشمی قاسم رحمہ اللہ نے حضرت متاثر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل شافعی جہت جاسم سے دیکھ کر حضرت علیؑ کے کہ حضرت جاسم رحمہ اللہ اہل شافعی رضی اللہ عنہ سے بالکل کیا کہ امام شافعیؒ کی حاضرت میں اپنے دامن میں ہاتھ لگی۔ غوروں سے وہاں پر تہہ بدوہ کے حیرت انگیز مناظر دیکھا کہ وہ لوگوں کے دایب طبعوں سے اس کے سینے اور سینہ حیا میں لگی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد جو کچھ صورت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس اس کے چہرے پر تازہ لہرائیں۔

امام احمد انصاریؒ نے امین علی ہاشمیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ امام شافعیؒ نے امام علیؑ کے ہاتھ (۱) دیکھا کہ اس کے منہ سے نکلتا ہے اور اس میں وہ یہ جسم ہوتا ہے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں یقین نقل کیا ہے کہ نہ عنت سے مراد کھنکھانہ اور وہ پیرا پیرا مالی اور باد ہے اور حلقہ و گھڑا سے مراد چادر ہے۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہؒ نے امین علی ہاشمیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ نہ عنت کی روایت میں ہے۔ حاضری میں حاضری میں عنت ہاں عنت سے مراد نکلتا ہے۔ ظاہر نہ عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ ہاں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ انگوٹھی ہے۔ انگوٹھی کے حلقہ و گھڑا سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ (۲)

امام احمد انصاریؒ نے امین علی ہاشمیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ نہ عنت کی روایت میں ہے۔ حاضری میں حاضری میں عنت ہاں عنت سے مراد نکلتا ہے۔ ظاہر نہ عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ ہاں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ انگوٹھی ہے۔ انگوٹھی کے حلقہ و گھڑا سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہؒ نے امین علی ہاشمیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ نہ عنت کی روایت میں ہے۔ حاضری میں حاضری میں عنت ہاں عنت سے مراد نکلتا ہے۔ ظاہر نہ عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ ہاں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ انگوٹھی ہے۔ انگوٹھی کے حلقہ و گھڑا سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ (۴)

امام ابن ابی شیبہؒ نے امین علی ہاشمیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ نہ عنت کی روایت میں ہے۔ حاضری میں حاضری میں عنت ہاں عنت سے مراد نکلتا ہے۔ ظاہر نہ عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ ہاں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ انگوٹھی ہے۔ انگوٹھی کے حلقہ و گھڑا سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ (۵)

امام ابن ابی شیبہؒ نے امین علی ہاشمیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ نہ عنت کی روایت میں ہے۔ حاضری میں حاضری میں عنت ہاں عنت سے مراد نکلتا ہے۔ ظاہر نہ عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ ہاں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ انگوٹھی ہے۔ انگوٹھی کے حلقہ و گھڑا سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ (۶)

امام ابن ابی شیبہؒ نے امین علی ہاشمیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ نہ عنت کی روایت میں ہے۔ حاضری میں حاضری میں عنت ہاں عنت سے مراد نکلتا ہے۔ ظاہر نہ عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ ہاں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ انگوٹھی ہے۔ انگوٹھی کے حلقہ و گھڑا سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ حاضری میں عنت سے مراد کھنکھانہ ہے۔ (۷)

۱۔ تفسیر جلالین، ج ۱، ص ۱۸، ط ۱۹۵

۲۔ تفسیر جلالین، ج ۱، ص ۱۸، ط ۱۹۵

۳۔ تفسیر جلالین، ج ۱، ص ۱۸، ط ۱۹۵

۴۔ تفسیر جلالین، ج ۱، ص ۱۸، ط ۱۹۵

۵۔ تفسیر جلالین، ج ۱، ص ۱۸، ط ۱۹۵

۶۔ تفسیر جلالین، ج ۱، ص ۱۸، ط ۱۹۵

۷۔ تفسیر جلالین، ج ۱، ص ۱۸، ط ۱۹۵

$$f_{\alpha} = \frac{1}{n} \sum_{j=1}^n f_j(x) = \frac{1}{n} \sum_{j=1}^n \left( \frac{1}{n} \sum_{k=1}^n f_k(x) \right) = \frac{1}{n} \sum_{k=1}^n \left( \frac{1}{n} \sum_{j=1}^n f_j(x) \right) = \frac{1}{n} \sum_{k=1}^n f_k(x)$$

١٧٩٠

[illegible]

١٠٠٠

ہم برا تو ہیں مگر ہم نے تو اس کی سزا کی ہے۔

[illegible][illegible]

میں نے ان کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کیا۔

مجلس الشورى

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

میراث فی المثلثا

[illegible]

١٦٠

[illegible]

2. *Environ. Biol. Fish.* 1997, 48: 171-181.

1991-1992, 1993-1994, 1995-1996, 1997-1998, 1999-2000, 2001-2002, 2003-2004, 2005-2006, 2007-2008, 2009-2010, 2011-2012, 2013-2014, 2015-2016, 2017-2018, 2019-2020, 2021-2022, 2023-2024, 2025-2026, 2027-2028, 2029-2030, 2031-2032, 2033-2034, 2035-2036, 2037-2038, 2039-2040, 2041-2042, 2043-2044, 2045-2046, 2047-2048, 2049-2050, 2051-2052, 2053-2054, 2055-2056, 2057-2058, 2059-2060, 2061-2062, 2063-2064, 2065-2066, 2067-2068, 2069-2070, 2071-2072, 2073-2074, 2075-2076, 2077-2078, 2079-2080, 2081-2082, 2083-2084, 2085-2086, 2087-2088, 2089-2090, 2091-2092, 2093-2094, 2095-2096, 2097-2098, 2099-2100, 2101-2102, 2103-2104, 2105-2106, 2107-2108, 2109-2110, 2111-2112, 2113-2114, 2115-2116, 2117-2118, 2119-2120, 2121-2122, 2123-2124, 2125-2126, 2127-2128, 2129-2130, 2131-2132, 2133-2134, 2135-2136, 2137-2138, 2139-2140, 2141-2142, 2143-2144, 2145-2146, 2147-2148, 2149-2150, 2151-2152, 2153-2154, 2155-2156, 2157-2158, 2159-2160, 2161-2162, 2163-2164, 2165-2166, 2167-2168, 2169-2170, 2171-2172, 2173-2174, 2175-2176, 2177-2178, 2179-2180, 2181-2182, 2183-2184, 2185-2186, 2187-2188, 2189-2190, 2191-2192, 2193-2194, 2195-2196, 2197-2198, 2199-2200, 2201-2202, 2203-2204, 2205-2206, 2207-2208, 2209-2210, 2211-2212, 2213-2214, 2215-2216, 2217-2218, 2219-2220, 2221-2222, 2223-2224, 2225-2226, 2227-2228, 2229-2230, 2231-2232, 2233-2234, 2235-2236, 2237-2238, 2239-2240, 2241-2242, 2243-2244, 2245-2246, 2247-2248, 2249-2250, 2251-2252, 2253-2254, 2255-2256, 2257-2258, 2259-2260, 2261-2262, 2263-2264, 2265-2266, 2267-2268, 2269-2270, 2271-2272, 2273-2274, 2275-2276, 2277-2278, 2279-2280, 2281-2282, 2283-2284, 2285-2286, 2287-2288, 2289-2290, 2291-2292, 2293-2294, 2295-2296, 2297-2298, 2299-2300, 2301-2302, 2303-2304, 2305-2306, 2307-2308, 2309-2310, 2311-2312, 2313-2314, 2315-2316, 2317-2318, 2319-2320, 2321-2322, 2323-2324, 2325-2326, 2327-2328, 2329-2330, 2331-2332, 2333-2334, 2335-2336, 2337-2338, 2339-2340, 2341-2342, 2343-2344, 2345-2346, 2347-2348, 2349-2350, 2351-2352, 2353-2354, 2355-2356, 2357-2358, 2359-2360, 2361-2362, 2363-2364, 2365-2366, 2367-2368, 2369-2370, 2371-2372, 2373-2374, 2375-2376, 2377-2378, 2379-2380, 2381-2382, 2383-2384, 2385-2386, 2387-2388, 2389-2390, 2391-2392, 2393-2394, 2395-2396, 2397-2398, 2399-2400, 2401-2402, 2403-2404, 2405-2406, 2407-2408, 2409-2410, 2411-2412, 2413-2414, 2415-2416, 2417-2418, 2419-2420, 2421-2422, 2423-2424, 2425-2426, 2427-2428, 2429-2430, 2431-2432, 2433-2434, 2435-2436, 2437-2438, 2439-2440, 2441-2442, 2443-2444, 2445-2446, 2447-2448, 2449-2450, 2451-2452, 2453-2454, 2455-2456, 2457-2458, 2459-2460, 2461-2462, 2463-2464, 2465-2466, 2467-2468, 2469-2470, 2471-2472, 2473-2474, 2475-2476, 2477-2478, 2479-2480, 2481-2482, 2483-2484, 2485-2486, 2487-2488, 2489-2490, 2491-2492, 2493-2494, 2495-2496, 2497-2498, 2499-2500, 2501-2502, 2503-2504, 2505-2506, 2507-2508, 2509-2510, 2511-2512, 2513-2514, 2515-2516, 2517-2518, 2519-2520, 2521-2522, 2523-2524, 2525-2526, 2527-2528, 2529-2530, 2531-2532, 2533-2534, 2535-2536, 2537-2538, 2539-2540, 2541-2542, 2543-2544, 2545-2546, 2547-2548, 2549-2550, 2551-2552, 2553-2554, 2555-2556, 2557-2558, 2559-2560, 2561-2562, 2563-2564, 2565-2566, 2567-2568, 2569-2570, 2571-2572, 2573-2574, 2575-2576, 2577-2578, 2579-2580, 2581-2582, 2583-2584, 2585-2586, 2587-2588, 2589-2590, 2591-2592, 2593-2594, 2595-2596, 2597-2598, 2599-2600, 2601-2602, 2603-2604, 2605-2606, 2607-2608, 2609-2610, 2611-2612, 2613-2614, 2615-2616, 2617-2618, 2619-2620, 2621-2622, 2623-2624, 2625-2626, 2627-2628, 2629-2630, 2631-2632, 2633-2634, 2635-2636, 2637-2638, 2639-2640, 2641-2642, 2643-2644, 2645-2646, 2647-2648, 2649-2650, 2651-2652, 2653-2654, 2655-2656, 2657-2658, 2659-2660, 2661-2662, 2663-2664, 2665-2666, 2667-2668, 2669-2670, 2671-2672, 2673-2674, 2675-2676, 2677-2678, 2679-2680, 2681-2682, 2683-2684, 2685-2686, 2687-2688, 2689-2690, 2691-2692, 2693-2694, 2695-2696, 2697-2698, 2699-2700, 2701-2702, 2703-2704, 2705-2706, 2707-2708, 2709-2710, 2711-2712, 2713-2714, 2715-2716, 2717-2718, 2719-2720, 2721-2722, 2723-2724, 2725-2726, 2727-2728, 2729-2730, 2731-2732, 2733-2734, 27

*Journal of Management Inquiry* 18(6)

[illegible]

1930

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

*(The following section contains handwritten notes or signatures.)*

*Journal of Management Education* 30(6)

---

1. *صحة الدين*، ترجمه و تفسیر: محمد باقر محمدی، تهران: انتشارات آستان قدس، 1385.

[illegible]

٥٠٤٦  
١٢٨٤ هـ

٧٤٧ - فیروز آباد، مہاراشٹر، ۱۹۷۱ء

۱۰ "فرمانی یاب دعا" - نویسنده نامعلوم - مجله "فرمانی" - شماره ۱۰ - سال ۱۳۷۳ - تهران - چاپخانه "فرمانی"





۱۔ مہدیؑ نبی عالم رحمہ اللہ سے حضرت معینہؑ میں ذخیرہ و حراست سے روایت نقل کی ہے کہ یہ حکایت اپنے اہل حق کے عورت کا قیام۔ قیامہ سلسلہ کی عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے صاحبہ کے حکام کے ساتھ جی پور ہو۔

۲۔ اس میں اہل حق شیعہ اور اہل حق و مہدیؑ نے اختلاف کیا ہے اس میں دلیل ہے کہ یہ روایت نقل کی ہے کہ حکام و اہل حق کے

۳۔ یہ روایت اس میں اہل حق و مہدیؑ کے لیے ہے

نامہ میں پہلی شے نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے قول نقل کیا ہے کہ م کے ساتھ عورت پہلی پاد چھوئی ہے۔  
 نامہ دوم و سوم میں یہ روایت نقل کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلام میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے کہا کہ۔ حضرت عائشہ پر ایک کپڑ  
 تھا۔ جب آپ اس کے ساتھ مرد و عورتوں کے ہم سفر ہوئے۔ جب آپ نے یہ کلام کہا تو عورتوں نے کہا کہ یہ کلام  
 ہی کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت سے ہے۔ اور یہ کہ آپ پر کئی حدیثیں ہیں کہ یہ کلام ہے۔  
 نامہ چہارم و پنجم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جب تم میں سے کسی کا کوئی مکان ہو اور وہی مکان چھوئے۔ یا کھال۔ یا دروازہ عورت کے مکان سے یا دروازہ۔ (3)  
 نامہ سہارم میں حضرت مجاہد سے یہ روایت نقل کی کہ کلام ہمارا آج معلم اللہ کے پاس حاضر ہے۔ (تھے)۔  
 نامہ دہم میں حضرت ابو جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی کہ آؤ مائے اللہ ہے۔ آؤ مائے اللہ ہے۔ آؤ مائے اللہ ہے۔  
 پہلی آیت میں ہے اَللّٰہِیْ لَا یَغْلِبُکُمْ اَنْتُمْ تَغْلِبُوْنَ اِنَّکُمْ اَنْتُمْ تَغْلِبُوْنَ

ابو عبد اللہ عراقی نے فرمایا: اللہ نے حضرت علیؑ کو اس عداوت سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ قول نقل کیا ہے کہ عداوت پر بائند کے  
 وہ سب صحیحہ و حق کے کما ایک قرأت میں ہے: **وَمَا مَلَكَتْ أَيْدِيكُمْ الَّذِينَ لَمْ يَلْقُوا إِلَهُكُمْ**۔  
 ابو عبد اللہ عراقی نے علیؑ سے قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو ملا، لہذا کہ مراد قدم رکھنے سے تھی تو یہ  
 پس میں نے مرگ کر اس صورت میں جا رہے کہ مجھ کو بھی بچ نہ دے جہاں تک وہ از حد سے عداوت کا طعن جہاں کے لیے جائز نہیں۔  
 امام ابو عبد اللہ شہر حر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس قول نقل کیا ہے کہ تمہیں یہ دیکھ ڈی ملکات  
**لَمْ يَلْقُوا إِلَهُكُمْ** دیکھ کر کہ وہ اسے کہنے کا اس سے مراد لاویوں میں خدا نہیں ہیں۔ (5)

امام ابن اثیر پر عرض ہے کہ حضرت ام ایوبہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ اپنے غلام سے فرمادی کہ: (۱۵)

مفتی محمد رفیع رحمانی، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، پاکستان۔ ممبر مجلس اعلیٰ تعلیم، حکومت پنجاب، پاکستان۔  
 ڈراما نگار، ناول نگار اور فلم نویس۔ ۱۹۷۰ء سے ۲۰۰۳ء تک بطور سنی (۱۶۹۷۵) اسکریپٹ رائٹر کام کیا ہے۔

تجارتی سہولتیں اور مالی اعانت کے تحت ملک کے دیگر شعبوں کی ترقی کے لیے

3. منبر امام احمد بن حنبل (2009) دارالمرکز، رجب 1430  
4. قطب عالم اسلام، ابو نعیم ابراہیم بن عبد اللہ (2006) 447، (2006) 447، (2006) 447

3. مختلف اہل تشیع و ماترادی ہر عمل کے لئے ان میں سے جو بھی ہو جائے۔ جلد 1 (17274)







تو کہنے لگا۔ "اے خداوندِ عالم! میں نے تجھ کو پہچان لیا۔" مانی ہے۔

منا کی یہ بات سنا کر حضرت صاحبِ کرمؑ نے اسے روایت کرنے کے بعد اس بات پر غور فرمایا کہ یہ بات کتنی عجیب و غریب ہے۔

پھر فرمایا کہ "اے خداوندِ عالم! میں نے تجھ کو پہچان لیا۔" مانی ہے۔

اس میں ان باتوں کا ذکر ہے کہ حضرت صاحبِ کرمؑ نے اسے روایت کرنے کے بعد اس بات پر غور فرمایا کہ یہ بات کتنی عجیب و غریب ہے۔

پھر فرمایا کہ "اے خداوندِ عالم! میں نے تجھ کو پہچان لیا۔" مانی ہے۔

اس میں ان باتوں کا ذکر ہے کہ حضرت صاحبِ کرمؑ نے اسے روایت کرنے کے بعد اس بات پر غور فرمایا کہ یہ بات کتنی عجیب و غریب ہے۔

پھر فرمایا کہ "اے خداوندِ عالم! میں نے تجھ کو پہچان لیا۔" مانی ہے۔

اس میں ان باتوں کا ذکر ہے کہ حضرت صاحبِ کرمؑ نے اسے روایت کرنے کے بعد اس بات پر غور فرمایا کہ یہ بات کتنی عجیب و غریب ہے۔

پھر فرمایا کہ "اے خداوندِ عالم! میں نے تجھ کو پہچان لیا۔" مانی ہے۔



سارے یہ ذکر کیا گیا کہ حضرت عمرؓ نے خطاب سے فرمایا: میں نے اہل ایمان کی مجلس دیکھی جس سے شادی کی صورت میں عداوت دیکھی ہو یا نکاحی۔ اس میں وہ ہمارا 11

عہد الحرفی اور ان بنی تیسرا جو اسے معصوم ہیں حضرت عمرؓ نے خطاب سے عداوت نقل کی ہے کہ شادی کی صورت میں عداوت کی وجہ سے نہ ہو۔ یہاں پر بہت سی لفظیں ہیں جنہاں کی صورت میں نقلی حسب راہِ بخاری میں لکھا ہے کہ 2۔  
وہاں میں جو یہ عداوت کے حضور میں مسطور ہیں وہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہیں کہ عداوت میں لکھا ہے کہ وہاں  
کہ عداوتی فرماتا ہے اور اسے عداوت کی 3۔

امام بیہقی حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 4۔  
امام ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 5۔  
امام بیہقی نے کہا کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 6۔

امام بیہقی نے کہا کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 7۔  
امام بیہقی نے کہا کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 8۔  
امام بیہقی نے کہا کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 9۔

امام بیہقی نے کہا کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 10۔  
امام بیہقی نے کہا کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 11۔  
امام بیہقی نے کہا کہ عداوت میں لکھا ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ عداوت سے بہت نقل کی گئی ہے کہ 12۔

وَلَيْسَتْغَفِيرُ الْإِيْمَانِ لَا يَجْدُونَ لَكَ حَافِي يُقِيظُكَ اللَّهُ مِنْ نَصِيمٍ وَ  
الَّذِينَ يَسْتَعْفِفُونَ الرِّبَا وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكُلُوا مِنْهُمُ إِنِ عَلِمْتُمْ  
فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِّنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي بَيَّأْتُمْ وَلَا تَكُلُوا مِمَّا قَسَمْتُمْ  
عَلَى الْبِقَاءِ إِنِ أَكْرَهْتُمْ تَخَضَعُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ذَمِّنْ  
يَكْرِهْتُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مَنَّ عَلَى الْمُحْسِنِينَ وَكَرِهَ عَلَى الْمُفْسِدِينَ ١٧

1۔ مصنف صحیح احمد نے باب 10 میں لکھا ہے کہ 130 (10434) دارالکتب اسلامیہ جلد 2، صفحہ 137 (70426)

2۔ تفسیر عمری، جلد 10، صفحہ 131، سنہ 131ھ، دارالکتب اسلامیہ جلد 2

3۔ تفسیر عمری، جلد 10، صفحہ 131، سنہ 131ھ، دارالکتب اسلامیہ جلد 2

4۔ تفسیر عمری، جلد 10، صفحہ 131، سنہ 131ھ، دارالکتب اسلامیہ جلد 2



مطلوبہ ہے۔ نیز لے رہا۔ اگر تمہاری میں کوئی چیز دیکھے ہو تو اس سے صفحہ کتابہ آکر لکھو گویا درجہ یا کوئی چیز دے۔ (۱)  
 میرا راقی باطن بنی شہید اس سردار بن الیہ حاضر ہو سکتی ہے۔ حضرت کا یہاں سے خط کا بھی لی شکل کیا ہے۔ (۲)  
 اور میرا راقی اور عبد بن حمید رحمہما ایک بھی صحت کا درجہ صفحہ سے اس کی شکل بھی لکھی ہے۔ (۳)  
 یہ توفیق ان شاء اللہ ہے حضرت نے یہ بھی لکھی کہ یہ توفیق ان شاء اللہ ہے۔ (۴)  
 حضرت اس عائدہ کی بنا پر ہے۔ یہ شکل خوب ہے۔ (۵)  
 اور میرا راقی، میرا بن حمید بن حنفیہ اور میرا بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۶)  
 کے فراموشی کے بعد اس خط کا یہ بھی لکھی ہے۔ (۷)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۸)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۹)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۰)

اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۱)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۲)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۳)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۴)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۵)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۶)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۷)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۸)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۱۹)  
 اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۲۰)

اور میرا بن حمید بن حنفیہ نے ان کے درجہ کی شکل لکھی ہے۔ (۲۱)

۱۔ سلی کی کتب و کتابت کا نمبر ۱۵، جلد ۱، صفحہ ۳۱۲، درجہ ۱۵

۲۔ صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵

۳۔ سلی کی کتب و کتابت کا نمبر ۱۵، جلد ۱، صفحہ ۳۱۲

۴۔ صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵

۵۔ صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵

۶۔ صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵

۷۔ صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵

۸۔ صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵

۹۔ صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵، جلد ۱، کتاب ۱، صفحہ ۱۵

برجہ سے وَأَتَوْهُم بِقُرْبَانٍ ثَمَلٍ اَنْبُو کی تفسیر نقل کی ہے کہ اس میں لوگوں کو برا بھلا کیا کہ وہ اپنے مال میں سے اسے لیں۔  
امام عبد بن عبد ربہ نے حضرت حسن بصریؒ کے بیان سے یہ نقل کیا ہے کہ نہ آیت میں آکا اور اس کے لوگوں کو  
لی جئے پر برا بھلا کیا گیا ہے۔

امام عبد البر دمشقیؒ نے عبد بن عبد ربہ سے روایت کی کہ عبد ربہ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کا معنی  
ہے کہ عطا کر کہ دل سے تپش سے کچھ چھوڑ دیا جائے۔ (11)

امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عبد بن عبد ربہ سے روایت نقلی ہے کہ یہ آیت کا معنی ہے کہ وہ عطا  
نے محمدؐ کے لئے اور کرنے میں مدد کرے۔ حضرت علیؓ ابن ابی طالبؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آقا کو حکم دیا کہ وہ عطا کر  
قیامت کا چرچائی جسے چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم ہے فرض رکھ ہے۔ لیکن ان میں لوگوں سے یہ ہے۔

امام عبد البر دمشقیؒ نے عبد بن عبد ربہ سے روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت

نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت

نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت

نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت

نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت  
نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت نقلی ہے کہ عبد ربہ نے یہ روایت

2. بیضا

1. تفسیر عبد البر دمشقیؒ ج 2، ص 39، مکتبہ المدینہ ج 2

2. تفسیر عبد البر دمشقیؒ ج 2، ص 39، مکتبہ المدینہ ج 2

3. تفسیر عبد البر دمشقیؒ ج 2، ص 39، مکتبہ المدینہ ج 2

4. تفسیر عبد البر دمشقیؒ ج 2، ص 39، مکتبہ المدینہ ج 2

5. تفسیر عبد البر دمشقیؒ ج 2، ص 39، مکتبہ المدینہ ج 2

















میں نے کچھ لکھ کر دیا، وہاں سے آپ نے کچھ لکھ کر دیا، یہ وہی دیا گیا کہ میں نے ۱  
میں نے یہ دیکھ کر کہ ان کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،  
یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،  
میں نے یہ دیکھ کر کہ ان کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،

یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،  
یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،  
یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،

یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،  
یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،  
یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،

یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،  
یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،  
یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،

یہ وہی ہے، یہ وہی ہے، اس کے سرور سے اس کے پیش رو کی شکل میں ہے، اس کے ساتھ ہے،

۱۰

۲

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰

۱۰









کتابخانه عمومی

یہ مومن اعلیٰ ترین درجہ تک پہنچنے والے شخصیت ہیں۔ ان کی ہر بات، ہر حرکت، ہر چال چلن سے دوسروں کو نصیحت ملتی ہے۔ ان کی ہر بات، ہر حرکت، ہر چال چلن سے دوسروں کو نصیحت ملتی ہے۔

میں نے اس پر غور کیا اور اس کے جواب میں لکھا کہ ۱۲

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔

— 2. —

اہم ۴۴ مرتبہ تحریر فی اللہ عز و جل میں ملے۔ اور غلطیوں سے بچنے کی وجہ سے

[illegible][illegible]

تجدید، یہ جسے تاریخ کے دور، ارتقاء، مضبوطی، کے لیے وہ کسی عمل کے وسیع لفظ ہے۔

۱۰۱۔ ان میں سے کچھ لوگ جو کہ کفر سے توبہ کر چکے ہیں، ان کے لیے اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

وہ تکتے ہیں کہ وہ نہیں دیکھ سکتے۔

دوسرے دن میں اس وقت کے حکمرانوں نے امر علیہ السلام سے کہا کہ: "آج کے دن کو آپ کی ماں نے شکا

نہایت سیر و سرگرمی جو کہ میرے لیے ایک تعلیمی اور تفریحی کام ہے۔ یہاں پر آنکھوں کے لیے دلچسپ اور دلکش چیزیں ہیں۔ (1953ء)

۱۰. ان در سیرم مقلد کے ضرب ہو چکا ہے۔ اے خدا۔ اے مانت غفر کی۔ کہ کسمہ ہو جائے۔ یا تم۔ جو اس کو

$$8) \quad x = \frac{1}{2} \quad z = \frac{1}{2} \quad y = \frac{1}{2}$$

اس وقت اس شخص نے میری طرف سے جواب دیا کہ میں نے اسے اس وقت تک نہیں دیا تھا کہ جب اس نے اسے دیا تھا۔

[illegible]

Q1: 1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840

[illegible]

‘سب چیزیں ہماری طرف تشریف آگئے،’ یہاں تک کہ وہ سب کو اپنے کمرے میں لے گیا۔

امام نے یہ سب باتیں کہہ کر حضرت جعفر سے کہا کہ یہ سب باتیں تمہاری طرف سے

74% ± 2

١٠٥٨

١. صف المرحوم في حياته وكنيته واسمه ومولدته ومحلها ونبأها و

[ 747 ] 1. 4. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839

[illegible]



مردی۔ حضرت امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی بات کی (۱)  
اس میں اپنی تعبد نہ رکھے، عظمت نہ ملے، یہودی بھی اللہ تعالیٰ سے دور ہے، غرض کہ یہ سب ترسیل سے عیب آتی ہے کہ  
حبیبؑ کے شکر، دعا، تحفے سے محروم ہیں، جو بددعا، قیامت کے دن، یہ سب ترسیل سے محروم ہو جائے گا۔ (۲)

اس میں امیر المومنینؑ کے شکر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے گا۔ (۳)  
نکیر پر اس کے شکر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے گا۔ (۴)

لیکن ہاں جب کہ یہ دعوتِ نقل کی ہے کہ ہر عجز و کجی سے نکال دیا جائے تو وہ جتنا ہے اتنا ہی کیا کرنا ہے۔ (۵)  
اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۶) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۷)

اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۸) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۹)

اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۱۰) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۱۱)

اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۱۲) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۱۳)

اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۱۴) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۱۵)

اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۱۶) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۱۷)

اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۱۸) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۱۹)

اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۲۰) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۲۱)

اس میں امیر المومنینؑ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر نکیر، دعا، تحفے سے محروم ہو جائے تو وہ  
کرنا ہے؟ (۲۲) اس کے بعد سے نکالتا ہے۔ (۲۳)

۱۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔ ۲۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔

۳۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔ ۴۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔

۵۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔ ۶۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔

۷۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔ ۸۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔

۹۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔ ۱۰۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔

۱۱۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔ ۱۲۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۰۴ (۳۱/۱)۔



اور چنانچہ یہ کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔

یہی حال ہے کہ جو ملک میں ایک مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں، وہ ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے۔















أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرُّسُلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٠﴾  
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُصْرِئِينَ إِلَى الْأَمْرِ هُمْ فُتُوهُمْ ثُمَّ مَلَأُوا الصُّلُوحَ  
وَالْأَيْدِيَ النَّصِيرِينَ ﴿٥١﴾



































یہ دو نامے داخل کر دیتے ہیں۔ ایک روایت میں کہ ہے: ہر روز ایک ایک صبح کو اس طرح کہ دو طرح صبح  
مکمل کرے گا۔ اس وقت سے جس کا نام ہے: ہر روز اس کے لئے قورقہ و ہر روز اس کے لئے کھانا  
کا مشورہ اس پر ہے۔ یہی تمہیں کہہ رہا ہے کہ تمہیں اس صبح کے لئے کھانا دے گا۔ اللہ شہر سے روایت  
میں ہے۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔ (۱۱)۔ (۱۲)۔ (۱۳)۔ (۱۴)۔ (۱۵)۔ (۱۶)۔ (۱۷)۔ (۱۸)۔ (۱۹)۔ (۲۰)۔ (۲۱)۔ (۲۲)۔ (۲۳)۔ (۲۴)۔ (۲۵)۔ (۲۶)۔ (۲۷)۔ (۲۸)۔ (۲۹)۔ (۳۰)۔ (۳۱)۔ (۳۲)۔ (۳۳)۔ (۳۴)۔ (۳۵)۔ (۳۶)۔ (۳۷)۔ (۳۸)۔ (۳۹)۔ (۴۰)۔ (۴۱)۔ (۴۲)۔ (۴۳)۔ (۴۴)۔ (۴۵)۔ (۴۶)۔ (۴۷)۔ (۴۸)۔ (۴۹)۔ (۵۰)۔ (۵۱)۔ (۵۲)۔ (۵۳)۔ (۵۴)۔ (۵۵)۔ (۵۶)۔ (۵۷)۔ (۵۸)۔ (۵۹)۔ (۶۰)۔ (۶۱)۔ (۶۲)۔ (۶۳)۔ (۶۴)۔ (۶۵)۔ (۶۶)۔ (۶۷)۔ (۶۸)۔ (۶۹)۔ (۷۰)۔ (۷۱)۔ (۷۲)۔ (۷۳)۔ (۷۴)۔ (۷۵)۔ (۷۶)۔ (۷۷)۔ (۷۸)۔ (۷۹)۔ (۸۰)۔ (۸۱)۔ (۸۲)۔ (۸۳)۔ (۸۴)۔ (۸۵)۔ (۸۶)۔ (۸۷)۔ (۸۸)۔ (۸۹)۔ (۹۰)۔ (۹۱)۔ (۹۲)۔ (۹۳)۔ (۹۴)۔ (۹۵)۔ (۹۶)۔ (۹۷)۔ (۹۸)۔ (۹۹)۔ (۱۰۰)۔ (۱۰۱)۔ (۱۰۲)۔ (۱۰۳)۔ (۱۰۴)۔ (۱۰۵)۔ (۱۰۶)۔ (۱۰۷)۔ (۱۰۸)۔ (۱۰۹)۔ (۱۱۰)۔ (۱۱۱)۔ (۱۱۲)۔ (۱۱۳)۔ (۱۱۴)۔ (۱۱۵)۔ (۱۱۶)۔ (۱۱۷)۔ (۱۱۸)۔ (۱۱۹)۔ (۱۲۰)۔ (۱۲۱)۔ (۱۲۲)۔ (۱۲۳)۔ (۱۲۴)۔ (۱۲۵)۔ (۱۲۶)۔ (۱۲۷)۔ (۱۲۸)۔ (۱۲۹)۔ (۱۳۰)۔ (۱۳۱)۔ (۱۳۲)۔ (۱۳۳)۔ (۱۳۴)۔ (۱۳۵)۔ (۱۳۶)۔ (۱۳۷)۔ (۱۳۸)۔ (۱۳۹)۔ (۱۴۰)۔ (۱۴۱)۔ (۱۴۲)۔ (۱۴۳)۔ (۱۴۴)۔ (۱۴۵)۔ (۱۴۶)۔ (۱۴۷)۔ (۱۴۸)۔ (۱۴۹)۔ (۱۵۰)۔ (۱۵۱)۔ (۱۵۲)۔ (۱۵۳)۔ (۱۵۴)۔ (۱۵۵)۔ (۱۵۶)۔ (۱۵۷)۔ (۱۵۸)۔ (۱۵۹)۔ (۱۶۰)۔ (۱۶۱)۔ (۱۶۲)۔ (۱۶۳)۔ (۱۶۴)۔ (۱۶۵)۔ (۱۶۶)۔ (۱۶۷)۔ (۱۶۸)۔ (۱۶۹)۔ (۱۷۰)۔ (۱۷۱)۔ (۱۷۲)۔ (۱۷۳)۔ (۱۷۴)۔ (۱۷۵)۔ (۱۷۶)۔ (۱۷۷)۔ (۱۷۸)۔ (۱۷۹)۔ (۱۸۰)۔ (۱۸۱)۔ (۱۸۲)۔ (۱۸۳)۔ (۱۸۴)۔ (۱۸۵)۔ (۱۸۶)۔ (۱۸۷)۔ (۱۸۸)۔ (۱۸۹)۔ (۱۹۰)۔ (۱۹۱)۔ (۱۹۲)۔ (۱۹۳)۔ (۱۹۴)۔ (۱۹۵)۔ (۱۹۶)۔ (۱۹۷)۔ (۱۹۸)۔ (۱۹۹)۔ (۲۰۰)۔ (۲۰۱)۔ (۲۰۲)۔ (۲۰۳)۔ (۲۰۴)۔ (۲۰۵)۔ (۲۰۶)۔ (۲۰۷)۔ (۲۰۸)۔ (۲۰۹)۔ (۲۱۰)۔ (۲۱۱)۔ (۲۱۲)۔ (۲۱۳)۔ (۲۱۴)۔ (۲۱۵)۔ (۲۱۶)۔ (۲۱۷)۔ (۲۱۸)۔ (۲۱۹)۔ (۲۲۰)۔ (۲۲۱)۔ (۲۲۲)۔ (۲۲۳)۔ (۲۲۴)۔ (۲۲۵)۔ (۲۲۶)۔ (۲۲۷)۔ (۲۲۸)۔ (۲۲۹)۔ (۲۳۰)۔ (۲۳۱)۔ (۲۳۲)۔ (۲۳۳)۔ (۲۳۴)۔ (۲۳۵)۔ (۲۳۶)۔ (۲۳۷)۔ (۲۳۸)۔ (۲۳۹)۔ (۲۴۰)۔ (۲۴۱)۔ (۲۴۲)۔ (۲۴۳)۔ (۲۴۴)۔ (۲۴۵)۔ (۲۴۶)۔ (۲۴۷)۔ (۲۴۸)۔ (۲۴۹)۔ (۲۵۰)۔ (۲۵۱)۔ (۲۵۲)۔ (۲۵۳)۔ (۲۵۴)۔ (۲۵۵)۔ (۲۵۶)۔ (۲۵۷)۔ (۲۵۸)۔ (۲۵۹)۔ (۲۶۰)۔ (۲۶۱)۔ (۲۶۲)۔ (۲۶۳)۔ (۲۶۴)۔ (۲۶۵)۔ (۲۶۶)۔ (۲۶۷)۔ (۲۶۸)۔ (۲۶۹)۔ (۲۷۰)۔ (۲۷۱)۔ (۲۷۲)۔ (۲۷۳)۔ (۲۷۴)۔ (۲۷۵)۔ (۲۷۶)۔ (۲۷۷)۔ (۲۷۸)۔ (۲۷۹)۔ (۲۸۰)۔ (۲۸۱)۔ (۲۸۲)۔ (۲۸۳)۔ (۲۸۴)۔ (۲۸۵)۔ (۲۸۶)۔ (۲۸۷)۔ (۲۸۸)۔ (۲۸۹)۔ (۲۹۰)۔ (۲۹۱)۔ (۲۹۲)۔ (۲۹۳)۔ (۲۹۴)۔ (۲۹۵)۔ (۲۹۶)۔ (۲۹۷)۔ (۲۹۸)۔ (۲۹۹)۔ (۳۰۰)۔ (۳۰۱)۔ (۳۰۲)۔ (۳۰۳)۔ (۳۰۴)۔ (۳۰۵)۔ (۳۰۶)۔ (۳۰۷)۔ (۳۰۸)۔ (۳۰۹)۔ (۳۱۰)۔ (۳۱۱)۔ (۳۱۲)۔ (۳۱۳)۔ (۳۱۴)۔ (۳۱۵)۔ (۳۱۶)۔ (۳۱۷)۔ (۳۱۸)۔ (۳۱۹)۔ (۳۲۰)۔ (۳۲۱)۔ (۳۲۲)۔ (۳۲۳)۔ (۳۲۴)۔ (۳۲۵)۔ (۳۲۶)۔ (۳۲۷)۔ (۳۲۸)۔ (۳۲۹)۔ (۳۳۰)۔ (۳۳۱)۔ (۳۳۲)۔ (۳۳۳)۔ (۳۳۴)۔ (۳۳۵)۔ (۳۳۶)۔ (۳۳۷)۔ (۳۳۸)۔ (۳۳۹)۔ (۳۴۰)۔ (۳۴۱)۔ (۳۴۲)۔ (۳۴۳)۔ (۳۴۴)۔ (۳۴۵)۔ (۳۴۶)۔ (۳۴۷)۔ (۳۴۸)۔ (۳۴۹)۔ (۳۵۰)۔ (۳۵۱)۔ (۳۵۲)۔ (۳۵۳)۔ (۳۵۴)۔ (۳۵۵)۔ (۳۵۶)۔ (۳۵۷)۔ (۳۵۸)۔ (۳۵۹)۔ (۳۶۰)۔ (۳۶۱)۔ (۳۶۲)۔ (۳۶۳)۔ (۳۶۴)۔ (۳۶۵)۔ (۳۶۶)۔ (۳۶۷)۔ (۳۶۸)۔ (۳۶۹)۔ (۳۷۰)۔ (۳۷۱)۔ (۳۷۲)۔ (۳۷۳)۔ (۳۷۴)۔ (۳۷۵)۔ (۳۷۶)۔ (۳۷۷)۔ (۳۷۸)۔ (۳۷۹)۔ (۳۸۰)۔ (۳۸۱)۔ (۳۸۲)۔ (۳۸۳)۔ (۳۸۴)۔ (۳۸۵)۔ (۳۸۶)۔ (۳۸۷)۔ (۳۸۸)۔ (۳۸۹)۔ (۳۹۰)۔ (۳۹۱)۔ (۳۹۲)۔ (۳۹۳)۔ (۳۹۴)۔ (۳۹۵)۔ (۳۹۶)۔ (۳۹۷)۔ (۳۹۸)۔ (۳۹۹)۔ (۴۰۰)۔ (۴۰۱)۔ (۴۰۲)۔ (۴۰۳)۔ (۴۰۴)۔ (۴۰۵)۔ (۴۰۶)۔ (۴۰۷)۔ (۴۰۸)۔ (۴۰۹)۔ (۴۱۰)۔ (۴۱۱)۔ (۴۱۲)۔ (۴۱۳)۔ (۴۱۴)۔ (۴۱۵)۔ (۴۱۶)۔ (۴۱۷)۔ (۴۱۸)۔ (۴۱۹)۔ (۴۲۰)۔ (۴۲۱)۔ (۴۲۲)۔ (۴۲۳)۔ (۴۲۴)۔ (۴۲۵)۔ (۴۲۶)۔ (۴۲۷)۔ (۴۲۸)۔ (۴۲۹)۔ (۴۳۰)۔ (۴۳۱)۔ (۴۳۲)۔ (۴۳۳)۔ (۴۳۴)۔ (۴۳۵)۔ (۴۳۶)۔ (۴۳۷)۔ (۴۳۸)۔ (۴۳۹)۔ (۴۴۰)۔ (۴۴۱)۔ (۴۴۲)۔ (۴۴۳)۔ (۴۴۴)۔ (۴۴۵)۔ (۴۴۶)۔ (۴۴۷)۔ (۴۴۸)۔ (۴۴۹)۔ (۴۵۰)۔ (۴۵۱)۔ (۴۵۲)۔ (۴۵۳)۔ (۴۵۴)۔ (۴۵۵)۔ (۴۵۶)۔ (۴۵۷)۔ (۴۵۸)۔ (۴۵۹)۔ (۴۶۰)۔ (۴۶۱)۔ (۴۶۲)۔ (۴۶۳)۔ (۴۶۴)۔ (۴۶۵)۔ (۴

۱۔ دانشور سرکاریہ سائنس دانوں کے لیے ہمارے لیے بہت سی ضرورتیں ہیں۔ ان کے لیے ہم نے  
 صوبائی ایجنسیوں کے ذریعہ خصوصی اسکالرشپس کی بنیاد رکھی ہے۔ ان کے لیے (۱)  
 - ان کے لیے صوبائی ایجنسیوں کے ذریعہ خصوصی اسکالرشپس کی بنیاد رکھی ہے۔ ان کے لیے  
 (۲) - ان کے لیے صوبائی ایجنسیوں کے ذریعہ خصوصی اسکالرشپس کی بنیاد رکھی ہے۔ ان کے لیے  
 (۳) - ان کے لیے صوبائی ایجنسیوں کے ذریعہ خصوصی اسکالرشپس کی بنیاد رکھی ہے۔ ان کے لیے

۱۰۱۔ ہر مذہب کا آئینہ میں ایک "ضرورت" سرورق ہے۔ چنانچہ یہاں ہر مذہب کے لیے ایک آئینہ لکھ کر  
 اور پھر اس میں ہر مذہب کے "ضرورت" کے لیے ایک "ضرورت" کے لیے ایک آئینہ لکھ کر  
 اور پھر اس میں ہر مذہب کے "ضرورت" کے لیے ایک "ضرورت" کے لیے ایک آئینہ لکھ کر  
 چنانچہ کوئی مذہب جس کے لیے ایک آئینہ لکھ کر

۱۔ یہاں بھی، سرکار نے بت کر فرمایا ہے کہ جس نے اللہ سے یہ قریب علی ہے، اُسے اللہ کا چہرہ  
سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اسی طرح یہ کہ جس نے اللہ سے دور ہو گیا، اسے اللہ سے دور کیا ہے۔

مادرِ مہربانی باقی۔ سہرت مکتبہ تعلیم و تہذیب سے اہل علم و فضلہ کی سزا تو یہ ہے کہ وہ اس کے  
 بھاری ہوتا۔ وہ بھلے سے جانی اور کئی جیتے پیراں ہیں۔ مسجد کے دروازے پر آتے ہیں کہ یہ  
 صاحبِ مکتبہ اپنے کئی کئی بچوں کو لے کر آئے ہیں۔ کچھ بچوں میں چاروں کے بچے ہیں۔ ان کے  
 باپ ان کے لڑکے کی لٹی سے ہیں۔ یہ سب بچے کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے بچے ہیں۔  
 آج کے دن ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ  
 تمام بچے اور ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ  
 ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ  
 ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ آئے ہیں۔ ان کے ساتھ

[illegible]

یہاں سے تھکے ہوئے سر پہنچے۔ ان کے پاس ایک چھوٹی سی دکان تھی۔ وہاں سے انہوں نے کچھ کھانا خریدا اور کھاتے ہوئے ان کی باتیں سنیں۔ ان کے کہنے سے ان کے دل میں ایک عجیب سی بات اٹھ اُٹھی۔

[illegible]

۱۱۔ برقی ۔ حضرت نبیؐ سے ملنا کے خواہاں "یٰٰذَا الَّذِیْ جَاءَ بِالسُّعُورِ یَا یٰذَا الَّذِیْ" ۱۴۴

1. "مهری" - حضرت علی (ع) سے ایک عورت کی بیٹی تھی۔

doi:10.1017/S0022292412001523 Printed in the United Kingdom















کہ وہ فرشتہ آیا زمین پر اسلام عہد کے رسول کا مشہور مقرر ہوا کہ ابابکر رضی اللہ عنہ اس فرشتے نے  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اگر میں نے  
کی جانی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے

وَإِذَا مَرَأَتُم مَّن تَمْنَنَ فَمَا تُؤْبَسُوا إِلَيْهَا فَيَكْفُرُوا بِمَا لَكُمْ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْبُيُوتِ ۚ

”جب یہ“۔ کچھ کی ایک اور سے تو وہ میں تم سے کاؤں سے دور نہ چکے۔

۱۱۔ اہل بیت و اہل بیت کے لئے یہ آیت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک سال کی مسافرت سے  
واپس آئے اور ان کو روایہ صحابہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دعا کی  
کی ہے کہ وہ اس واقعہ میں نہ لگے۔ اور میں نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اگر میں نے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے

۱۲۔ جب یہ عہد میں جبریل علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں نے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے

۱۳۔ جب یہ عہد میں جبریل علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں نے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے

۱۴۔ جب یہ عہد میں جبریل علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں نے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے  
کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہید کر دیا ہے۔ اور میں نے کہا کہ اگر میں نے اللہ تعالیٰ سے

چند بائیں گے اور عرض کریں گے کہ میرے رب! اے اللہ! رحمت کے علاوہ کسی کے حق میں حواں نہیں کرتا۔ (۱)  
 امام ابن ابی ورحمہ نے اہوال میں حضرت صالح بن عاص سے روایت نقل کی ہے: سمعہ (قیصہ) جنم لانی  
 ملنے کی جنم کا بعض بعض لوگوں پر ہوا کہ اسے ستر بڑا فرماتے تھے کہ وہ بے ہوش گئے۔ جب جنم لانی دیکھے کی تو ایک ماں سے  
 کی تو کوئی بیوی اس کی صبر میں باہل نہیں ہے کہ اگر وہ اپنے جنم کے مل چلے جائے گا اور عرض کرے گا کہ میرے رب! مجھے پناہ  
 ملے اسے میرے رب! مجھے پناہ ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہے اہل کے میری امت میری امت نہ لو چاہے۔

امام ابو اسحاق رحمہ اللہ نے اظہار میں حضرت عیسیٰ بن مسیح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جی میں  
 ہے کہ جو جنم لانی آواز میں نہ سنا تم نے ہے کہ جن میں اس جنم لانی جنم لانی کے لوہے میں وہ جنم لانی ہوگا۔

امام آدم بن یونس رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ عسکائی  
 قیصہ سے مراد ایک رسالہ کی مسامت ہے۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ جنم لانی کا جانے کا ستر بڑا لوگوں کے ساتھ سمجھا  
 جائے گا اور ہر ایک ہر ایک شخصوں کے لئے ذکر کیا جائے گا کہ اسے چھوڑ دیا جائے تو ہر ایک اور شخص کا یہ حال آیا ہے۔ ایک ماں  
 سے کہ تو آسودہ کا کوئی فکر ابھی نہیں ہوگا کہ وہ جلدی سے باہر نکل چکا تھا کہ وہ دروہ سارے کی تو لانی ہی ہوگی  
 کہ وہ دروہ کے اور دروہ! یہاں اصل تک چاہئے کہ ہوگا۔

امام جنم لانی نے علیہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ جب یہ صحت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ انگوٹھ  
 اور ہاتھوں کو ایک جگہ کر دے گا۔ مرنے سے بعد وہ صحت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ جنم کو لے آؤ۔ وہ  
 جنم کو لے آئے گا۔ اسے ستر بڑا دروہ کے ساتھ سمجھا جائے گا کہ جب جنم لانی ہوگا۔ یہ ایک ماں کی صحت  
 پر ہوگی تو وہ وہاں سانس لے کی تو لکھوات کے دل میں کہیں گے۔ پھر وہ وہاں سانس لے کی تو کوئی مترتب فرشتہ اور سر لانی  
 نہیں ہوگا کہ پچھلے کے مل چلے جائے گا۔ پھر وہ تیسری دفعہ سانس لے کی تو دل میں لانی کی ہڈی کے پچھلے کے پچھلے  
 اور وہ نہ کہیں گی یہاں تک ہر اس ماں اپنے عمل کی طرف جلدی کرے گا یہاں تک کہ حضرت ابیہم علیہ السلام عرض کریں  
 گے: میری صحت کا وہ دھانا جس کا مجھ سے صرف اپنی نجات کا سوال کرنا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے: مجھے جو  
 تو نے ہم کو لانی کا طرف عطا فرمایا، میں اس کے واسطے صرف اپنی نکاح کا سوال کرتا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض  
 کریں گے: جس طرف سے تو نے مجھے فرمایا اس کے واسطے میں تجھ سے اپنی ذات کے بارے میں اتنا کہتا ہوں، میں  
 حضرت مریم کے بارے میں سوال نہیں کرتا جس نے مجھے جنا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے: میری امت میری  
 امت، آج میں تیری ہادیا، انفس میں اپنی ذات کے بارے میں کہہ عرض نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ جواب دہ فرمائیے گا: جو وہاں  
 تیری امت میں سے جو میرے دوست ہیں ان پر کون خوف اور کوئی حزن نہیں ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تیری امت کے  
 بارے میں تیری آنکھیں بند کر دے گا۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گا اور تم کا انتظار کریں گے (۲)















میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت علیؓ سے فرمایا گیا تھا کہ جب قیامت کے دن پوچھا جائے کہ تم نے کون سے کام کیے؟ تو جواب دینا چاہیے کہ میں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے مجھے جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

## وَقَدْ نُسَّا إِلَى مَا عَمِلْنَا مِنْ غَمَلٍ مَجْهُورٍ

”اور ہم خود بھیجے گئے ہیں اپنے کاموں کی طرف، اور ان کے بارے میں ہم نے کچھ نہیں کیا۔“

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا تو ہم نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اللہ نے ہمیں جہاد میں کامیاب کیا۔ یہی وہی بات ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔

کوئے نہ رہے۔ اور حضرت کے پیچھے نے مجھ سے کہا میں بھی دعا میں اڑتی ہوں ۱۵

اس شخص کا نام ذرا نے نہ تھا، لیکن وہ (میراثہ سے) ہوا تھا، جو ہے، وہ (میراثہ سے) ہوا ہے۔

[illegible]

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُنْظَرًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥٠﴾

”اگر میں ڈرتا ہوں تو یہ بہت چھوٹا بوجھ ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ میں اپنے فرائض کو اسی طرح چھوڑ دوں۔“

۱۔ جس میں سید شرف الدین نے تصنیف کیا ہے، جس میں غلطیوں کا بڑا ذخیرہ ہے۔

۴۴۱ھ بمطابق ۱۰۴۸ء میں حضرت امیر اہل بیت و زمانہ سے پہلا باغی و کفر کا ٹکڑا لیا گیا

میں نے اپنے والدین کو بتایا کہ میں نے ایک نئی چیز سیکھی ہے۔ وہ تھوڑے ہی لمحے میں میری بات کو سمجھ گئے اور ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ان کا حساب اتر کے رہا۔ مسطور ایک دھڑکتا کچھ لگے ہوئے تھا۔ وہاں حساب ہے۔ یہ ہے کہ۔ جسے انجیل میں پتھر ہے

١٢

وہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو ایک نئے دور کا آغاز سمجھتا تھا۔

مسجد میں آج بھی یہی رسم جاری ہے۔

[illegible]

ہیں پتہ ایسے میں کہ یہ جہاں انسانی سرگرمیوں کا

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

امام علیؑ کی تمام سرحدیں حضرت ابراہیمؑ کی حدوں کے ساتھ ہیں۔

پسوں پر جو، سارے کے سوا۔ اگر سارے اور اللہ نے من میں جس سے جا کر نظر ہو، نہ ہے۔

۱) اس مبارک مسجد بن سکھو، جن خیر خواہوں نے اس عظیم مقصد کے لیے ہر ایک کی مدد کی ہے۔

وہ ایک شخص ہے۔ جنہوں کا ذہن تلخ و تیز تھا کہ وہ ظالم و ستم پر کڑی نظر کرتا تھا۔ اس کی وجہ سے وہ ایک شخص بن گیا۔

تہذیبی حلقہ میں گریڈ کر رہے تھے۔ یہاں سے کہیں اور بھی ملے۔ وہ

۱۰۔ اہل حج کے فحش سیوہن سوال و جواب اللہ سے دعا ہے کہ اہل حج کی ہر چیز کو قبول فرمے۔ آمین

22

1. *الطريق إلى آية الله (عليه السلام) في بيان ما في كتابه من حقائق*

[illegible]



















یہ کتاب اسلامی کے فرائض کی روشنی میں لکھی گئی ہے اور اس کے بارے میں

۶۔ ان مضمونداروں نے امرت سرگودھا سے لڑنے والی پٹنیاں بنائے کہ محبہ دے گوں تو پٹیاں پڑے۔

اس کا پہلا ترجمہ حضرت علامہ محمد شفیع دہلوی نے کیا ہے

وہابی، حجاز، نجد، عراق، شام، مصر، ایران، ہندوستان، افغانستان، پاکستان، اور دیگر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ عَلَىٰ رُءُوسِهِمُ الْقَوْلَ هَٰؤُلَاءِ سَمَكٌ مَّاءٍ ذُو أَعْيُنٍ

سید

"جو بیکار ہو کر رہے ہیں ان کو بیکار بنانا اور بیکار بننے والوں کو بیکار بنانا۔"

ہم ایک بڑے اور امن مند درجہ رسالہ نے حضرت ابن جریرؒ و عمرؒ اہل سنت روایت میں کی ہے کہ چار کُتب فقہیہ کے مطابق

شہر بڑی جگہ ہے۔ گھنٹہ گھر کا مین و اسٹر ہے۔ ۱۰

وَلَقَدْ آتَيْنَاهُم مَّا فِي الْكِتَابِ وَجَعَلْنَا مَعَهُ غَاثًا وَرَوْنًا ۖ فَكُفُّوا

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840.

ادب إلى التورم لدين ليدوا يابليا قديهم ليدوا

قَوْمَ نُوحٍ نَظَّا نَذِي الرُّسُلِ اَعْرَضْتُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ بَشَاشٍ اِيَّ وَ

أَعِزَّنَا لِلظَّالِمِينَ عَنَّا يَا أَلِ

”اور جیٹک ہجرے ۱۹۷۱ء میں حویلی کو کتاب اور مقررہ سالانہ سہ ماہی کے بجائے بارہ ماہ کی (یعنی سالانہ) دیر-چھ ماہ

! انھیں پادریوں کے ہاتھ اس درم کا طوطا دیکھیں، یہ جھٹایا ہے، یہ ان کی آجڑی ہے۔ (وہ مجھے دہمٹنے لگیں اور ٹھکرانے لگیں)

تو ہم نے اسے بالکل پرہیزگار بنا دیا۔ اور فرخونج کو مار کر جب انہوں نے جھٹایا تو وہیں کوڑے ہم نے انہیں لڑکے کر دیے۔

اور بخلاف انہیں دوسرے لوگوں کے بچے جوت اور چادر رکھتے ہیں ان کے ظالموں کے لیے، دنیا کی ہر بات۔

یا کرتے ہیں وہ غمناک اور افسردہ نظر آتے ہیں۔ کچھ اختلافات تو ان کو جوہر کے درمیان گزریں۔“

امام محمد بن محمد (علیہ السلام) نے فرمایا: "میں اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔" (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰)

۱۰۔ آمین ہے، یا تم رحمہ اللہ کے حضور سے عرض کریں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت محمد و آلہ و صحابہ کرام پر صحت و شفا کا یہ معنی نقش ہمارے

انجیر خرب کے ساتھ چاک کرنا۔

۱۔ مہینوں میں درجہ صاف کرنے کی عزت، محمد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ شہداء و ائمہ کبار کے ساتھ جڑتے۔











دوسری عبادت شروع کرو بتواتر تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو جابر عطا دی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ جامعہ میں لوگ قرآن مجید (۱۶) کے ساتھ ذکر کھاتے پتھروں کی پوجا کرتے۔ جب بعد میں اس سے خبر پتھر پاتے تو پہلے پتھر کو پھینک دیتے اور دوسرے کی عبادت کرتے۔ جب وہ اسے کو گم کر دیتے تو اعلان کرنے و ظاہر کرنا اعلان کرنا اے لوگو تمہارا معبود تم ہو گیا ہے۔ اسے محض گوارے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت میں دو کافر مراد ہے جس نے اپنی دین اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دینوں کے طور پر کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ ابو حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ جس چیز سے محبت کرتے اس کی عبادت شروع کر دیتے۔

امام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: جب بھی روکھی چیز سے محبت کرنا تو اس پر سوار ہو جاتا۔ جب بھی کسی کی خواہش کرتا تو اس کے پاس آتا اس سے اسے چھوٹی اور بڑی خیریں دے دیتا۔

امام محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا اہل قبلہ میں بھی شرک ہوتا ہے۔ فرمایا میں سائل شرک ہوتا ہے، ورنہ شرک اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سونے اور چاند کو چھوڑ کر بتا ہے، بلکہ سائل اہل خراسان کی عبادت کرتا ہے۔ پھر آپ سے یہ آیت تلاوت کی۔

امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابی حاتم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمانی کے پچھلے خواہش کسی سے یا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کی عبادت کی جاتی ہو۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے سنا کہ ان کی مثال اولیاء گندہ سے ہو کر کی گئی ہے، ان میں سے کسی بھی تو کہے اگرچہ تیری کئی بولی بات کو نہ جانتا ہو مگر وہ جانور حیرتی آواز کو سنتا ہے اسی طرح کافر ما کر تو اسے بولی آواز، اسے یا مال کے منہ کو سے یا اسے نصیحت کرے تو جو تو نہیں جانتا ہے وہ اسے سمجھتا نہیں صرف حیرتی آواز کو سنتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ قلابہ سے کہتا ہے کہ:

أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَائِلًا ثُمَّ جَعَلْنَا

نَفْسًا عَلَيْهِ ذَلِيلًا ثُمَّ مَجِّئُهُ بِالنَّفْسِ أَتَيْنَا بِهَا نَفْسًا يَبْدُؤُا وَهُوَ الَّذِي

جَعَلَ لَكُمُ الْيَوْمَ الْآيَاتِ الْكُبْرَى لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝











اور تھکان و دہش نے دریا پہ دوڑا دیا۔ (۱) چپ کے ساتھ شیریں تیار پڑے۔ (۲) رحمت گھاری اور  
مٹائی بہا ستھالی کے لیے تھمتھمت سے آواز کے، کیا آواز؟ اور، مٹھو فار کاوت۔

امام حسنؑ اور سراف نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابی بکرؓ نے کاشی کے کھٹے  
تھالی سے اپنے سر پر (۱) سر پہنے ڈالے۔ (۲) مٹھا، عذابی، ٹھپ ٹھپ کرتا کرتا، کھینچتے اور ٹپ ٹپ کرتے۔  
امام قرطبی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مند، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ  
الغصان نے، کیا مسہر کو سر پہ کر بھالیا ہے۔ (۳)

امام ابن قتیبہ و ترمذی نے حضرت حسنؑ اور سرافؑ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ابی بکرؓ سے مراد ہے ابی مسند  
اسان بنی اسراف کہ مسند میں تھپ۔

امام ابن ابی حاتم و سرافؑ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرشتہ کا معنی جیوا اور اہواج کا معنی ٹھپ ٹھپ کرنا ہے۔  
امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مند، اور ابن ابی حاتم۔ (۱) سے (۲) مٹھا اٹھا کر کاشی ٹپٹپ کرنا ہے۔ (۳)  
امام عبد الرزاق، ابن مند، ابن مند، ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ میں ابن  
میں سے جس کے ساتھ دوسرے۔ (۴) اس میں نے یہ آیت تلاوت کی۔ (۵)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مند، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہڈی کا معنی ٹپٹپ کرنا ہے۔ (۶)  
قرطبی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن مند، اور ابن ابی حاتم نے مجاہدؓ سے ہڈی کا معنی ٹپٹپ کرنا ہے۔ (۷)  
قرطبی، ابن ابی حاتم نے مجاہدؓ سے اس کا معنی دو کھنڈے کا ٹپٹپ کرنا ہے کہ مٹھا مسہر کو سر پہنے مسند کے ساتھ خلا مٹھ ٹپٹپ کرے۔  
امام عبد الرزاق، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ سے حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ مٹھا کا معنی ہے۔ (۸)

امام ابن جریر، ابن مند، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت انسؓ اور سرافؑ کے اصحاب سے حضرت مجاہد رحمہم اللہ سے  
یہ قول نقل کیا ہے کہ ہڈی کا معنی رکات ہے۔ مٹھا مسند، ٹپٹپ کرنا۔ (۹) فرشتہ کے ٹپٹپ کرنا۔ (۱۰) مٹھا  
ٹپٹپ کرنا ہے۔ ابن جریر نے کہا کہ مٹھا مسند کو مٹھا ٹپٹپ کرنا ہے۔ (۱۱) مٹھا مسند کے ساتھ خلا مٹھ ٹپٹپ کرے۔  
مٹھا مسند میں ٹپٹپ کرنا۔ (۱۲) مٹھا مسند کے ساتھ خلا مٹھ ٹپٹپ کرے۔ (۱۳) مٹھا مسند کے ساتھ خلا مٹھ ٹپٹپ کرے۔

امام عبد بن حمید، ابن مند، ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے۔ (۱۴)

امام عبد بن حمید، ابن مند، ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے۔ (۱۵)

امام عبد بن حمید، ابن مند، ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے۔ (۱۶)

امام عبد بن حمید، ابن مند، ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے۔ (۱۷)

امام عبد بن حمید، ابن مند، ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے۔ (۱۸)

امام عبد بن حمید، ابن مند، ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے۔ (۱۹)

امام عبد بن حمید، ابن مند، ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کیا ہے۔ (۲۰)

۱۳۔ مائیں ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ  
صاحبِ ریسر کے مطابق یہ ہے کہ میرے لئے روک تھام ہے۔

۱۴۔ میں میری والدہ کی ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
آپ کے لئے اور اللہ کے لئے تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

وَهُوَ الَّذِي مَلَكَ يَمِينُكَ وَكَرَّمَكَ نَسَبًا وَهَجًا وَكَانَ رَبُّكَ

قَدِيرٌ ۝۱۵

اور وہی ہے جس نے میرے آئینہ کو اپنی ہاتھ پر رکھ کر اسے اور تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
آپ کے لئے اور اللہ کے لئے تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

۱۵۔ میں میری والدہ کی ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
پوچھا گیا ہے کہ حضرت میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
اللہ تعالیٰ میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
رفعت اور وہی ہے جس نے میرے آئینہ کو اپنی ہاتھ پر رکھ کر اسے اور تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

۱۶۔ میں میری والدہ کی ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ كُلُّ

رَبِّكُمْ ظَاهِرًا ۝۱۷

۱۷۔ میں میری والدہ کی ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

۱۸۔ میں میری والدہ کی ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

۱۹۔ میں میری والدہ کی ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

۲۰۔ میں میری والدہ کی ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے والد میرے والد کے ہاتھ پر رکھ کر اللہ کے حضرت تین ام میں سے ایک سے اسے جتنی ضرورت ہو گی یہ بھی ملے گی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ



اُنہیں سب سے پہلے عذر کا دواؤں پہنچنے میں دلائے۔ یہ کہ وہ اس کے تعلق سے نہیں

مجلسه ۱۴۴۴ هجری قمری - ۱۴۴۴ هجری قمری

[illegible]

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ دعوت سے باز نہ رہے جس کے حکم کو نبی بھی دے گا۔  
 المؤمنون ۱۰۱۔ وَاللّٰهُ اِنَّهٗ رَاجِدٌ لَّا يَمُوتُ وَلَا يَخْوَفُ حَتّٰى تَرْضٰوْهُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ ۝۱۰۱۔  
 امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اس بھی حوالہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ ان کے کوہنہ کو بھی (نبی  
 کے حکم سے) نہ مارتا تھا۔ (مجموعہ بیروت، ۱۰/۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷

[illegible]

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَفِي الْأَرْضِ أَنْهَارًا وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

مفتی

[illegible]

چکیتہ: ۱۰۰

اور حبیب رحمہ اللہ نے کتاب الختم میں حضرت اسی مومن رضی اللہ عنہ کے محلہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہاں میزاج سے مراد راجح ہے۔ پچاس سال دور راؤد تیسرے دور کا تھا مطلقاً ہی نہیں اسد، چھ سالہ سالہاں میزاج سے مراد اس قدر ہے۔ ہوں تو اس دور میں چھ گیا۔ ہوں ہوں اور ہوں ہوں۔

ادامہ عبد الباقی میرزا رحمہ اللہ سے دہلی سے نقلی اور میرزا محمد علی سے نقلی ہے کہ ہنوز جیسے عراقی ماں کے دور میں ہنوز کات میں جن میں میرزا رحمہ اللہ سے نقلی ہے۔

جس کو عبد بن حمید اور ابن ابی شیبہ نے — بحوالہ جامع سے روایت کیا ہے — جو جوہر و جہ سے مراد — چنانچہ میں حکایت میں ہے (۱۰)





اور کچھ ہی عرصے میں اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"

اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"

اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"

اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"

اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"

اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"

اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"

اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"

اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔" اور اس نے کہا: "میں نے یہ سیکھ لیا کہ یہ سب کچھ ایک ہی چیز ہے۔"







وہ دیکھائیں انگریزوں کے پاس کے ہاتھوں اور وہ بھول نہیں کہیں کہ چاند پر سے ان کے ہاتھ نہ  
 آئے اس کی تیسرا حصہ ان کی طرف اور باقی کا تیسرا حصہ ان کے پاس رہا۔  
 تو اس کا چارہ بیڑا تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا۔  
 اس کے بعد ان کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا۔  
 تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا۔  
 تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا۔  
 تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا تو اس کے پاس رہا۔





اور جہتِ دہریہ کے لئے یہ کہ جس نے اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا

اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا

اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا

اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا

اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا  
 اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا اور جو اسے جہتِ دہریہ سے نہیں گھسیٹا

روزنا الا جنبہ من صلبہ ولاحت حمور جلا اللہ

"ہم نے بڑوں کی باتیں سنیں اور میرے پاس سے روایت کی؟" ایمان۔

امیر علیؑ رحمہ اللہ نے طیفِ بند سے حضرت امیرؑ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ  
 سے کہ میں نے حضرت امیرؑ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ

امیر علیؑ رحمہ اللہ نے حضرت امیرؑ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ  
 سے کہ میں نے حضرت امیرؑ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ

امیر علیؑ رحمہ اللہ نے حضرت امیرؑ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ  
 سے کہ میں نے حضرت امیرؑ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ











وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ رُكُوعًا وَ قَامَتُهُمْ سَبُّوا بِسَعْوَةِ مَرْوَا كِرَامًا ۝  
الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِهَا لِيْتْ لَرَيْبِهِمْ سَبُّهُمْ لِأَعْيُنَانَا ۝  
الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ رُكُوعِنَا رُكُوعًا نَسْتَغْفِرُكَ ۝  
وَجَعَلْنَا السُّجُودَ إِسْمَاعِيلَ ۝

اور انہوں نے اسی میں سے اور سے کہ جس کی عزت کے ہاں سے وہ سب سے بڑا ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جو کہ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔

جو کہ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔

جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔

جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔

جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔  
جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔ جس کی عبادت میں سے ہے۔









امام ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے دین کو سنبھالے گا، میں نے اس کی ضمانت لے لی۔  
 (مراۃ المفاریح)

وہ چاہے مال اور کس طرح سے مال کا حصہ ہے، لیکن جو شخص مال کا حصہ ہے، وہ اس کا مالک ہے۔  
 امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص مال کا حصہ ہے، وہ اس کا مالک ہے۔  
 امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص مال کا حصہ ہے، وہ اس کا مالک ہے۔  
 امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص مال کا حصہ ہے، وہ اس کا مالک ہے۔  
 امام ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے دین کو سنبھالے گا، میں نے اس کی ضمانت لے لی۔  
 (مراۃ المفاریح)









يَدَا قَدَاهِي يَتَضَاعَ الظُّلُمَاتُ ۚ قَالَ يَسِّرْ حَوَاطِي هَذَا سَهْرًا  
 فَلَيْسَ ۚ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ مِنْ أَرْضِهِمْ بِسِحْرِهِ ۚ فَسَادَ أَتَابُ مَرُوءَاتٍ  
 قَالُوا أَرْضِيهِ وَأَعَاهُ وَابْعَثْ لِي أَسَدًا مِنْ حَشِرَتِي ۚ يَأْتِيهِمْ بِكَبْشٍ  
 سَحَابِي عَبِيدٍ ۚ فَجِئَ السَّحَرَةُ بِمِثْقَاتِ يَوْمٍ مُعَلَّوْمٍ ۚ وَقِيلَ  
 لِلَّذِينَ هُنَّ لَكُمْ مَصِصُونَ ۚ لَعَنَ تَلْهِمُ السَّحَرَةُ ۚ إِنَّ كَانُوا هُ  
 الْعَبِيدِينَ ۚ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَهِنَ لَنَا لَوْ كُنَّا  
 نُحِبُّ الْعَبِيدِينَ ۚ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذَا لَمِنَ السَّعْرَ يَتُونَ ۚ قَالَ لَهُ  
 مُوسَى اأَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُقَرَّبُونَ ۚ نَالِقُوا جِبَالَهُمْ وَعَصِيَّتُهُمْ وَقُتُو  
 بِعِرَّةٍ فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۚ فَأُلْقِيَ مُوسَى عَصَاهُ قَدَاهِي  
 تَشَقَّقَ مَا يَأْكُلُونَ ۚ فَالْقَى السَّحَرَةُ سُجُودًا ۚ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ  
 الْعَالَمِينَ ۚ رَبِّ مُوسَى هَارُونَ ۚ قَالَ أَسْتَبْذِلُكُمْ قَبْلَ أَنْ دُونََكُمْ  
 إِنَّهُ لَكَبِيرُكَ ۚ الَّذِي عَمَّيْتَهُ السَّحَرَةُ فَسَوْكَ تَعْبُونَ ۚ لَا أَقْبَعَنَّ  
 أَيُّهُنَّكُمْ وَأَرْجُلُكُمْ مِنْ خِلَافٍ ۚ وَلَا وَصِيَّتُهُ أَجْمَعِينَ ۚ قَالُوا لَا  
 صَبْرَ ۚ إِنَّا بِأَنْ مَرَيْنَا مُنْقَلِبُونَ ۚ رَأَيْنَا لَطْمًا أَنْ يُغْفَرَ لَنَا رَبَّنَا حُصَيْنًا  
 أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

۱۔ یاد کر، جب وہی آپ کے پاس سے ہوئی، "ہم" (فرعون) کہہ رہا تھا کہ لوگوں میں سے کون سا نبی  
 فرعون سے پاس نہ رہا (فرعون ہی سے) انہیں دے گا آپ سے فرعون کی نیر سے سب سے رہتا ہے اور اس کے  
 جہز میں کچھ نہ لگتا ہے میرا یہاں رہا ہے میں نے کبھی ملنے کی خبر نہیں سنی۔ (فرعون) کہہ رہا تھا کہ میں نے  
 طرفہ ہر دو فرعون سے (فرعون کا میرے پاس ایک فرعون ہے) میں نے فرعون کو کہہ دیا کہ میں نے فرعون  
 سے اس شخص کے فرعون کیا ہیں، مگر میں نے فرعون کی باتوں کو نہ لیا اور نہ ہی اس کے ساتھ میں (فرعون  
 نے) اس کے لئے میں نے فرعون کے پاس سے جو ہم فرعون سے ہیں وہ سب بھی میں نے (فرعون





















۱۴۔ اہل لی دہم و حاد نے حضرت حامدؑ میں عہد ائمہ غمرت کے عرصے سے مدیت لعلی ہے کہ رسول کی قوم میں سے  
وہ اہل کلام و الاقام کا نام تھا۔ اہل نے رسول کی قوم کے خلاف کئی حقے کہیں کا کھڑا کیا ہے جو روایا تہرے سامنے اس نے  
عرض کی کہ میرے سامنے تو صرف مسود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اہل کلام! تم نے مہدوت بول ہے اور یہی  
میرے ساتھ جہنم بڑا گیا ہے۔ جو تھوڑی دیر پہلے اور بھی کھل جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے دہلی، تات کی، جبکہ  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خلاف قاتل کے بارے میں توہم لیں مست راہ روہ کے تھے۔ اہل کلام بھی تھے۔

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَعْرَ ۖ فَتَفَلَقَ وَكَانَ كُلُّ يَرْبِ  
كَالْعُودِ الْعَظِيمِ ۖ وَأَرْسَلْنَا الْآخَرَيْنِ ۖ وَأَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ  
مَعَهُ أَجْمَعِينَ ۖ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرَيْنِ ۖ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ  
أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

”میں نے کئی عجمی سوی علیہ اسلام کی طرف کفر کا اپنا حصہ سے مستند کو تو مستند چھٹ گیا تھا۔ جو گیا  
پانی کا حصہ جو ہے۔ چچا کی مانند اور ہم نے ترقی کر کے یہاں دوسرے فریق کو اور ہم نے پہلیا (ان تہد موجوں  
سے اس کو) اور اس کے سبب ہر جہاں کو۔ پھر ہم نے فرق کر دیا اور نے فریق کو۔ اس واقعہ سے (جو داری (داری)  
نئی ہے اور ان سے اس کا کٹر لوگ ان لانے کے (جس را۔ ایک) (اے صیب) آپ کا رب ہی سب  
نہیں پیش فرما رہے (الکاسیر)

امام ابن جریر اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے گناظود کا سن پکارا تھا کیا ہے۔ (۱)  
امام ابن ابی شیبہ اور ابن سعد رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے گناظود کا سن پکارا تھا کیا ہے۔  
ماہ میرٹ میں میرٹ جرنل نے حضرت ثناء دہلوی صاحبہ سے پوچھا تھا کہ کیا ہے گناظود کا سن بہتر ہے۔

یہاں پر ہر مہر اللہ نے قدرت ان مہاجر مکی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لکھا ہے کہ یہ مہاجر مکی کا ہے اور جو مہاجر مکی قوم کو ملے اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کی یہاں تک کہ انہیں ہر مہاجر مکی کو ملے۔ (۲۲)

































تو کہو کہ یہ ہے عارف کے لئے۔ (۱۰۰)

ہاں کہہ دیجئے کہ یہ ہے عارف کے لئے۔ (۱۰۰)

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰











امام محمد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے یہ روایت لکری کہ: "کرۃ الشحون کو ہا۔ سے سر ہار، فوجین کو ایک کے ساتھ خلو ہیں پڑھا کرتے۔"

امام ابن جریر مدنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (1)

ما ملئہ۔ یعنی جو پر ہوا مکان فی حاکم حضرت ابو ساریج سے جو معنی نقل کیا ہے کہ وہ اسے، اس میں بار ہیں۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن جابر رحمہ اللہ سے اس کا معنی نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حمید مدنی جو پر ہوا مکان فی حاکم نے حضرت ابن عباس سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (3)

ما ملئہ بالمدنی حمید ابن جریر مدنی نے ابو ساریج سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (4)

ما ملئہ حمید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبد الرحمن سے اس کا معنی منکر نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ابو ساریج سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (5)

ما ملئہ المدنی حمید بن حمید مدنی نے ابو ساریج سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (6)

یعنی کیا ہے شہ اپنے کاموں پر خوش ہوتے ہو۔ (6)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ثار بن عبد اللہ سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (7)

شکر کرنے والے اور التسخیر کا معنی جادو کرنا ہے۔

امام حریری مدنی نے ابو ساریج سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (8)

التسخیر کا معنی جن پر جادو کیا گیا ہو اس کا ہے۔ (7)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ابو ساریج سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (9)

عندہ سے التسخیر کا معنی بوسیدہ نقل کیا ہے۔ پھر لیب بن راسد کا پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہے: (10)

این نسا لیبنا فیم یخفی عینا عیسا فہو من ہذا الا نعام النسخیر

"مگر وہ ہم سے سہرا کرے کہ ہم کس حالت میں ہیں، کچھ ہم بوسیدہ جگہوں کی چھائی ہیں۔" (8)

امام ابن جریر نے "الافاق والہند" میں ایسا نقل کیا ہے کہ اس کا معنی ہے جھیل ہو کر دیا گیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ التسخیر میں حاد مشد سے اور

للسخیر سے مراد، لیبی راسد جن کا کوئی بار نہ ہو۔

امام ابن جریر نے "الافاق والہند" میں ایسا نقل کیا ہے کہ اس کا معنی ہے جھیل ہو کر دیا گیا۔

اللہ سے پیدا ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اور آپ پر یمن سے آئے۔ پھر وہاں کا وہاں سے لوگوں کی تم سے تمہارا اختیار کر لیا اور اس سے ہر گز اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے نصرت صالح علیہ السلام کو یہ دیکھی کہ اس کی طرف بھیجا۔ فرمایا میں صالح ہوں۔ لوگوں نے کہا: حضرت صالح تو فوت ہو چکے ہیں۔ کرتھ صلیٰ ہوا کوئی مثلیٰ اللہ تعالیٰ نے انہی کو بھیج دی۔ اس کو آپ سے ان کی کو بھیج کا کہ اس میں اور تمہارا کیا فائدہ نہیں ہلاک کرو یا کیا۔ ایک بڑا بے واسطہ ہے۔ اس کی کو بھیج کوئی نہیں جسے تو اس میں مائل کہتے تھے

امام عبد بن حمزہ بن حمزہ نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں روز انہی کی پہلی ہفتی خود ہر روز کا سارا دن اپنی ہی ہفتی اور جس اور لوگوں کی اپنی ہی، وہی اولیٰ ہفتی کے لیے ہوں گے چھ ماہ اور اس کی ہفتی کے لیے ہوں گے۔ یہاں پہلی ہفتی اور ہر روز اللہ سے نصرت میں ہوں، یہی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس دن انہی کی، وہی ہفتی تو لوگ بتا دیتے ہیں اولیٰ ہفتی اور اہل بیت۔

سَبَّحْتَ قَوْمَ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۖ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطُ أَلَا تَتَّقُونَ ۚ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا أَمْرًا ۚ أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجُورِي إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ أَتَأْتُونَ الذَّكَرَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۚ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۚ قَالُوا الْيَوْمَ نَكْتُمُكَ لُوطًا ۖ أَتَنْتَوْنُ مِنَ الْخَرَجِينَ ۚ قَالَ إِنِّي هَيَّيْتُ مِنَ الْفَاحِشِينَ ۚ رَبِّ تَجِوْنِ وَأَهْلِي ۖ وَمَنْ يَتَّبِعُنِي ۖ فَسَبِّحْهُ وَآهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۚ إِلَّا عَجُوزٌ فِي الْغَوْرِينَ ۚ لَمْ دَخَلُوا الْأَخْرِيتَ ۚ وَآمَنَّا عَلَيْهِمْ فَطَرًا ۚ فَسَاءَ مَقَرٌّ لَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ رَافِقٌ ۚ وَمَا كَانُوا أَكْثَرَهُمْ قَوْمًا ۚ وَإِنْ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۚ

’مہلایا تم لوگ نے بے ہوشی کہ جب کہان سے اس کے پہلے ہونے کیا تم (قرآن الہی) میں نہیں دہرتے؟  
چکے میں تمہارے لیے رسول الہی ہوں مگر اللہ تعالیٰ سے اور میری اطاعت کرو۔ اور میں نہیں مانگا تم سے







۱۔ ہواں منور۔ حضرت سدی سے پہلے یہاں پہاڑ تھا۔ جس سے شعیبؑ کو پہچان کر، ان کی طرف  
 پہنچ کر اور ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر

۲۔ ہواں منور۔ حضرت سدی سے پہلے یہاں پہاڑ تھا۔ جس سے شعیبؑ کو پہچان کر، ان کی طرف  
 پہنچ کر اور ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر

۳۔ ہواں منور۔ حضرت سدی سے پہلے یہاں پہاڑ تھا۔ جس سے شعیبؑ کو پہچان کر، ان کی طرف  
 پہنچ کر اور ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر

۴۔ ہواں منور۔ حضرت سدی سے پہلے یہاں پہاڑ تھا۔ جس سے شعیبؑ کو پہچان کر، ان کی طرف  
 پہنچ کر اور ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر

۵۔ ہواں منور۔ حضرت سدی سے پہلے یہاں پہاڑ تھا۔ جس سے شعیبؑ کو پہچان کر، ان کی طرف  
 پہنچ کر اور ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر

۶۔ ہواں منور۔ حضرت سدی سے پہلے یہاں پہاڑ تھا۔ جس سے شعیبؑ کو پہچان کر، ان کی طرف  
 پہنچ کر اور ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر ان کے پاس پہنچ کر

1. *Journal of the American Medical Association*, 2000; 284: 2689-2695.

$$\frac{1}{\omega} = \frac{1}{\omega_0} \sqrt{1 - \frac{1}{Q^2} \left( \frac{\omega}{\omega_0} \right)^2} \quad \text{and} \quad \frac{1}{Q} = \frac{1}{Q_0} \sqrt{1 - \frac{1}{Q_0^2} \left( \frac{\omega}{\omega_0} \right)^2}$$

2000 年 12 月 1 日

[illegible]

<sup>1</sup>  $\frac{d}{dt} \left( \frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

[illegible]

میں نے اس کو دیکھا ہے اور اس کی بات سنی ہے۔

1. *What is the purpose of the study?*

[illegible]

*Journal of Management Education* 30(6)p.789-804

وَلَا تَكْفُرْ بِاللَّهِ عَمَّا يَسِفُ ۚ

شکون وں استہدیہ بیانِ عرقِ مُہِیّۃ و ابنہ نلقی رُبو

لَا وَابْنِ، أَوْ بِنْتِ، نَهْ إِذَا أَنْ يَحْمِلَهُ عَمُو بِنْتِ أَسْرَ وَهَبْ وَ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا نَالِ الْغَاثِ وَالْفَاطِ

كَذَلِكَ مَكِّنْهُ قُلُوبُ الْغَافِلِينَ أَلَّا يُصَلُّوا عَلَيْهِمْ أَحَدٌ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

[illegible]

وَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْقُرْبَىٰ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمَ يَافَثَ ۚ

يَسْمَعُونَ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ الرَّأْيِ الْعَظِيمِ



















یہ مطلب ہمیں امتحانوں کا سب سے بڑا سچا پیرا ملتا ہے۔ یہاں ہمیں تمہارے پاس بھی چھ لایا ہوا ہے جسکی  
چھ تہا سے پاس کرنا بھی ممکن ہے۔ یہاں ہمیں سب سے بڑا پادشاہ کی سلا کی سلا ملے گی۔ یہاں ہمیں سب سے بڑا پادشاہ کی  
حاکمیت کا سب سے بڑا پادشاہ ملے گا۔

ہم اپنے مرد و پادشاہ کے لئے حکمت میں جہاں میں ہم نے اس کی آیت سے منتقل ہو کر آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!  
ہم اس سے نہ صرف یہ آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
ہم کو اس آیت پر مبنی ہوئے ہیں بلکہ ہم نے اس آیت سے کہ وہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے



وَ اخْفِضْ بِجَنَاحِكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٠﴾ فَإِنْ عَصَاكَ  
فَقُلْ إِنِّي بَرَأٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٦١﴾ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٦٢﴾

”آپ پیغمبر کیجئے چاہوں گاں لوگوں کے پیچھے آپ کی برائی، نہ میرا نہ انکی۔“ پھر آؤ،  
آپ کی نافرمانی کریں، آپ فرمادیں گی میں نے اللہ سے جس میں ہاں داسوں سے جو تم کیا کرے جو اور جو نہ کیجئے  
میں سے غالب ہمیشہ حق پرے (الکافی)۔

امام ابن جریر اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کیا ہے کہ جب آپ نے اخفوض  
بجناحک لمن اتبعک ماؤں سے کہ آپ نے آپ کو راہوں اور تمام اہل و عیالوں سے کہ کام کا آغاز کیا۔ پھر مسلمانوں پر  
خارج ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے کہنا: ”مست کما دل فرمایا۔“ (۱)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت نقل کیا ہے کہ جب آپ نے اخفوض  
بجناحک ماؤں سے کہ آپ نے آپ کو راہوں اور تمام اہل و عیالوں سے کہ کام کا آغاز کیا۔ پھر مسلمانوں پر  
خارج ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے کہنا: ”مست کما دل فرمایا۔“ (۱)

الَّذِي يَهْدِيكُمْ فِي السُّجُودِ ﴿٦٣﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ  
الْعَلِيمُ ﴿٦٤﴾

”جو آپ کو ہدایت کرتا ہے جب آپ گڑبے میں ہوں۔ اور (دیکھتا رہتا ہے جب) آپ پکڑ لگاتے ہیں بندہ  
کرنے والوں (کے گروہوں) کا۔“ (بخاری ص ۱۸۸) (۲)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت غیاث رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب آپ اپنے منہ سے ارادہ اپنی مجلس سے  
اٹھتے ہیں تو وہ نہیں دیکھتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت کاؤب سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہاں کہیں بھی گھر ہوتا ہے وہ مسجد دیکھتا ہے  
امام ابن جریر رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب آپ نے اخفوض بجناحک ماؤں سے کہ آپ نے آپ کو راہوں اور تمام اہل و عیالوں سے کہ کام کا آغاز کیا۔ پھر مسلمانوں پر  
خارج ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے کہنا: ”مست کما دل فرمایا۔“ (۱)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت غیاث رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب آپ اپنے منہ سے ارادہ اپنی مجلس سے  
اٹھتے ہیں تو وہ نہیں دیکھتا ہے۔

ہر کتاب کا ایک کاپی ہر کتاب خانہ میں رکھا جائے گا۔

[illegible]

امام عبدالرزاق، عبدالحق بن محمد بن حاتم نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ سے تصحیح فرمائی۔ اس کا یہ نسخہ - یہ ہے کہ - (۶۱)

امام باقر علیہ السلام نے حضرت محمد درود سے بھی ایسی کوئی شکر دعا بتائی ہے۔

وہاں جہاں اور ان میں سے جو نے حضرت ابن عباسؓ سے اس کی معیت میں آیا ہے، وہ تیرہ قیام ہو کر آدھ روز بنتے۔ (2)

اگر کوئی شخص اللہ کے بندہ اور اللہ کے حضور حاضر ہو جائے تو اللہ کے پاس سے یہ سب مل گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ ہے۔

جہاں آپ کھڑے ہوئے وہاں کے ماحول قیام کرتے ہیں اور انہیں کسٹ مارٹھو فہ اکر لے جیے۔ (3)

[illegible]

ہند نے اگلے عشرت میں ہمارے لئے تشنگانہ لہجہ اختیار کیا ہے۔ ہم نے اس کی طرف سے جواب دہی نہیں کی ہے۔

نہر میں کھڑے ہوئے تو آپ پیچھے بھی سی طرف راہ گئے صحرایہ آپ مابعد دیکھتے تھے۔ (۱۵)

امام علیؓ مرویہ حدیث اللہ تعالیٰ تعالیٰ حضرت امینؓ اس رضی اللہ عنہما سے اسناد صحیحہ میں نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب قرآن کے

لے کر۔ روتے: ”آپ بھی مل ہی میرا کچھ صبر ماننے دیجئے۔“

۱۸۴۰ء کے معجزہ کا مصحح، ایس ایم بکری، نام مسلمان اور اہل انحراف یہ تو صحیح ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی فطری اہمیت سے وہ بے

فصل کی ہے کہ دوسرے اہل شریعت نے فرمایا: کیا تمہارا جواب ہے کہ میری خواجہ اس طرح سے اہل کی قسم دیکھتے ہیں تمہارا فاضل اور

دکڑے لکڑی ہیں، اور میں نہیں، آپ مجھے ہی دیکھتا ہوں۔ (5)

امام نبی اعلیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سند میں ہر مصلحت، مصلحتِ اعلیٰ و ختمِ جلوسات، اہستہ مرادوں، ہر سستی، ہر محکمہ کے درجہ میں حضرت

مجاہد حرمی اللہ سے قتل کیا گیا ہے کہ تجھے ایک ہی ہے، اور یہی کیا کہ صرف قتل ہونے سے

دیکھا یہ لوگ کہ آپ کو یہ کن جیسی ہے پھر آیا گیا۔ (6)

ہام سنیاں، کن سید فریدی، جمیڈی، ص ۳۷۔ شاعر نے محمد بن حمید اور اس کے بیٹے جعفر بن حمید کی طرف اشارہ کیا ہے۔

رسول اللہؐ کے دواؤں میں حضرت ابوہریرہؓ سے نقل شدہ ایک دوا کی یہ تصویر نقل ہے کہ حضور ﷺ ہمارے میں بھیجے گئے

۱۷۱۔ بچے بچے چلتے پھرتے ہمارے بچے کچھ لکھتے۔

۱۰۔ اکن مل مہم قلمی، روپ اور میجر، حصہ ۱۱ نے رائل مہم، ان مری میں اللہ مہم، اس کی پتہ قلمی

142.3. 19.10.2022

١٤٣١ هـ / ٢٠١٠ م

142. ۱۴۲۰/۱۰/۱۰

14-00000-3

۵. محکمہ اعلیٰ تعلیم، حکومت پاکستان، لاہور

۸۔ محمد علی صاحب - منبر، جلد ۷، نمبر ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵



[illegible][illegible]

عام بخاری اور ابن منذر و دیگر محدثین کا کثرت میں اضافہ ہے اور نبی کریم ﷺ سے وادعت نقل کرتے ہیں کہ فرشتے  
 پہلوؤں میں قرآن کے صفحات رکھیں گے۔ یہاں تک کہ امت میں یہاں سے حدیث کا متن کے ساتھ نقل کر کے ان کے پاس  
 پہنچا ہے جسے جب بزرگ میں کوئی چیز زائل جائے تو وہ فوراً قرآن اور کاسی سے بخاری کے ساتھ جوہلوں کو مل جائے۔ (3)

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ ۖ وَلَهُ الْحَمْدُ ۗ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْغَفُورُ الْحَكِيمُ ۚ

تو دُشمنوں میں تو ان کی بیوقوفی سے شک ہے۔ لیکن وہ لوگ یوں کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ شعراء ہر آدمی میں سرگداز بھرتے دیتے ہیں۔ صلہ کیا کرتے ہیں۔ لہذا دُشمنوں پر وہ خود غل غل کر سکتے ہیں۔ جو ان شعراء کے جوہر میں آئے۔ اور انہوں نے ایک عمل کیا کہ کثرت سے انھوں نے کوئی کرتے ہیں اور وہ تمام اپنے ہیں۔ اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا اور مقرب جان نہیں گئے۔ انھوں نے عزم دسم کیے کہ اس (جو باعث) کو کوئی نہ کر آئے ہیں۔

ہم میں جرموں میں اپنی مامی اور این مر وہیہ رحمہ اللہ نے حضرت امی ماسی دینی افغانیہ سے روایت نقل کی ہے: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، چوبیسوں نے پانچ چھوٹی سالانہ شہرے ایک خاصہ تھا، وہاں کسی دوسری قوم کا کوئی شہر سے ہر ایک کے ساتھ ہے صرف قسم کے کوئی شخص تویت تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائی۔ (۱۵)

انام الہنا جرمہ و سائنہ نے حضرت چھاک دھرم شے ہی کی شکل و ہیئت نقل کی ہے۔ (5)

امام ابن ابی شامہ رحمہ اللہ نے حضور مکرمہ وسلم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ: اذا جالست فی الدعا عربی نے لیکے



فَعَزَّزْنَا بِهٖ فِئَتَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا مَوْجُؤُا بِهٖ فِئَتُ الْكَافِرِيْنَ ۚ تَشَاقُّوْا فِيْهَا ۚ فَمَنْ رَّزَقْنَا اٰیٰتِنَا فَهُوَ مُكْلَفٌ ۚ وَفِيْهَا فِئَتٌ مِّنْ اٰیٰتِنَا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۚ  
 ۱۶۱۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۱)۔

۱۶۱۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۱)۔  
 ۱۶۲۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۲)۔  
 ۱۶۳۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۳)۔  
 ۱۶۴۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۴)۔  
 ۱۶۵۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۵)۔

۱۶۶۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۶)۔  
 ۱۶۷۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۷)۔  
 ۱۶۸۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۸)۔  
 ۱۶۹۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۶۹)۔  
 ۱۷۰۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۰)۔

۱۷۱۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۱)۔  
 ۱۷۲۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۲)۔  
 ۱۷۳۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۳)۔  
 ۱۷۴۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۴)۔  
 ۱۷۵۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۵)۔

۱۷۶۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۶)۔  
 ۱۷۷۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۷)۔  
 ۱۷۸۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۸)۔  
 ۱۷۹۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۷۹)۔  
 ۱۸۰۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۰)۔

۱۸۱۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۱)۔  
 ۱۸۲۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۲)۔  
 ۱۸۳۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۳)۔  
 ۱۸۴۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۴)۔  
 ۱۸۵۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۵)۔

۱۸۶۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۶)۔

۱۸۷۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۷)۔

۱۸۸۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۸)۔

۱۸۹۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۸۹)۔

۱۹۰۔ اور جس ملک کو کھڑا کر دیا ہے اس کی فوجوں میں تھوڑے بڑے جھگڑتے ہیں۔ (۱۹۰)۔

میں اپنے دل میں یہ سوچتا ہوں کہ اگرچہ میرے ہاتھ میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے تو اس میں ہے ۔  
 مٹا کر اسے نہ دیکھتا ہوں میں اس کی کوئی چیز نہیں ہے ۔ اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور  
 اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

میں نے یہ سوچا کہ اگرچہ میرے ہاتھ میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے تو اس میں ہے ۔  
 نصیحت پر اس کی دل میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔  
 اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔  
 اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔  
 اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔  
 اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔  
 اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔  
 اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔  
 اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

مَنْتَ سَجْدَةً لِّمَنْعَالِ بْنِهَا  
 فَلَمَّا لَمَسَ فَعَالِبُ الْعَالِ

میں نے اسے اس کے ہاتھ سے دیکھا کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے اور اس میں ہے جو کہ میرے ہاتھ سے ہے ۔

تفسیر سجدہ ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء

تفسیر سجدہ ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء ۱۹۹۹ء







اور میں نے یہ قلم مبارک ہے حضرت کعبہ پر میرے ہاتھ سے رکھ دیا۔ اے اللہ! میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۱)

دوسرے احوال میں اس سے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۲)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۳)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۴)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۵)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۶)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۷)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۸)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۹)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۱۰)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۱۱)

میں نے یہ قلم مبارک ہے کہ جس سے ہر ایک کی ہمت بڑھ جائے۔ (۱۲)

۱۔ مسند امام احمد بن حنبلہ، ج ۱، ص ۷۸، رقم ۱۰۰۰۰

۲۔ مسند امام احمد بن حنبلہ، ج ۱، ص ۷۸، رقم ۱۰۰۰۰

۳۔ مسند امام احمد بن حنبلہ، ج ۱، ص ۷۸، رقم ۱۰۰۰۰





رَدُّ قُلُوبِ غُیُوسٍ بِهَوْنٍ اَوْ نَسْنَانٍ اَسَانِبْكَ مَهْجِرٌ اَوْ نَبْهٌ  
شَدِیْقٌ قَبْلِی لَعَلَّکُمْ تَعْدُوْنَ

مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔

مفسر: ہر ایک کے دل میں سے کچھ ایسا ہے جو اس کے دل سے دور ہے۔  
اس کو دیکھ کر کہہ دیا کہ میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے۔  
تو اس نے کہا کہ میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے۔  
مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔

مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔

فَصَاحَتُكَ يُوَدِّيْ اَنْ يُّوَرِّثَ مِنْ لِيْ اَلْاَزْوَاجُ وَهِيَ وَتُحْبِبُحْنَ  
تَوْبَتِ الْعَبْدِ اِنْ يُّوَدِّيْ شَيْءًا اَنْ اَللّٰهُ يُعْزِزُ شَعْبَكُمْ

مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔  
مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔  
مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔  
مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔

مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔  
مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔  
مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔  
مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔

مترجم: اے صاحبِ کلمہ! یہ غیوسوں کے دل کو ہون یا نسنان سے  
میں نے پہلے ہی سے تیرا دوست بن لیا ہے تاکہ تم نہ روکے ہو۔



اور یہ ہے کہ وہ دنیا کا

کمال ہے۔ اور اسی سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ سورہہ کے ظاہر میں کچھ شریعتیں بیان کی گئی ہیں۔

اور یہی ہے کہ سورہہ میں مذکور ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے مال کا کچھ دینا چاہے تو اسے دینا چاہیے۔

ہمیں یہ نصیب ہوا کہ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔

وَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَنَزَّلْنَا نَحْمَدُكَ نَبِيَّكَ قُتَيْبًا

مَنْ يَنْبَغِي عِبَادَةَ الْمُؤْمِنِينَ

اور یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔

ہمیں یہ نصیب ہوا کہ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔

ہمیں یہ نصیب ہوا کہ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَزِمْنَا طَبِطُ الْغَيْرِ وَ

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَزِمْنَا طَبِطُ الْغَيْرِ وَ

اور یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔

ہمیں یہ نصیب ہوا کہ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔

ہمیں یہ نصیب ہوا کہ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا۔











لَتَشْمَسَ مِنْ دُوبِ آتِهِ وَرَبَّنَّ كُنْهُمُ الشَّيْطَانُ أَغْوَيْنَهُمْ فَضَلَّ عَنْ  
سَبِيلِ قُرْآنِهِمْ لَا يَهْتَدُونَ إِلَّا يَسْجُدُوا بِأَسْنَانِهِمْ يُخْرِجُ أَحَدُهُمْ  
سُلُوبَهُ وَلَا تَرَاهُ فِيهِ وَقِيمَةً هُمْ يُحْشَوْنَ وَمَا يُشْعُرُونَ كَذَلِكَ لَا  
يُؤْمِنُ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ سَتُنَجِّى عَبْدِي إِنَّ كُنتَ مِنْ  
كَذَّابِينَ ۝ إِذْ هَبْ بَنِي هَذَا لِقَائِهِمْ إِنَّهُ يَوْمَئِذٍ فَخْرٌ  
مَاذَا يُرْجِعُونَ ۝ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَى إِيَّائِي الْفُلْ كَيْفَ لَكُمْ  
إِذَا مِنْ سُلَيْمٍ وَرَبُّهُ بِمَا تُرْجِعُونَ الْوُجُوهَ لَا يَعْلَمُ ۝









کے ساتھ ہر سال سے کسی مہنگا پتھر بھیجی۔

ہم نے ابی حاتم، محمد بن حنفیہ، ابو عمر بن عبد اللہ بن محمد سے روایت کی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں روایت کی ہے۔

۱۰۔ مرنے والے عالم کے حضرت مہدیؑ ابراہیم سے: اے مہدیؑ میں تجھے ۱۰۰ سال ملے گی جو چھت

یہ ہے اہل حاتم۔ حضرت سیدنا ثمن سے یہ روایت غلط ہے کہ وہیں فتحی شخص ہے مگر دنیا کی تمام قومیں۔

ہم نے جو یہ ان مشورہ رہا اللہ نے حضرت ابراہیمؑ سے اس آیت میں اسے طوفانِ غرقیت کی تصویر کشی کی ہے کہ وہ نے اس  
 پر اظہارِ بیگانگی جس کے سامنے اجازت اور جہاد کے لئے ہم نے اسے اب اور پہلی ہی ہے۔ (۱)

۱۱۔ عواقل پر ہنگ جس کے پاس بھارت اور چین کے درمیان سب سے لمبی رابطہ اور وہیل فی فیمینا۔ (۱)

۱۰۔ ہم اپنے ان حاتم و سادات سے حضرت رابع بن کھزیمہ سے روایت نقل کرتے کہ ان حضرات نے مرثیہ ستر کا ہفتہ جس کا ہر ہول چہ تھیں ان کو ۱۰۰۰ روپے کی دہائی تھیں جس کی سالیانہ پانچ سو روپے پر بیس ماہہ تھی۔

بائیں جسم کی ہڈیوں پر ٹیکس اتارتے اور، چپے کی ہڈی بھی ٹیکس اتارتے۔ بائیں اور چپے کی ہڈیوں پر ٹیکس ہاتھ لگتی۔

۴۔ اسی طرح، جب یہ بھی دیکھا جائے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو قتل کر دیا ہے تو اس کا بھی ایک اور شخص کو قتل کرنے کی ہمت ہو سکتی ہے۔

نہا جس پہ درجہ طلوع ہو گا تو دوسری کی طرف منحنی ہوا سے چھبے مرتب

ہم ان سرداروں کی بابت فرمایا کہ ان کے لئے اعلیٰ درجے کی رعایت کی جائے۔ ان کے لئے ایک خاص مقام کی ضرورت ہے۔ ان کے لئے ایک خاص مقام کی ضرورت ہے۔ ان کے لئے ایک خاص مقام کی ضرورت ہے۔

وہ نہ بڑا مہمان ہے، نہ بھی ہرے چرے کا ہے۔

[illegible]

فاسمہ، راجیہ، دوستانہ، باہر، مجھے ہے قدرت مگر، دھڑکی ہے یہ قول نقل کیا ہے کہ اشبہ کا تعلق اور ہے۔

یہ امر اور ان کی اودا ہدی کی سیدر جہاں اللہ نے حضرت نردوا رحمہ اللہ سے اہم کہا مشہور (ایت ۱۱) ہے۔ (۱۱)

۱۰۔ اس پر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے عیسیٰ! اٹھ! میری لپائی ہے۔

[illegible][illegible]

ررقی، آس ہے پرقی اور رقی کی پہ نامت ہے۔ (۵)

[illegible]

ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ اسامیہؓ سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ رہو بھلا اے قلم بردار! اس طرح کہ اس پر کوئی شک نہ ہو۔

قریب ہی رہنا بھلاؤ، وہی جو پچھلے دنوں کے لیے گیا۔ بس وہاں کے سختی سے عیاں ہو جاؤ اور پھر بھیک !

[illegible]

172. 19. 2

1. خیریت و صحت: 9 مئی 1905ء کو شہر لاہور

٩. قصص القرآن: ١٠٠٠ سؤال وجواب (٢٠١٥) (٢١٩٥)

2. E

1. The first step is to identify the problem or question that needs to be answered. This involves understanding the context and the specific requirements of the task.













پہلے سے پچھلے دور، اور پھر نئے دور کے اثرات اور برسرِ پبلے دور۔

۱۰۔ اسی الی حاتم رحمہ اللہ۔ حضرت سیدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔ مگر فقیر نے کہا تھا کہ اس سے ہر چہ خواہ کر کے تو رسوا ہے۔ تو اس سے آپ صاف کھانکھا۔ لاش کے لیے اس سے جنگ کرو۔ اگر وہ یہ کہیں۔ کہ اس سے تو وہ یہی ہے۔ اس سے جنگ نہ کی۔ مگر فقیر نے حضرت سیدنا علیہ السلام کو صوبہ یہ بھیجا۔ غلام جو نہ بول کی شکل و صورت اور پورا تن میں قمیص اور لٹوٹا ہوا لباس کی اجازت اور اس میں قمیص اور اس نے سترہ ۲۰۰ کی جینس اور مختلف قسم کے سو رخ نکالے جوئے مٹھائے بھی بھیجے۔ یک پہلا بھیجا اور یہ سب کچھ اس لیے بھیجا تاکہ اس کی حقیقت کو جانے۔ جب تجھے حضرت سلیمان علیہ السلام تک پہنچو تو سب نے جس کو شک ہو گا تو انہوں نے شہ کی اینٹوں اور اس کی دیواروں کو اس کے لئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے قدموں پر چھڑا دیں۔ جب کہ ان کے دیوار میں سوئے اور چھڑا دیں ہیں۔ انہوں نے سوئے تھی اینٹیں اسے پاؤں روکتے ہیں اور وہی اس کے چتر یا آپ کی خدمت میں پیش فرمائی۔ اور کہا کہ اس لیے لٹوٹا ہوا جس سے غلاموں کو الگ کر دے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے انہیں شک ہو کر کاظمیہ۔ غریب۔ و صوفیہ۔ اس طرح کوہوں سے ملے غلاموں کو الگ کر دیا۔ جہاں تک و قریبوں کو قتل تھا انہوں نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈھلا۔ جہاں تک غلاموں کا قصہ ہے انہوں نے چلو بکرا انہوں نے کہا کہ اس کو گھوڑوں میں دھا کر داخل کر دو۔ آپ نے اس کا ساہب کو بھلا۔ اس کے ساتھ دھا کر چاندھاروں میں داخل کر دو۔ وہ ساہب ان کو گھوڑوں میں گھرا بکرا یہاں تک کہ دوسری جا تک آگیا۔ انہوں نے عرض کی کہ اس پر نے وہ پل سے بھر دو۔ جانی زمین کا ہوتا آسمان کا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھڑا لے کر ان کا قصہ یہ اسے دوزخ لے گیا کہ اس کا کہہ کر کہ اس کا کہہ بیٹہ یہ اپنے کاظمیہ یا تو اسے پیارے شہ زاد اور اسے بھر دیا۔ جب کاظمیہ اس کے لئے تو انہوں نے اسے کھانکھا کہ اس کا کہہ بیٹہ یہ اس کے ساتھ واپس نہ رہے ہیں۔ اس نے ایک اور ترتیب دی۔ اس نے اپنے تخت کے بارے میں حکم دیا۔ اسے سات کروں کے اندر رکھا گیا اور سب کے تالے لگا دیے۔ اس نے چاریاں خود کیں۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو دوزخ پہنچا تو اس نے اپنے تخت کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا کہہ بیٹہ یہ اس کے لئے ارشاد فرمایا تھا اَنْتُمْ لَا تَدْرُوْنَ وَهِيَ شَاہِدٌ۔

اہم ترین اپنی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت روبر علی محمد مراد علیہ السلام سے مل گئی ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے میرے جان میں سے دو آدمیوں کو بھیجے ان کے لئے جو جس کی اجازت اور امانت ہو۔

[illegible]























وَتَقَرُّوْنَ مِنْهَا اِنْ شِئْتُمْ وَخَافَ سَحَابٌ مِّنْهُ فَارْتَدَّ مِنْ قِبَلِهِ  
 السَّيْلُ فَاُخْرِجُوْهُمْ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَءُوْا لِهٰۤذَا  
 السِّحْرِ فَلَا غَفْلَةً لَّكُمْ فِيْهَا وَلَئِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَيَكُوْنُوْا  
 سَحَابًا مِّنْهُ لَيَرْسُوْا بِأَعْيُنِكُمْ حَتّٰى تُنَاقِلُوْا عَنْهُ  
 الْمُلْكَ ثُمَّ يَضْحَكُوْنَ عَلَيْهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ هٰۤذَا اِلَّا  
 سِحْرٌ مُّزْمُوْنٌ فَذَرْهُمْ اِنَّهُمْ لَيَبْغُوْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ  
 رَءِيسَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُمْ لَيَبْغُوْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ رَءِيسَ  
 الْمُؤْمِنِيْنَ فَذَرْهُمْ اِنَّهُمْ لَيَبْغُوْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ رَءِيسَ

وَتَقَرُّوْنَ مِنْهَا اِنْ شِئْتُمْ وَخَافَ سَحَابٌ مِّنْهُ فَارْتَدَّ مِنْ قِبَلِهِ  
 السَّيْلُ فَاُخْرِجُوْهُمْ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَءُوْا لِهٰۤذَا  
 السِّحْرِ فَلَا غَفْلَةً لَّكُمْ فِيْهَا وَلَئِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَيَكُوْنُوْا  
 سَحَابًا مِّنْهُ لَيَرْسُوْا بِأَعْيُنِكُمْ حَتّٰى تُنَاقِلُوْا عَنْهُ  
 الْمُلْكَ ثُمَّ يَضْحَكُوْنَ عَلَيْهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ هٰۤذَا اِلَّا  
 سِحْرٌ مُّزْمُوْنٌ فَذَرْهُمْ اِنَّهُمْ لَيَبْغُوْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ  
 رَءِيسَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُمْ لَيَبْغُوْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ رَءِيسَ  
 الْمُؤْمِنِيْنَ فَذَرْهُمْ اِنَّهُمْ لَيَبْغُوْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ رَءِيسَ







[illegible]



۱۰۱۔ "فَصَلِّ لِحَقِّهِ" : اس سے کیا معلوم ہوا کہ اس نے نماز کو مکمل کر لیا ہے؟

قُلْ دَعَاكُمْ إِلَى سُبُوتِ الْإِنْسَانِ أَفْقَبُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ يُسْمِعُ

اَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ

۲۔ ماہ (مہینہ) جس ماہ میں ختم ہوا اور جس میں تیس فیصد سے زائد کے ادا ہوئے (بہ)

میں نے اسے دیکھا تھا۔





the 1990s, the number of people in the world who are illiterate has increased from 1.2 billion to 1.5 billion. The number of illiterate people in the world is expected to reach 1.7 billion by the year 2015. The number of illiterate people in the world is expected to reach 1.7 billion by the year 2015.

[illegible]

1. *Journal of the American Medical Association*, 1990; 263: 1025-1028.

1. *Chlorophyll a* and *Chlorophyll b* were determined by the method of Arar and Collins (1971) using a Shimadzu 1601 UV-Visible Spectrophotometer. The concentration of chlorophyll was expressed in  $\mu\text{g mL}^{-1}$ .

1. 在 1990 年 12 月 31 日以前，  
 2. 在 1990 年 12 月 31 日以前，  
 3. 在 1990 年 12 月 31 日以前，

... ..

$$v_{\text{max}} = \frac{1}{2} \left( \frac{1}{\text{rate}} \right)_{\text{max}} = \frac{1}{2} \left( \frac{1}{\text{rate}} \right)_{\text{max}} \left( \frac{1}{\text{rate}} \right)_{\text{max}} = \frac{1}{2} \left( \frac{1}{\text{rate}} \right)_{\text{max}}^2$$
$$= \frac{1}{2} \left( \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{4}$$
$$\exp \left( \frac{1}{2} \sum_{i,j=1}^n \left( \frac{\partial^2 \log \Delta}{\partial x_i \partial x_j} \right)_{x=x_0} (x_i - x_{0i})(x_j - x_{0j}) \right) = \frac{1}{\sqrt{\Delta(x_0)}} \quad (2.1)$$
[illegible][illegible]

۱. در صورتیکه در هر یک از این موارد، به تشخیص هیئت مدیره، ضرورتی نباشد، این هیئت مدیره میتواند با تصویب و به موجب یک یا چند رأی، این موارد را در صورتیکه در هر یک از این موارد، به تشخیص هیئت مدیره، ضرورتی نباشد، این هیئت مدیره میتواند با تصویب و به موجب یک یا چند رأی، این موارد را

[illegible]

إِنَّ هَذَا الْقَوْمَ يَفْضَحُونَ عَلَى نَدَى سِرِّائِكَ كُنُوزِ الْبَيْتِ خُمُ فَيْدِي

24. *Chrysomelidae*

— — — — —

1.                     

In

1. 2







فوج پر یہی ہے، چنانچہ ان کا کھانا اور کپڑے ان کے لئے تیار کیے جاتے ہیں۔

مہرین میں شہر کے لوگوں کو بھی لے کر جاتا ہے۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔

ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔

ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔

ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔

ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔

ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کھانا اور کپڑے تیار کیے جاتے ہیں۔











اچھی طرح سمجھ کر چلا گئی تھی۔ یہاں کے یہودیوں کا یہ کہنا ہے کہ: "اور چونکہ وہی اللہ کی بہت اس  
پر جو اس کے ظلم کے تدارک کے وقت اس کی طرف سے ہے۔" یا کہ اس نے یہودیوں کو اس کے خلاف سب سے پہلے  
یہی تاثر دیا کہ اس کی قوم کو یہودیوں اور یہودیوں کے لیے کوئی عیب نہیں ہے۔ بلکہ اس سے (اور اس کے ساتھ ساتھ) اللہ کی تعریف ہوا ہے۔

ناموس بن جید بن جید: "یہودیوں نے اپنے مانتے ہوئے کے لیے حضرت نوح علیہ السلام سے لڑنے کا اعلان کیا تھا۔  
کیا ہے۔ ﴿فَمَا تَزِدُّهُمْ عُتُوًّا﴾ کی آیت میں اس کی طرف اشارہ ہے (1)۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

ذِكْرُهُ يُنْفِذُ فِي الْقَوْمِ بِالْقُوَّةِ مَنْ فِي الْأَرْضِ لَا  
مَنْ شَاءَ اللَّهُ وَكُلُّ الْأَوَّلَاءِ ذُكِرَ

ناموس بن جید: "یہودیوں نے اپنے مانتے ہوئے کے لیے حضرت نوح علیہ السلام سے لڑنے کا اعلان کیا تھا۔  
کیا ہے۔ ﴿فَمَا تَزِدُّهُمْ عُتُوًّا﴾ کی آیت میں اس کی طرف اشارہ ہے (1)۔

ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔  
ناموس بن جید: حضرت نوح علیہ السلام کے خلاف جو لوگ اعلان کیا تھا کہ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

پھر ان کے لئے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ ان کی باتوں کو قبول فرمائیں۔ (۱۶)

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْصِيًا جَامِدًا وَهِيَ تَكُ مَرَّ السَّحَابِ ۖ ضَلُفًا مَلِدًا  
الَّذِي تَغْتَنِّي كُلُّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ غَبِيْرٌ مِّنْ تَقْعُدَاتٍ ۝

اور تو جب (کسی پہاڑ پر) گزرتے ہو تو دیکھو کہ وہ جڑے ہوئے درختوں کی طرح ہے اور وہ بھی جڑے ہوئے درختوں کی طرح ہے۔ (۱۷)

ایم بن حریز ابن ملجم اور ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ آیت کی تفسیر کیا ہے؟

ایم بن ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ آیت کی تفسیر کیا ہے؟

ایم بن حریز ابن ملجم اور ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ آیت کی تفسیر کیا ہے؟

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عِشْرَتُنَّهَا ۖ وَهُوَ مِمَّنْ يَنْتَوِي ۖ وَمَنْ جَاءَ  
بِالسَّيِّئَةِ فَلَمَثَلٌ فِي الذِّمَّةِ ۖ قَلٌّ تُجَزَوْنَ إِلَّا مَا  
لَنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

”جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے عیشی عشرت ہے اور وہ بھی عیشی عشرت ہے۔ اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو اس کے لئے عیشی عشرت ہے اور وہ بھی عیشی عشرت ہے۔“

امام عبد بن حمید ابن جریر اور ابن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ آیت کی تفسیر کیا ہے؟



ایک دوسرے کے درمیان سے

ہم نے یہ سب سنا ہے۔ اس کے بعد کہ حضرت باقیم کو سنا کہ یہ سب سنا ہے۔ پھر آیت ۱۱۰ کا ترجمہ ہے۔  
یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔

یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔

انہوں نے یہ سب سنا ہے۔ اس کے بعد کہ حضرت باقیم کو سنا کہ یہ سب سنا ہے۔ پھر آیت ۱۱۰ کا ترجمہ ہے۔  
یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔

یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔  
یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔

یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔  
یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔

إِنَّمَا أَمِزْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذَا بَلَدِي الْبَلَدَ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ  
شَيْءٍ ؕ وَأَمِزْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ السَّابِقِينَ وَأَنْ أَتْلُو الْقُرْآنَ  
فَكَيْفَ أَفْهَمُ فَإِنَّمَا يَقْبَلُونِي لِنَفْسِهِمْ وَمَنْ صَلَّى فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ  
السَّابِقِينَ وَقُلْ لِحَبْلَيْهِ سَعَىٰ لِيْلَمْ يَلْبِسَ تَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ  
بِقَافِلٍ عَمَّا تَتَّبِعُونَ

”مجھے صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر دین کروں (یہاں اللہ کی شہادت کی جس نے عورت و مرد  
کو بلا کر اس کو دھوکہ دیا ہے۔) اے اللہ! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قتل نہ کروں اور وہ جس کے  
میں تیرے بھی (میں) کیا کروں تو اس کی۔ اس کے بعد کہ انہوں نے یہ سنا ہے، پھر آیت ۱۱۰ کا ترجمہ ہے۔  
یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔  
یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔

یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔  
یہی ان کی شکل رہا۔ یہی ان کی۔







دیا جائے۔ انہی نے قطعیوں سے کہا ہے ان عاصیوں پر نظر موقوف ہو باہر کام کرتے ہیں انہیں اپنے گھروں میں رکھ دو۔ ہر امر اہل کو ان ۶ درجہ کا مدار کا وجوہ لغت والے ہیں۔ اب قطعیوں نے ہوا اسرا نکل تو اپنے غاصبوں کے کام نہ دے یہ ہر اپنے غاصبوں اور غلاموں کے ہاں رہنے کو کہہ دیا انہیں مسئلہ پر فرمایا بنی خود غنیمت خلافت لانا خواہش یعنی اور میں میں شہریت و ملازمین پیدا اور اٹھائے ہر امر اسرا نکل میں اور انہیں کہہ دے کہ اس میں نظر ۱۶۱۱ کا اور انہیں یہی حد ملے گی کہ چھوڑ آؤ۔ بنی اسرا نکل کے ہاں کوئی بڑی جہم نہ لیتا مگر اسے ذرا کر۔ یا جا تا کوئی چھوڑ دے تہہ سکا۔

انہی تعالیٰ نے بنی اسرا نکل کے یوزروں میں سویت کو عام کر دیا تو سویت ان میں طوفی آئے گی۔ قطعیوں نے ہر امر زحوم کے ہاں ماضی ہوئے اور اس سے ٹھنکی۔ کہ ہر امر ہم میں سویت عام ہو گئی ہے، لیکن جبہ کہ کسی حد وہی ہمارے غاصبوں پر آچکا ہے۔ دلائل کے بیانیہ کو دینا کہہ رہے ہیں تو چھوڑنے نہ دے جس کو کہہ دوں کی مدت گئی۔ کاش! آپ ان کی اولاد اس کو قیام دے رہے ہیں۔ تو اس نے علم دیا کہ وہ ایک سال بچہ کو دینا کہہ رہی ہیں اور ایک سال بچوں کو چھوڑ دیں۔ جب وہ سال ہوا جس میں بچوں کو دینا نہیں کیا جاتا تھا تو اس میں حضرت پادری علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ انہیں چھوڑ دیا گیا۔ جس سال وہ بچہ کو دینا کرتے اس سال حضرت مزیار علیہ السلام کی ماں حاملہ ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کے بطن میں جلوہ افروز ہوئے۔ جب وضع حمل کا وہ کیا تو بچے کے ہاتھ میں ٹھوکریں۔ جب جنم دیا تو اسے دلا دیا۔ پھر بچہ کی دایہ ایک ساعت بچے کے لیے پایا۔ ساعت کی گزری گذر گئی اور بچے کو اس میں رکھ دیا اور زحوم کے گھر کے قریب جا کر تو پتھروں کے دو میان سلور میں رکھ دیا۔ حضرت میرہ فرعون کی بیوی جس کی کوئلہ ہی ہلنے کے لیے ابھی بنی ہوئی تھے وہاں ثابت پایا۔ وہاں سے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں لے گئیں اور مکان یہ کیا کہ اس میں مل رہا ہے۔ جب بچے نے زنت کی تو حضرت آسیہ نے ایک پڑ بکھا۔ جب حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کی ظہر اس پر پڑی تو اس کے لیے رست کے جذبات پھیلے اور اس بچے سے محبت کی۔

جب حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے اس بچے کے بارے میں فرعون سے بات کی تو اس نے بچے کو دینا کہہ دیا اور دیکھا۔ حضرت آسیہ لگا رہی ہے کہ بارے میں فرعون سے ٹھنک کر رہی ہیں یہ اس تک کہ فرعون نے اسے چھوڑ دیا اور فرعون نے کہا مجھے خوف ہے کہ یہ بچہ بنی اسرا نکل کا ہو گا۔ اسی کے ہاتھ پر ہماری ہڈ کھٹ ہو گی۔ اسی شاہد میں کہ ایک روز حضرت آسیہ اس کے ساتھ کھیل رہی تھیں کہ وہ بچہ فرعون کو دیا اور کہا اے بچہ وہ یہ میری اور تیری آنکھوں کی خضک ہے۔ فرعون نے کہا یہ میری آنکھوں کی خضک ہے۔ حضرت عیساٰ علیہ السلام جس رضی اللہ عنہا نے کہا تا کہ وہ یہ بچہ میری آنکھوں کی خضک ہے تو وہ ہر وہ آپ پر ایمان لائے آئے لیکن اس نے اس سے انکار کر دیا۔ جب فرعون نے حضرت مزیار علیہ السلام کو پکڑا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی دلائی لگا پکڑ لیا۔ فرعون نے کہا دینا کہہ دے والوں کو لے آؤ یہ وہی ہے۔

حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس لڑکے کو کہ جس نے یہ میں ملے دے ایمان سے چھوڑا نہیں۔ یہ تو کچھ بچہ ہے۔ اس





وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اٰدَمُ عُوْصٰى اَنْ اَنْزِلْ بِرُضِيِّهِۦ ۖ فَاِنَّا جٰطَيْنَا عَلٰیۤهٖۤمَۤا لَقِيۤهٗۤنِ  
 اَلْیَمِیۡمَ وَلَا تَخَافِ وَلَا تَحْزَنْ ۗ اِنَّاۤ اَنۡزَلُوۡهُۤا لِیُبَیِّنَۤا وَیَعْلَمُوۡهُۤا مِنْ  
 الْمُرْسَلِیۡنَ ۝ فَالْتَفَکَۡةُ اِلٰی فِرْعَوْنَ لَیۡسَ کُوْنُ لَہُمۡ عَدُوٌّۭا وَحَرٰثًا ۚ اِنۡ  
 فِرْعَوْنَ وَفَاۡوِسَۃُۤہٗۤنِ وَجُنُوۡدُہُمَا کَانُوۡا خٰطِیۡئِیۡنَ ۝

اور ہم نے ابراہیمؑ کی ماویٰ کی والدہ کی طرف کراہے (بے مصلحت) اور وہ چاہتی رہا۔ پھر جب اس کے متعلق نہیں  
 اندیشہ رہا، حق تعالیٰ نے اس سے دریا میں اور نہ ہراساں ہونا اور نہ شک میں ہونا۔ یقیناً ہم لوگوں میں گئے، اسے خبری  
 طرف درجہ پانے والے ہیں، اسے ہر سولوں میں سے۔ پس (اور) اسے (مال لینے کے فرعون کے عہد والوں نے  
 تاکہ انہیں کفر) اور اس کا زہار یا مشرکوں کو دہم دینے۔ یقیناً فرعون، اس کا ہمارا اور اس کے دشمنی نظر آ رہے۔

ہام میں ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اَوْحَيْنَا اِلٰی اٰدَمُ عُوْصٰی یہ ہے، اللہ  
 تعالیٰ فرماتا ہے: ۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اس کا ایک ابراہیمؑ کیا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامع کیا۔  
 ہام میں ابی حاتم نے عبد بن حمید اور ابن کثیر رحمہما نے حضرت قتادہ اور مرثدہ سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ اس میں (۱۲)  
 ہام میں عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ اور مرثدہ سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ اس کی طرف (۱۳) اسے کاسط  
 یہ ہے کہ اس کے دل میں اس کا۔ یہ خبرت الیٰہی نہیں آپ کی والدہ نے اسے بھیج میں رکھا اور اسے سند میں بھیج دیا۔

ہام میں ابی حاتم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اسے کاسط میں حضرت موسیٰ علیہ  
 السلام کی طرف علی کی چپ آپ کی والدہ نے آپ کو جتنا چاہا اس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں خوف ہر اتوار  
 کاوت کے ساتھ کھڑی اور تاویلت کو سمجھ میں بھیج دیا۔ فرعون کی بیٹی نے ثابت کی طرف بطور کی جس اور اس کا مرض  
 تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پایا جبکہ آپ چلے گئے۔ اس نے اسے پکارا تو اسے مرض سے بھارت مل گئی۔

ہام میں ابی حاتم نے حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس سے قَوْلًا جٰطَيْنَا عَلٰیۤهٗۤمَۤا  
 کی یہ تفسیر ملتی ہے کہ جب تجھے خوف ہو تو میرے چڑھنے اس کی آواز میں گئے

ہام میں ابن کثیر نے حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر نقل کیا ہے کہ اس کی والدہ نے آپ کو بارگ میں  
 رکھا۔ وہ ہر روز ایک دن آپ کے پاس آتی اور آپ کو اور بچاتی اور ہر رات ایک دن آتی اور آپ کو اور بچاتی۔ یہ وہ  
 آپ کو کافی ہوتا۔ قَوْلًا جٰطَيْنَا عَلٰیۤهٗۤمَۤا وہ چاروں کے ہو گئے، چچے ہر اس سے زارہ وود کی خواہش کی۔ اللہ تعالیٰ کے  
 اس فرمان کا یہ مطلب ہے قَوْلًا جٰطَيْنَا عَلٰیۤهٗۤمَۤا لَقِيۤهٗۤنِ ۝











شَيْعَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ مِنْ عَدُوِّهَا قَوْلُكَ مُؤَسَّى لَقَضَى عَلَيْكَ قَوْلُ  
هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوُّ مُغْضٍ شَيْعَتِهِ ⑤

’اے شیعیانِ نبی! اسے (اس واقعہ پر) سے خبر ہو ہے تمہارے اس کے ہاں ہے۔ اسے آپ سے پہاؤں  
اور اذیتوں کو ہمیں اڑنے سے ہے یہ ایک ایسی ہیئت سے قہر لایا ہے اور اس نے دشمنی سے۔ جس کے  
سے بے کار آپ کو اس نے جو آپ کی جنت سے اس کے توجہ میں جو آپ کے دشمنی سے۔ اسے قہر سے قہر سے  
’مغضوب‘ ملامت علیہ السلام نے اس کو اور اس کا کام تمام کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ ان کی نکتہ سے ہوا  
ہے جبکہ دیکھا دشمنی ہے۔ یہ ہے ۱۔

۱۴۴ھ میں جو بارہ انہی کا نام جو جہان نے حضرت مدنی و سرحد سے روایت نقل کر ہے کہ ازروان اپنی سورت پر سوار ہوا۔  
اس کے پاس حضرت سہیل علیہ السلام نہ تھے۔ جب حضرت سہیل علیہ السلام آئے آپ کو بتایا گیا کہ چون تو سوار ہو کر چلا گیا  
ہے تو حضرت سہیل علیہ السلام اس کے پیچھے سوار ہو گئے۔ اسے قہر کے وقت لکھا جاتا ہے صاف کہتے۔ حضرت سہیل  
علیہ السلام صعب الثہار کے وقت ان داخل ہوئے جبکہ بارہ بندہ جو کچھ تھے رات میں کوئی بھی نہ تھا۔ لیکن وہ اس سے  
’اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ مِنْهُمْ لَكُنَّا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱)‘

’اے سہیل! یہ سہیل علیہ السلام نے سہیل بن امیہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ صاف ظہر کو داخل ہوئے۔  
اور سہیل بن امیہ ان سہیل علیہ السلام کے بارہ انہی کا نام ہے سہیل بن امیہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ  
صعب الثہار کے وقت سہیل علیہ السلام کے پاس سے گئے اور آپ قہر کر رہے تھے۔

۱۴۵ھ میں جب سہیل بن امیہ نے سہیل علیہ السلام کے بارہ انہی کا نام ہے حضرت قادیان سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت سہیل  
علیہ السلام پیر کو قہر کے وقت داخل ہوئے جبکہ بارہ بندہ جو کچھ تھے رات میں کوئی بھی نہ تھا۔ لیکن وہ اس سے  
(۲)

۱۴۶ھ میں جب سہیل بن امیہ نے سہیل علیہ السلام کے بارہ انہی کا نام ہے حضرت قادیان سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت سہیل  
علیہ السلام پیر کو قہر کے وقت داخل ہوئے جبکہ بارہ بندہ جو کچھ تھے رات میں کوئی بھی نہ تھا۔ لیکن وہ اس سے  
’اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ مِنْهُمْ لَكُنَّا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱)‘

۱۴۷ھ میں جب سہیل بن امیہ نے سہیل علیہ السلام کے بارہ انہی کا نام ہے حضرت قادیان سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت سہیل  
علیہ السلام پیر کو قہر کے وقت داخل ہوئے جبکہ بارہ بندہ جو کچھ تھے رات میں کوئی بھی نہ تھا۔ لیکن وہ اس سے  
’اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ مِنْهُمْ لَكُنَّا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱)‘

۱۴۸ھ میں جب سہیل بن امیہ نے سہیل علیہ السلام کے بارہ انہی کا نام ہے حضرت قادیان سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت سہیل  
علیہ السلام پیر کو قہر کے وقت داخل ہوئے جبکہ بارہ بندہ جو کچھ تھے رات میں کوئی بھی نہ تھا۔ لیکن وہ اس سے  
’اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ مِنْهُمْ لَكُنَّا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱)‘

ہم بانی سر فی سیدہ میں پیدا ہوئے ہیں اور اس کی حاکمہ سیدہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو  
دوایں ملے گی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام سے آگے آپ سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے  
یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہی فرمایا کرتے تھے۔ ۱۔

اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے  
یہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہی فرمایا کرتے تھے۔ ۱۔

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے  
یہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہی فرمایا کرتے تھے۔ ۱۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

الزَّحِيمُ

”اے میرے رب! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور میں نے اپنے آپ کو ظلم کیا ہے اور میں نے اپنے آپ کو ظلم کیا ہے۔“

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے  
یہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہی فرمایا کرتے تھے۔ ۱۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ

”اے میرے رب! میں نے اپنے آپ کو ظلم کیا ہے اور میں نے اپنے آپ کو ظلم کیا ہے۔“

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور اب یہ عیسیٰ علیہ السلام سے  
یہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہی فرمایا کرتے تھے۔ ۱۔





مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

وَجَاءَ سَجَلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَوَانِدِ يَسْأَلُ قَالَ يَسْأَلُ رَحْمَةُ الْمَلَا

يَأْتِيهِمْ وَيَكْفُرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُونَكَ فَأَخْرَجُ إِلَىٰ لَكَ مِنَ الْمَصْحُفِ فَأَخْرَجُ

مِنْهَا أَتْ بِمَا تَقْرُبُ قَالَ رَبِّ بِخَيْرٍ مِّنْ نَّقُورِ الظُّلُمِ

یہاں ایک نامی شخص کے دربار میں آئے اور کہا کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔

مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔ یہاں مذکور ہے کہ "مذکورہ بالا بیان میں مذکور ہے کہ"۔























موسم حرمین کا تھا۔ قہر کے لیے لگ رہی تھی۔ جب اسے کچھ تو کم سن کیا تو فک ہے ہو گیا۔ وہ اپنے کاؤنٹر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کمر والوں سے فرمایا: **اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَرْکَ الْفُحْشِ وَتَرْکَ الْفِجَافِ وَتَرْکَ الْبُخْلِ** مگر جس قدر کہ اسے پاس کوئی حرم نہ آؤں تو میں قہر سے اس تک نہ لے کر گیا کہ تم پر دروغ ہے یہاں کے لیے تاج۔

[illegible]

۱۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۲۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۳۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۴۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۵۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۶۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۷۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۸۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۹۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔  
 ۱۰۔ اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جملہ روئے کا منی شہاب قرار دیا ہے۔

[illegible]

۱۔ خطیب رحمہ اللہ نے حضرت دکتور محمد یقین الرحمن علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ فرمایا: جس کی قوم پر کفر ہو گیا، جس کی امید نیکوں کے لئے نہ رہی، امید رکھنے والے کو باکیہذا حضرت سوانی بن عمروؓ طیبہ السلام اتر گئے تھے کہ تم لوگو! تمیں وہابی پروتہ قریب کے مقام پر ملازم ہو چکے تھے۔

فَلَمَّا أَتَاهَا نُزِّلَ مِنْ شَرْحِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَتُوسَّ إِلَيَّ أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝





يَذَكُّ فِي حَبْرِكَ تُخَرِّجُ بِصَبْرٍ مِنْ قَدِيرٍ رُزْقٌ وَ ضَمُّ لِيكَ جَنَاحِكَ  
مِنْ الرُّهْبِ قَدْ يَكُنْ بِرُفَاتٍ مِنْ رَبِّكَ إِنْ يَدْعُونَ وَمَلَأَ بِهِ رِيقَهُ  
كَأَنَّا قَوْمٌ مَافِيهِمْ ۝ تَالِ رَبِّي أَنِّي كُنْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا خَافَ أَنْ  
يَقْتُلُونِ ۝ وَأَخْبَىٰ هَؤُلَاءِ مَوَاقِعَهُ مِيقَىٰ لَيْسَانَ قَاهِرٍ سَلَّمَ مِيقَىٰ  
جُذَيْفَةٍ ۝ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ۝ قَالَ سَأَسْأَلُ عَصَاكَ  
بِحَبْرِ ۝ وَ نَجْعُ لَكَ سُطُنًا فَلَا يَهْلِكُونَ ۝ إِنِّي كُنْتُ بِبَيْتِكَ أَتَسَاءَلُ  
مِنْ شَيْءٍ أَظْلَمُونَ ۝ لَكَ جَاءَهُ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ فَأَلْزَمْنَا  
هَذَا إِلَّا بِحَبْرِ مُفْتَرًى ۝ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا إِنْ يَأْتِيكَ إِلَّا زَلِيلٌ ۝ وَ قَالَ  
مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِآيَاتِنَا مِنْ عِنْدِهِ وَ مَنْ تَكُونُ لَهُ  
عَاقِبَةُ الْأُمَمِ ۝ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝

[illegible]





رمضان میں جس سال کا ہمارا حال تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری پہلی کتاب "فائدہ نیکان" جو جود (۱۹۷۸ء) میں لکھی تھی، اس میں بھی لکھا تھا کہ "تو جود میں یہ واقعہ تھا کہ میں نے حضرت مسیح و مریم علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔"

۱۴۱۱ھ میں منظرہ احمدی بنی عالم میں اس وقت حضرت مولانا محمد رفیع صاحب دہلوی نے "تفسیر قرآن" کی تفسیر میں لکھا ہے کہ "پانچ سو سال پہلے کہ وہ کی ہوئی تھیں۔"

۱۴۱۱ھ میں لکھی تھی، اس میں لکھا تھا کہ "تو جود میں یہ واقعہ تھا کہ میں نے حضرت مسیح و مریم علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔"

یہاں اس کا نام ہے "تو جود میں یہ واقعہ تھا کہ میں نے حضرت مسیح و مریم علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔"

یہاں اس کا نام ہے "تو جود میں یہ واقعہ تھا کہ میں نے حضرت مسیح و مریم علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔"

فَاَخَذْنَاهُ وَجُودًا فَقَبِلْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَلَا تُظْهَرُ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ  
الْقُلُوبِ ۝۱۰ وَجَنَّاهُمْ اَيْمَةً يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا  
يُصْرَفُونَ ۝۱۱ وَ اَلْبَعَثْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هُمْ وَاوَن  
الْمُتَّوْبِينَ ۝۱۲

"پس ہم نے لکھا لیا اسے اور اس کے لشکریوں کو لکھ بچتے دیا اور اس میں لکھا تھا (جہاں تک) احیاء اور علم، حشر کے دنوں کا۔ اور ہم نے لکھا تھا کہ اس کے پیچھے جیسا کہ وہ ہے (یہ سوئے ہوئے) اور اس کے طرف اور وہ مشران کی خدمت کی یا نہ کی اور ہم نے اس کے پیچھے اس کو یہ بھی لکھا تھا کہ وہی مکتوب کے دن بھی اس کو لکھا تھا کہ وہی مکتوب کے دن بھی لکھا تھا۔"

یہاں اس کا نام ہے "تو جود میں یہ واقعہ تھا کہ میں نے حضرت مسیح و مریم علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔"

ماں کے لئے دعا کرتے ہوئے کہ وہ - رخصت ہو کر اپنے گھر کے لوگوں کے پاس پہنچے اور وہاں پر  
 وہاں کے لوگوں کے لئے دعا کرتے ہوئے کہ وہ - رخصت ہو کر اپنے گھر کے لوگوں کے پاس پہنچے اور وہاں پر  
 وہاں کے لوگوں کے لئے دعا کرتے ہوئے کہ وہ - رخصت ہو کر اپنے گھر کے لوگوں کے پاس پہنچے اور وہاں پر

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمْ وَصِيَّتِي لَعَلَّكَ تَتَّقُونَ  
 اے موسیٰ! میں نے تجھے اپنے ہاتھوں سے کتاب دی ہے کہ نہ کوئی اور خدا ہے سوائے میرے تو میری تعلیم کر

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمْ وَصِيَّتِي لَعَلَّكَ تَتَّقُونَ

لِيَأْمُرَ بِالصَّالِحَاتِ وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَذِكْرِ اللَّهِ الْكِبَارِ ۚ

تو کہ وہ لوگوں کو نیک کاموں کی طرف راغب کرے اور برائیوں سے روکے اور تاکہ وہ اللہ کی یاد سے ڈرے

لِيَأْمُرَ بِالصَّالِحَاتِ وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَذِكْرِ اللَّهِ الْكِبَارِ ۚ

میں نے موسیٰ کو کتاب سے پہلے بتا دیا کہ نہ کوئی اور خدا ہے سوائے میرے تو میری تعلیم کر  
 اے موسیٰ! میں نے تجھے اپنے ہاتھوں سے کتاب دی ہے کہ نہ کوئی اور خدا ہے سوائے میرے تو میری تعلیم کر  
 اے موسیٰ! میں نے تجھے اپنے ہاتھوں سے کتاب دی ہے کہ نہ کوئی اور خدا ہے سوائے میرے تو میری تعلیم کر

لِيَأْمُرَ بِالصَّالِحَاتِ وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَذِكْرِ اللَّهِ الْكِبَارِ ۚ

تو کہ وہ لوگوں کو نیک کاموں کی طرف راغب کرے اور برائیوں سے روکے اور تاکہ وہ اللہ کی یاد سے ڈرے

لِيَأْمُرَ بِالصَّالِحَاتِ وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَذِكْرِ اللَّهِ الْكِبَارِ ۚ

تو کہ وہ لوگوں کو نیک کاموں کی طرف راغب کرے اور برائیوں سے روکے اور تاکہ وہ اللہ کی یاد سے ڈرے

وَقَدْ كُنْتَ يَجَانِبَ آلِ فِرْعَوْنَ إِذْ قُضِيَ أَنَّهُ مَرُورٌ عَلَيْكَ

تو کہ تیرے پاس فرعون کے گھرانے کے لوگوں کے گزرنے کا وقت تھا

ثَابِتِينَ ۚ وَاللَّهُ نَاقِرٌ ذُو قُنُطُلٍ ۚ وَلِأَعْلِيَهُ الْعَمْرُ ۚ وَمَا كُنْتَ

ثَابِتِينَ ۚ وَاللَّهُ نَاقِرٌ ذُو قُنُطُلٍ ۚ وَلِأَعْلِيَهُ الْعَمْرُ ۚ وَمَا كُنْتَ

ثَابِتِينَ ۚ وَاللَّهُ نَاقِرٌ ذُو قُنُطُلٍ ۚ وَلِأَعْلِيَهُ الْعَمْرُ ۚ وَمَا كُنْتَ

ثَابِتِينَ ۚ وَاللَّهُ نَاقِرٌ ذُو قُنُطُلٍ ۚ وَلِأَعْلِيَهُ الْعَمْرُ ۚ وَمَا كُنْتَ

ایسا کہ وہاں سے وہاں کے لوگ آئے اور آپ ان کے لئے فرماتے تھے کہ چاہے کیا ہو  
میں ان کے لئے فرماتے ہوں کہ ان کے لئے فرماتے ہوں۔

اور وہ لوگ کہ وہاں سے وہاں کے لوگ آئے اور آپ ان کے لئے فرماتے تھے کہ چاہے کیا ہو  
میں ان کے لئے فرماتے ہوں کہ ان کے لئے فرماتے ہوں۔

وَمَا تَشَاءُ فِي حَيْبِ الْقُدْرِ ذُنَادِيَا لَكِنْ نَحْصَةُ قُرْبِكَ لِيَسْتَبْرَأَ  
قَوْمًا مَا أَشْكُهُ مِنْ نَفْسِي يَوْمَ قَبْلِكَ تَعْلَمُهُمْ يَسْتَبْرَأُ كَرِهَتْ

”اور آپ (کی قسم) اے اللہ کے بندوں میں سے جسے آپ نے چاہا ہے کہ وہ اپنے  
قوم کے لئے فرماتے ہو کہ ان کے لئے فرماتے ہو۔“

اور وہ لوگ کہ وہاں سے وہاں کے لوگ آئے اور آپ ان کے لئے فرماتے تھے کہ چاہے کیا ہو  
میں ان کے لئے فرماتے ہوں کہ ان کے لئے فرماتے ہوں۔

اور وہ لوگ کہ وہاں سے وہاں کے لوگ آئے اور آپ ان کے لئے فرماتے تھے کہ چاہے کیا ہو  
میں ان کے لئے فرماتے ہوں کہ ان کے لئے فرماتے ہوں۔

اور وہ لوگ کہ وہاں سے وہاں کے لوگ آئے اور آپ ان کے لئے فرماتے تھے کہ چاہے کیا ہو  
میں ان کے لئے فرماتے ہوں کہ ان کے لئے فرماتے ہوں۔

اور وہ لوگ کہ وہاں سے وہاں کے لوگ آئے اور آپ ان کے لئے فرماتے تھے کہ چاہے کیا ہو  
میں ان کے لئے فرماتے ہوں کہ ان کے لئے فرماتے ہوں۔







بَدَّاهُمْ لِعَذَابِنَا مِنْ عَذَابٍ قَلِيلًا أَلَدِيْ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۖ أَكَلَهُ  
يَكْفُرُوْنَ بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٌ مُّزْجَرٌ وَقَسْوَرٌ  
يَكْبَىٰ لَكُمُ الْعَذَابُ مِنْ قِبَلِنَا أَمَّا هَٰؤُلَاءِ فَمَا كُنُوْا لَهُمْ ۖ هَٰؤُلَاءِ مِنْهُمْ  
أَشْرَعُ ۚ إِنَّ كُتُبَكُمْ فِیْهِ ۖ وَإِنْ لَمْ يَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ ۚ ثُمَّ يَتَّبِعُ  
أَخْوَاهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن تَبْلُوْهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنْ أَمْرِ اللَّهِ ۚ إِنَّ  
اللَّهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ ۝



















اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ  
بِالْمُتَّبِعِينَ ﴿٢٠﴾













اور میں نے آسمان میں اور زمین میں ہر جگہ پر تم کو ابھار دیا ہے۔

اور میں نے اپنی طاقت سے آسمان کے تختہ کو اور زمین کے تختہ کو اور ہر جگہ پر تم کو ابھار دیا ہے۔

اور میں نے اپنی طاقت سے آسمان کے تختہ کو اور زمین کے تختہ کو اور ہر جگہ پر تم کو ابھار دیا ہے۔

تَلْكَ أَمْرُهُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَنْتَكُمْ آيِلَ مَرَّ صِدًّا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مِنْ  
الَّذِي كَفَرَ اللَّهُ بِكُمْ بِبَيِّنَاتٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ۝ قُلْ أَمْثَلُكُمْ إِنْ جَعَلَ  
لَهُ عَذَابُهُ النَّهَارَ مَرَّ صِدًّا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ مِنْ اللَّهِ عَزِيزٌ ذُو بَأْسٍ  
بِغِيْبٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْهَرُونَ ۝ وَمِنْ تَرْجُمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ آيِلًا  
لنَّهَارٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ وَتَسْمَعُونَ مِنْ فَضْلِهِمْ وَتَعْلَمُونَ تَسْكُنُونَ ۝ وَ  
يَوْمَ يَمَازِيهِمْ فَتَقُوْا أَيْنَ شُرَكَائِي الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ وَ  
تُرْغَبُ مِنْ كِبَى أَمْوَالِهِمْ فَنَقْضُوا بَرَأَئِلَهُمْ فَلْيَكْفُرُوا إِنْ أُنْزِلَ  
وَقِيلَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْكُرُونَ ۝

آج کل یہ حالات دیکھ کر یہ سمجھنا کہ یہ کون سا قوم ہے جس نے یہ کفر کیا ہے۔











۱. رہنما کا کردار ہے کہ اللہ کے بڑے فضائل پر مباحثہ کرے۔

۱۔ چونکہ ہم سرحد سے آگے تشریف لے رہے تھے اس لیے کہ وہ علاقہ بھی تھا جس سے ہم نے  
۲۔ اس وقت کے سرحد کے حالات کا احاطہ کیا اور اس وقت کے

[illegible]

وہ جب اپنی والدہ ماجدہ سے ملا تو اس نے کہا: "اے اللہ! میں نے اپنے والدین کو کھانا کھانے کے لئے بھیجا تھا مگر وہ کھانا کھا کر مر گئے۔" اس نے کہا: "اے اللہ! میں نے اپنے والدین کو کھانا کھانے کے لئے بھیجا تھا مگر وہ کھانا کھا کر مر گئے۔" اس نے کہا: "اے اللہ! میں نے اپنے والدین کو کھانا کھانے کے لئے بھیجا تھا مگر وہ کھانا کھا کر مر گئے۔"

ام مہدیہ بنی احمد رہے اللہ کے دہرہ میں حضرت مسیح موعودؑ رہا ہے۔ یہ نقل کی ہے۔ یہاں کا مہدیہ بنی احمد ہے۔

۱۰۔ جب یہ میدان انہی کے لئے رہا تو انہی کے لئے یہ میدان بھی بن گیا۔

۱۰۔ نہ ہاں نہ کر کے ۔ سب سے پہلے دیکھو کہ یہ تو کیا ہے ؟

اور عہدِ مرقیہ میں ہی عہدِ تنہا اور الہی اپنا حاکمِ مجسم اللہ نے انھیں عطا کر دیا ہے یہ تو اس قدر قریب ہے کہ  
انھیں عورتوں کے علاوہ شریک ہیں۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سب کے سب چھوڑ جائے گا اور حضور میں داخل ہوئے گئے ہیں اور  
سے اس کی تکمیل کے لئے۔ اور یہی وہی ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے ہے۔ 2

نامہ خیراں! ایشیائی حاکم، برصغیر کے حضرت محمد رسول اللہ سے یہ تعلق کیسے کر لیا؟ یہ تو توہینِ محمدیہ ہے۔  
 حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔  
 یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔  
 یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

ایک بار میں نے ان کے پاس جا کر ان سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم لوگوں کو

نحوہ کی پہلی بات، اور پھر ان کی اپنی سولہ تاریخیں تھیں اور ان پر مصدقہ کی ایک دستخط ہے۔ یہ سب ہے۔

[illegible]

ہام معین، منصور، شہر، سید، در، منہ، در، ہم، الہ، کے، دے، ۔۔۔، اجتماعی، رسالت، سے، روایت، عمل، کی، ہے، کہ، روایت،  
در، منہ، کے، پڑے، ہیں، ان، قوم، کی، طرف، سے، ۔۔۔

اس وقت اپنی ماتم و مرگ کے وقت پر یہ عالم و سر حالت راحت و غفلت کے دور میں رہا اور اس وقت پر  
محضر کی مرگ کے لئے تھے۔ پھر وہ ان کو جس تک محضر کی مرگ دیکھا گیا۔

مہر علیہ بن حمید اور ابن ابی حاتمہ رحمہما اللہ نے سفر سے قبل درمہ لکھ کر داریت قتل کی کہ وہ اجاد شہر سے مرگئے۔  
 اور اس سے یہ بات ذکر کی کہ وہ اجاد مرگئے، چاکر اس پر غصہ اتنی پرہیزگار کے لئے اس سے تیار اور عید پر  
 پر تھے۔ چاکر اس پر اس کی کفر کی گواہی دے کر تھکے۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

وہ اپنے ہر لمحہ رعب کی زد میں رہتا ہے۔ اس کی ہر حرکت پر اس کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ وہ اپنے ہر لمحہ رعب کی زد میں رہتا ہے۔ اس کی ہر حرکت پر اس کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ وہ اپنے ہر لمحہ رعب کی زد میں رہتا ہے۔ اس کی ہر حرکت پر اس کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1



جاتا۔ گارون نے اسے کہا کہ تو پسند کرتی ہے کہ میں تجھے ہلاک کروں، اور اپنا گھر لوں گے، ساتھ ساتھ وہ اس شرط پر کہ تو میرے پاس اس رات اسے ایک نئی دھڑا نکل کے سرور میرے پاس سوجھ بوجھ اور تو مجھے اسے گارون، یا تو سوئی کو مجھ سے صحت کب کب کا؟ میں نے کہا جی ہاں، جسے چاہے تیار ہوں۔ وہ کہہ لایا کہ میں نے تجھے اور اس کے پاس بند کر دیا۔ اس نے عورت کو گالیاں دے کر اسے تو اس کے پاس سے نکل کر گئی۔ اگلی صبح اس نے دلی کو بلا لیا اور اسے بتا دیا کہ تو نے اسے دیا۔ اس نے کہا کہ میں اس سے نصیحت دیتی تو نہیں پائی کہ میں نے اسے نہیں کو جھگڑا دیا۔ رسول اللہ کی اس کا اظہار کروں۔ یہی صورت نے کہا کہ عورت نے میری طرف پیغام بھیجا کہ کیا تو پسند کرتی ہے۔ میں تجھے ہلاک کروں اور اپنی عورتوں میں شامل کروں اس شرط پر کہ تو میرے پاس آئے ہو کہ نئی عورتوں کے سرور میرے پاس کروں اور تو یہ کہے کیا تو میری کو مجھ سے نہیں دے کے گا۔ آج میں نے اس سے اصرار تو نہیں کیا کہ میں نے اس کے وطن کو مٹا دیا اور رسول اللہ کی رات کا اظہار کروں۔ گارون نے اسے ہاتھ بٹھا دیا اور اسے چھوٹا کر دیا کہ وہ چلے گا۔

لوگوں میں یہ بات پھیل گئی یہاں تک کہ خبر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سخت غضب والے تھے جب یہ خبر آپ تک پہنچی تو آپ نے وضو کیا، نماز پڑھی، بعد کیا اور دوسرے کو کہا کہ میرے رب خیر اور میں نے انہیں دیا، ہر چہ چند چیزوں کا ذکر کیا تو انہوں نے اسے درود پہنچا کہ میری برصوفی کا اور اگر کہہ دے میرے رب مجھے اس پر سزا کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف سے اس کی کریمان کو جو چاہے عزم دے وہ تیری اطاعت کو سب کی عظمت موسیٰ علیہ السلام کا دین کی طرف آئے۔ جب تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو، کھانا تو آپ کے چہرے سے فضا کو پھانسا، یہ کہ اسے موسیٰ تک پڑ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے انہیں بچا لے۔ اس کے گھر میں لڑکا ہوا تھا، اسے دیا۔ اس کے ساتھیوں کو اپنے اندر اصرار کیا ہوا تھا۔ ان کے اندر یہ عجب ہو گئے، ان کے گھر میں ان کے دربار میں میری شخصیت گئے۔ گارون نے کہا کہ موسیٰ انہیں پرہیز کر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں انہیں بچا لے۔ ان میں سے اس کے گھر اور اس کے ساتھیوں کو نکل گئی۔ جب دشمن اسے نکل گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ موسیٰ تو کتنا خفا دل سے میری عزت کی قسم اگر وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اس پر رحم کرتا۔ بلکہ ان کو دینا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ میرے بعد میں جس (مے کسی کی بات سے) میں اس کی بات نہیں کروں گا۔

اور فریاد نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے اسے نکل کر آپ سے اسے بچا کر اس کی طرف رہنا دیا۔ اور اس میں باقی تمام حضرت قنبر اور مراد کی سند سے ابو یوسف سے اور وہاں جب سے روایت نقل کرتے ہیں: غاروں اور اس کی تو مگر ہر روز مسلمان کی راحت کے برابر دھار دیا جاتا ہے وہ وہاں میں نہایت تریں جو کہ قیامت تک نہیں پہنچے گا۔ اور عبد بن حمید اور اس باقی تمام رحمہ اللہ نے حضرت قنبر سے روایت نقل کی ہے کہ وہ سنا ہے یہ بات گئی ۱۰۰۰ اے، اور نہ براہین میں سب دھار ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ وہاں میں کہانیاں تک تو مت تک نہ پہنچے۔ ہاں اس میں اور مسلمان نے حضرت لہر، جو جمع حدیث لے اسی کی شکل روایت نقل کی ہے۔

























اِنْ تَكْتُمُوْا الَّذِيْ كَذَّبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَي الرَّسُوْلِ اَنْ يَنْبِذَهُ  
 لِنُجُوْنٍ ۝ اَوْ لَمْ يَدْرَا كَيْفَ يَبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَيْفَ يَكُوْنُ لَكَ اِنْ ذٰلِكَ  
 عَلَي اللّٰهِ يَسْتَعِيْزُ ۝ قُلْ وَسَيَّرْ وَاِنِ الْاَرْضُ لَفِيْ اَيْدِيْهِمْ لَكَيْفَ يَدَّ الْخَلْقُ  
 ثُمَّ اللّٰهُ يُخَوِّسُ السَّاعَةَ الْاٰخِرَةَ ۝ اِنَّا لِلّٰهِ عٰلٍ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يَحْلِبُ  
 مِنْ يَّسَّاءٍ وَيَرْحَمُ مِنْ يَّسَّاءٍ ۝ وَالْيَدِ يُّفْلِكُنَّ ۝ وَمَا اَنْتُمْ  
 بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ دُوْنِ  
 لَا يُعْسِرُ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَا اَيُّهَا اللّٰهُ وَلِقَا يَوْمٍ اُولٰٓئِكَ يَبْسُوْا مِنْ  
 رَّاحَتِيْ ۝ اُولٰٓئِكَ لَنْتُمْ مَقٰبِلَ اَيْدِيْهِمْ ۝ لَمَّا كَانَ جَوَابُ قَوْمِهِ اِلَّا اَنْ  
 قَالُوْا اٰتِنُوْا اَوْ حَرْقُوْهُ فَاَنْجَسَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاِيْمَانِ ۝ اِنْ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةٌ  
 لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدًّا  
 بَيِّنْتُمْ فِي الْخَبْرِ ۝ لَتُنْفِئَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَكْفُرُ  
 بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ ۝ وَمَا مَلِكُكُمْ اَنْتُمْ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَّصِيْرِيْنَ ۝ فَاَمِنْ لِّطَلُوْطٍ  
 ۝ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۝ اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَرَعِبَتْ لَهٗ  
 اَرْضُهَا وَيَقْرُبُ وَجَعَلْنٰ فِيْ ذٰلِكَ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ اٰتَيْنَاهُ الْاَهْرَاقَ فِي  
 الدُّنْيَا ۝ وَرَاٰهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمَّا صَالِحٌ

”اور میری قوم کو یاد کرو جب آپ نے فرمایا اپنی قوم کو کہ مہادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس سے اصراف نہ کرو یہی  
 بھڑے تہارے لیے اگر تم (حقیقت کو سمجھتے ہو۔ تم تو پوچھا کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جنوں کی اور تم  
 گمراہ کرتے ہو نہ جھوٹ۔ چنگ جن کو ہم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ ایک نہیں تمہارے روق کے۔ پس  
 طلب کیا کرو اللہ تعالیٰ سے روق کو اور اس کی مہادت کیا کرو اور اس کا شکر بجا کر کہ اس کی طرف تم لوگ جلا  
 کے اور گرم چھلاتے ہو (چوکنی غی بے نہیں کہ چھلایا (اسے نبیوں کو) جن اسٹری سے بھی جو تم سے پہلے



موت کے بعد دوبارہ غلام ہے۔ قزوینی سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ہے۔ قاضی شافعی نے اس کا ترجمہ  
 کہنے سے یہ ہے جسک انہیں کھنکھانے کی طرح پوری کر کے لیے اور اللہ تعالیٰ کا فریضہ قائل۔ لکن انھوں نے کہا ان  
 انہو اولاداً عوداً بیتیکم فی الحیوۃ الدنیا اسول سے یہاں وہ اس لیے مانتے تھے کہ یا کی زندگی میں نہ کا بعد سے صل  
 کر رہیں تو یہ قبیحہ کفار بے شک تھے۔ لیکن بعد ازاں یہ قبیحہ یا کی مروتی قاعرت میں دھسی ہو جائے گی مگر شیعیں کی  
 دوستی قائم رہے گی لہذا یہ کفار مانتے تھے کہ وہ میرا اسلام لے آئی نہ بعد میں رسول اللہ اپنی پہچان پائی۔ کتب سے  
 جہت کرنے والا اور بھی سوا کہ جس نے نام کی طرف ہجرت کر کے وہاں وہاں آجئے آجئے اللہ تعالیٰ ابراہیم سے عہد قائم کر  
 صالح اور بھی غیر تو اس میں سے کوئی مت بھی نہیں۔ کیسے کا مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا نام لے کر رکھا۔ ۱۶۱

امام میرزا جید در اللہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتے تھے انھوں نے انکسرت سے  
 ساتھ چلے گئے۔ زکاتاً خیرۃ صومعہ اور توبہ کے ساتھ۔ بیویں کو معصوم ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ کسب سے حضرت علی مرتضیٰ سے  
 سے چوچہ کو کلائی کے سہارے بنا کر چھڑا کر دیا گیا ہے۔ ان فرمایا میں تمہیں قلم نہیں دے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کو پہنچا کر بتاؤ۔ چوچہ  
 ہو کر رو چھڑا سکتا ہے تو کھڑا ہو کر چھڑا دیتا ہے۔ پڑھنا دیتا ہے۔ یہی کر چاہا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ انھوں نے انکسرت سے  
 بعد زندگی ہے اس سے مراد دوبارہ غلام ہے۔ ۱۶۲

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ انھوں نے انکسرت سے  
 بعد زندگی ہے اس سے مراد دوبارہ غلام ہے۔ ۱۶۲

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ انھوں نے انکسرت سے  
 بعد زندگی ہے اس سے مراد دوبارہ غلام ہے۔ ۱۶۲

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ انھوں نے انکسرت سے  
 بعد زندگی ہے اس سے مراد دوبارہ غلام ہے۔ ۱۶۲

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ انھوں نے انکسرت سے  
 بعد زندگی ہے اس سے مراد دوبارہ غلام ہے۔ ۱۶۲

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ انھوں نے انکسرت سے  
 بعد زندگی ہے اس سے مراد دوبارہ غلام ہے۔ ۱۶۲





يَتَّقِيْهُمْ وَصَائِيْهِمْ ذُرَّهَا وَتَالُوْا اِلَّا تَتَّقُوْا وَلَا تَحْشُرُوْا اِذَا  
مُسْجُوْكَ وَاهْلَكَ اِلَّا اَمْرًا تَكَّ كَانَتْ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ رَقِّ مُنْذِرُ لُوْنٍ  
عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ لَقَرْيَتِهِمْ جَزَا لِمَنْ الشُّهُوْبَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَلَقَدْ  
كُنَّا مِنْهَا اٰيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ ۝

نور (ہم نے) لوہ کو رسول اور بھیج دیا ہے اس نے اپنے قوم سے کہا تم میں سے کسی سے دین کا اور کتاب کرنے پر کہ  
بھی چل کی تم سے اس نے دین کی طرف کسی قوم سے یا میری یا تمہاری رے سحر دین کے ساتھ اور  
دائے ڈانے یا عام رستوں اور جی کئی مجلس میں نہا کرنے یا جو نہیں تھا کوئی جواب آپ کی قوم سے  
پس انکو دس کہتے ہیں سے کہا ہے لوہا لے آؤ سمجھاؤ انکا عذاب اگر تم (پہنچو) میں (پہنچو)۔ آپ نے  
عرش کی میرے ایک اندر میری ان ساری لوگوں کے ساتھ میں اور جب آئے ہمارے فرشتے ابراہیم علیہ  
السلام سے پس اس کو خبر لی کہ انہوں نے قادیان کے محلہ میں آئے دے پس اس گاؤں کے باشندوں کو جنگ  
پراس سے بے دے دے عالم تھے۔ آپ نے یہاں میں لوہ بھی رہتے ہے۔ فرشتوں نے عرش کی میری  
جاتے ہیں جو دین رہتے ہیں ہم ضرور پہنچیں گے دے اور اس کے گھر والوں کو اسے اس کی صورت کے وہ  
پچھے رو جانے والوں سے ہے اور جب آئے ہمارے فرشتے لوہ (عبد السلام) کے پاس تو اسے غور دہرے  
ن کی آئے۔ اور اس تک جوئے اور انہیں پریشان دیکھ کر فرشتوں نے کچھ نہ فرمایا اور نہ ہیروں ہر  
کلمات دینے دے میں تھے اور میرے کہہ دے اسے تھرا دینی بیوی کے وہ پچھے راجہ کے ماحول میں ہے۔ جنگ  
ہم اتھوئے والے پس اس سختی کے باشندوں پر عذاب آسکتا ہے اس وجہ سے کہ وہ انرا کیا یا کیا کرتے تھے  
اور جنگ ہم سے ملتی رہے وہ سختی کے کہہ اسخ۔ ہمارے لوگوں (کہ جرات) اسے ہے جو کھنڈ پیر۔

امام ربانی قاضی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت امیر دین محمد اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ جل جلالہ سے مراد وہ ہے جس پر  
مسافر گزرے مسافر اسے مکمل ہوتا ہے جس پر روزہ کڑا لیتے اور اس کے ساتھ وہی نبیٹ عمل کرتے۔

امام الکبیر جعفر صادق رحمہ اللہ اور حاتم رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس کی مجلس کہ ہے جن میں مجلس میں۔ (۱)

فریابی عالم احمد، عبد بن عبد، ام زمری اور ام زمری نے سے منقول فرمایا، ابن ابی ابراہیم نے "کتاب التفسیر  
میں انہی میں ابن ابی ابراہیم، ابن ابی حاتم، اسحاق نے سند میں ابن ابی حاتم (جیکہ حاکم نے سے صحیح قرار دیا ہے) ابن ابی حاتم  
حاتم ابن عبد بن ابی حاتم نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ام ابی حاتم علیہ السلام رحمہ اللہ سے

روایت نقل کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جہاں اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تو وہاں لایا دیکھتے تھے کہ یہ امر ہے  
فرمایا اور اس میں بھی مسائل کو نکلا جو سامنے آئے اس سے مداحی کرتے ہیں (۱۵)

۱۵۔ اس امر پر حضرت علامہ نے حضرت علامہ کے ہاتھ لگائی ہے کہ حضرت سیدنا امیرؓ کے ہاتھ سے  
۱۵۔ یہ اللہ تعالیٰ سے۔ اس میں سے بھی مراد ہے۔

۱۶۔ اس میں مراد یہ ہے کہ حضرت امیرؓ نے حضرت امیرؓ کے ہاتھ لگائی ہے کہ حضرت سیدنا امیرؓ کے ہاتھ سے  
نکلا دیا ہے۔ ایک آدمی نے کہا مجھے اس قسم کی بات سے کافریہ۔ حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں کی عقلیں مجھ  
اور اس کے من پر ہوتی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ کی حد سے بھی بڑھ کر نکلا دیا ہے۔

۱۷۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۱۷۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۱۸۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
۱۸۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۱۹۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۲۰۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
روایت نقل کی ہے کہ التکلیف مراد کو کرنا (اور اس میں کرنا) ہے۔ (۱۵)

۲۱۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
۲۱۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۲۲۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
۲۲۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۲۳۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
۲۳۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۲۴۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
۲۴۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۲۵۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
۲۵۔ امیرؓ بن امیرؓ، رسول اللہ ﷺ سے حضرت امیرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

۱۔ محمد بن عبد اللہ بن عمر بن الخطابؓ، صحیح مسلم، ۱/۱۳۰، رد المحتار، ۱/۱۳۰

۲۔ لکھنؤ، ۱۳۰۰ھ، ۲۰/۱۳۰، رد المحتار، ۱/۱۳۰

۳۔ رد المحتار، ۱/۱۳۰

۴۔ رد المحتار، ۱/۱۳۰

ایک ہی وقت سے سر اور دو ہاتھ میں جو ان پر نہ سائے تھے۔ اھتدی نے ایسے ہی رہا۔

۱۱۔ اہم بابی، مجہد نے جہاد میں جرم میں حصہ لینے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ (۱۱)

وَالْمَدِينِ أَحَافَهُمْ شُعْبًا فَقَالَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ وَالرَّجُلُ الْيَوْمَ  
لَا جُرْ وَلَا تَقْتُلُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۖ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمْ  
الزُّبَّةُ فَأَصْرَحُوا بِأَيَّامِهِمْ جُثِمِينَ ۖ وَقَالُوا ذُكِرُوا وَقَدْ بَيَّنَّ لَكُمْ  
مِنْ مُسْكِنِهِمْ ۖ وَرَأَيْنَا لَهُمُ الشَّيْطَانَ أَهْبَاءَهُمْ قَصْدَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ  
وَكَانُوا مُسْتَهْزِئِينَ ۖ وَقَالُوا وَنُفِرَ عَنَّا فُلَانٌ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ  
مُؤْمِنٌ بِالْغَيْبِ فَلْيَسْتَكْبِرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا اسْمِقِينَ ۖ فَاكْلًا  
أَخَذُوا مِنْهُمْ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ  
أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ حَسَفْنَا بِوَالِ الْأَرْضِ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ  
أَخْرَجْنَا ۖ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

۱۲۔ (۱۲) اہم بابی، میں نے پہلے شعب بن علیہ السلام کو آپ نے کہا اے میری قوم احداث  
کرو اللہ تعالیٰ ان اور اسید کو بھیجے گا۔ اے وہاں کی اور ملک میں منہ خدا پر نہ کر۔ پھر انہوں نے آپ کو  
جھٹلایا تو آپ انہیں زکریٰ (کے بھائی) نے۔ جس کی بیوی تھی وہ اپنے گھروں میں گھنٹوں کے بل کرے پڑے  
تھے۔ اور (ہم نے ہر ایک کو) ہار دیا اور وہ لوگوں کو اور دشمن ہیں تمہارے لیے ان کے حکام تھے۔ اور آواز دیا انہوں  
کے لیے شیطاں نے ان کے (برے) اعمالوں کو اور روک لیا انکے (برے) راستے (میں) ان کے لیے کھلا رکھا۔  
تھے۔ اور (ہم نے ہلاک کر دیا) قانون فرعون اور یہاں کو اور بلا شہر لکھ دیا۔ ان کے پاس سوئی رہی  
وہ لوگوں کے ساتھ بل بھی اور وہ غمگین رہے۔ رہے زمین میں اور وہ (ہم سے) آگے بلا دے دے نہ تھے۔  
میں یہ (میں) کو ہم سے بلا دے ان کے حکام کے، حق۔ جس میں میں سے بعض پر ہم نے پتھر برسائے اور ان  
میں سے بعض کو یہ شہر جو کہ نے اور بعض کو ہم سے فرقی کر دیا زمین میں۔ اور بعض کو ہم نے (اور یہ میں) کو  
دیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ اس پر ہم سے بلکہ حاکمانی یا ان پر ظلمنا کرتے رہے تھے۔

۱۳۔ اہم بابی، میں نے جہاد میں حصہ لینے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ (۱۳) حضرت جہاد و صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت







































کتابت خود کو، تا کہ رسول اور انصار پر خاصہ توجہ برکے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ساتھی  
 سے بچی بات لگی ہے۔ تو مشرکوں نے کہا کیا تو پسند کرتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ شرفا کا لگیا؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 نے اپنے اہل حق کے صحابہ ایک مدت تک کھڑے رہے۔ ابھی وہی غالب نکلیں تو۔۔۔ تھے کہ مدت چوں ہو گئی۔ یہ خبر ملی  
 کہ یہ ہماری طرف سے کوئی بات ہے تو ان سے یہ کہہ دیا کہ آپ سے اسے نہ پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 سے فرمایا کہ تم میرے آپ کو دیکھ کر کہو کہ یہ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کی خدمت کے لیے۔ فرمایا اسے حضور  
 میں حاضر ہو کر دعا دعا و سوال ہی نہ ماندا۔ حضرت ابو بکر صدیق سے کہ اس شریف نے کہا کہ وہ خود شرفا کا لگے میں تمہیں  
 دلچسپی ہے بلکہ۔ دوسری شرط بھی شرط ہے بجز ہو گئی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ ابھی وہاں نہیں گزرتے تھے کہ وہی ابو بکر  
 پر غالب آئے اور انہوں نے اپنے گھوڑے اس میں باندھے اور درمیان کافر بنایا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ  
 شرط کا اہل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جلیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حرام ہے۔ سے حدت کر دے۔

امام ترمذی (رحمہ اللہ) میں مذکور ہے کہ اسے صحیح اور باطل میں امتداد تھی اسے انفراد میں خبر الی ایسے مرد و عورت و انجمن سے دلائل میں  
 بتائی کہ صحابہ نے ان شعبہ اہل ایمان کو حضرت یسار بھی کرم علی و حر اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی  
 دوسرا پہلی راویوں پر غالب رہے تھے۔ مسلمان یہ پہنچ کر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غالب رہیں کیونکہ دونوں اہل کتاب  
 تھے۔ سوار سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **يَوْمَ يُنْفَخُ الْفُجَاءُ لِلْكَافِرِينَ**۔ جب کہ قرآن یہ پسند کرتے تھے کہ پہلی  
 غالب آئیں کیونکہ یہ دونوں دراصل کتب تھے اور دعویٰ قیامت پر مبنی رکھتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل  
 فرمایا تو حضرت ابو بکر صدیق اس کا حال کرنے کے لیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اٹھ کر پیش کیے کچھ لوگوں سے حضرت ابو بکر  
 صدیق سے کہ یہ ہمارے لڑتے ہیں۔ یہ بات شرط ہے۔ تیرا صاحب ہو گا ان آیت کے کہ وہی چند سالوں میں ایسا ہو گا کہ غالب  
 آج تک ملے گا کہ ہم اس پر کوئی چیز نہ ہونے نہ لیں؟ حضرت ابو بکر صدیق نے اس کو مایوس نہیں کیا۔ یہ بات شرط کے حرام ہونے  
 سے پہلے کی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق اور مشرکوں نے شرط باندھ لی اور اگلی کے طور پر چنے چھین کر دی۔ مشرکوں نے حضرت  
 ابو بکر صدیق سے کہ ہوشیار رہو کہ تمہیں سارا دوزخ و جہنم میں نہ لے دے اور آپ کے دو ساتھی اس کی حد پہنچا دت بھیں کر دے۔ جس  
 پر جا کر یہ دت ختم ہو جائے تو ہمیں نے آپ کی جو حد بھیں کی ہے۔ ابھی وہی غالب ہیں اس لیے کہ مدت تکس ہو گئی۔ تو  
 مشرکوں نے حضرت ابو بکر صدیق سے شرط کا، اس لیے کیا۔ جب ساتویں سال شروع ہوا تو راوی امیرانوں پر غالب آ گئے۔  
 مسلمانوں نے اس بار۔ ابھی حضرت ابو بکر صدیق پر مجب کیا کہ آپ نے جو ساتھیوں کیوں بھیں کیے ہیں۔ تو حضرت ابو بکر  
 صدیق نے کہا کیوں کہ اللہ تعالیٰ اور خدا فرماتا ہے کہ **يَوْمَ يُنْفَخُ الْفُجَاءُ لِلْكَافِرِينَ** اس کو حد پر بہت سادے لوگ مسلط ہو گئے تھے۔ (۱)

امام ترمذی (رحمہ اللہ) نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ اہل حق اور اہل حق راوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق سے کہا کہ یہ ہوشیار رہو کہ تمہیں غالب ہو جائے۔









رَبِّهِمْ لَنُكَفِّرُنَّ ۖ اَوْلَمَ يَوْمِئِذٍ ۚ فِي الْاَرْضِ لَنَنْظُرُنَّ اَنفِكَ كَانْ  
عَاقِبَةُ الْاٰمِيْنَ ۚ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا سَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَاَثَرُوا الْاَرْضَ  
وَعَمَرُوْهَا ۚ كَثُرَ مَسَاعِرُهُمْ ۚ وَهَاجَءَ عَنْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ لَمَّا كَانِ  
اَللّٰهُ لِيُفْقِسَهُمْ ۚ وَلٰكِنْ كَانُوا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَانِ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ  
اَسَاءُوا اَلشَّرَّ اَيَّ اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِ اللّٰهِ ۚ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَفْهِرُوْنَ ۝ اَللّٰهُ  
يَبْدُؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ  
السَّاعَةُ ۚ يُرْسِلُ الْمُخْرَجُوْنَ ۚ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُعُوْا  
وَكَانُوا اَشْرَ كَآيِهِمْ ۚ لَعْنَةُ اللّٰهِ

”اچھتے ہیں سوئی، مگر کھاتوں پہلو کو دور ہوا حرت سے، اگلے دن ہیں۔ کیا ایسوں نے بھی نہیں کہا کہ  
اپنی جی میں انھیں پیدائیں، یہ غصہ ہے انہوں کو، میں کوئی جو تمہاں کے، یہاں پہنچنے کے ساتھ،  
ایک مقررہ وقت تک کے لیے، بلاشبہ اکثر لوگ اپنے رب کی عاقبت کے وقت منکر ہیں۔ کیا ایسوں نے یہ  
دلیلیات کسی کی ذہن میں کی ہو کر دیکھتے کہ، سوا یا جان ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے۔ وہ رہے تھے جس سے  
دور میں اور جوں نے خوب شے بٹھائے وہیں میں اور انہوں نے، سے تو اذیاں سے، یہ وہاں انہوں سے  
اسے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے رسول و رشتہ داروں نے کر۔ پس جو جی میں قتلی کی پستان کہ وہ ان  
پر علم کرتا، یہ وہ خود ہی اپنے آپ پر علم کر رہے تھے، انکار ان کا جو میں نے ان کی جی میں بہت زیادہ  
کیونکہ انہوں نے جہنم یا جہنم کی آتش اور ان کے ساتھ نہ کی کہ تھے۔ انہوں نے انہوں کے لئے خلق  
کی ہمارا کر کے کے اندر اور وہاں کہ گاہے ہماری کی طرف سے کرنا کے باوجود، انہیں کہہ رہے ہیں  
قیامت انہوں کی آسواں جائے تو انہیں وہاں کے ان کے لیے ان کے شریکوں میں سے شفاعت کرنے  
وہاں وہ وہاں کے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔“

امام ابن جریر دارقطنی کی حاشیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ کان المیزان العظمیٰ اللہ  
سے مراد یہ ہے کہ وہاں کوئی محنت نہ ہوتی ہے کہ وہ کہہ کر بدعت الگائیں، کتب فصل کا شتہ، یہ ہر کہہ کا شتہ۔ (۶)  
امام ابن جریر دارقطنی نے روایت نقل کی ہے کہ وہاں سے روایت نقل کی ہے کہ وہاں کی



















ہوتے ہیں، مگر ان لوگوں کو طاعت میں سے اس کا اثر نہ سمجھا۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا  
تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَنِينُ ۚ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا  
يَعْلَمُونَ ﴿۱۰﴾

”اکیس آیت دیکھ کر یہ سنو کہ (۱) علم کی طرف سے یہوں کیوں ہے۔ (۲) اصل میں یہ کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔  
اسے علم کرنے والے لوگوں کو یہ علم ہے۔ (۳) وہ لوگوں کو علم کی طرف سے کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔  
یہ علم کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔“

یہ ساری باتیں اس لیے کہ اس کے لیے یہ علم ہے۔ (۱) علم کی طرف سے یہوں کیوں ہے۔ (۲) اصل میں یہ کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔  
اسے علم کرنے والے لوگوں کو یہ علم ہے۔ (۳) وہ لوگوں کو علم کی طرف سے کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔  
یہ علم کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔“

یہ ساری باتیں اس لیے کہ اس کے لیے یہ علم ہے۔ (۱) علم کی طرف سے یہوں کیوں ہے۔ (۲) اصل میں یہ کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔  
اسے علم کرنے والے لوگوں کو یہ علم ہے۔ (۳) وہ لوگوں کو علم کی طرف سے کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔  
یہ علم کون کون سے لوگوں کے لیے ہے۔“

ضرافی ملاتے ہیں اور اسے ٹھوکی مارتے ہیں جس طرح تیس۔ لہذا کھلی ہاتھ بندھ دی ہے کیا تم میں کسی چیز کو کجا جہاد کھینچو؟ ہر صورت اور ہر پرہیز کھینچ کر چھوڑ دو۔ ﴿فَلَوْلَا تَخَافُ الْغَنَیَّ فَمَا تَتَرَوْنَ﴾ (۱)

اے ایمان والے! کیا تم نے اس کے بارے میں اسے سہولت دلائی ہے؟ نہ ہیں۔ جس طرح آتش ایک کھنکھس چڑھتا ہے جسے چھو کر فطرت ہی میں جوتی صفا جھلکھٹکتی ہے لوگوں سے اس کی بارش اور بارشیں نہ ہوں گے یا۔ اسے ملنے دے جو اس وقت سرگیا جگہ وہ چھوٹا تھا، اب اسے اللہ تعالیٰ خوب جاتا ہے تو کچھ نہ کرنے والا تھا۔

امام عبدالمزین صاحب دہلی شیر امام احمد امام سہلی (حاکم) کے اسے صحیح قرار دے ہے کہ ان میں مردود یہ ممکن ہے کہ حضرت امیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ان کے پاس ایک لشکر تیس کی طرف بھیجا۔ وہیں نے مشرکوں سے جنگ کی تو ان سے بچے بھی گئے۔ جب میں لشکر واپس آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر لوگوں کو بل کر کہنے پر تمہیں کسی چیز سے بے اعتناء کیا ہے؟ اس سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کے بچے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خداوند! ﴿وَلَا تَخْشَوْا فَعَسَىٰ أَمْرٌ﴾ میں نے اس سے بچا ہے۔ تم بے بھلائی دعا پاؤ گے اس کے بعد قدرت میں بھری جان ہے ہر چیز فطرت پر ہے ﴿فَإِنْ﴾ یہاں تک کہ ان کے پاس اس کے بارے میں اظہار کرتی ہے۔

مُتَّبِعِينَ إِلَىٰ وَالْقُوَّةَ وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱﴾ مِنَ الَّذِينَ قَاتَلُوا وَ هُتِمَ وَ كَانُوا شُيُوعًا كُلَّ حَرْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرُّوْنَ ﴿۲﴾ وَإِذَا مَلَاحُ النَّاسِ مُرًُّا دَقُّوا رَبَّكَ مُتَّبِعِينَ إِلَىٰ ثُمَّ إِذَا أَقْبَلْتُمْ فِيهِ رَحْمَةً إِذَا لَيْتُمْ فِيهِمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿۳﴾ يَكْفُرُوا بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ فَتَسْمِعُوا لَهُمْ فَأَتَىٰ تَعْلَمُونَ ﴿۴﴾ أَمْ أُنْزِلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا لَهُمْ لَيْفٌ كَانُوا بِهِ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۵﴾ وَإِذَا أَدْنَىٰ النَّاسِ رَحْمَةً تَرَوْا بَرَاهِمْ فَنَسَبُوا بِهَا قَتْلًا مَاتَ أَيُّدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَفْعَلُونَ ﴿۶﴾ أَوْ لَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَا يَتْلُوهُ وَيُؤْمِنُونَ ﴿۷﴾ فَأَبَىٰ الْعَرَبُ حَقَّهُ وَالْيَسْرِينَ وَ





الَّذِي عَمِلُوا لَكُمْ يُبْعَثُونَ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا  
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّسْرِ كَذِبِينَ ﴿١٠﴾

جیسے "ایسا تھا کہ" اور "میں لوگوں کو بھجواؤں گا۔" یہ ہیں ان کے اچھے دوست جنہاں سے ان کے  
ان کے (برے) اعمال کی تائید دے گا۔ (اے نبی) آپ (انہیں) اس کے سیر و جستجو سے روکنا چاہتے ہیں۔  
میں اور تم کو اس کا جواب دے چکے۔ وہ اس میں سے کچھ شربت پیتے۔  
امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے القدر والحدیث کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ہر ایسا شخص جو ان کو  
کہتے ہیں جس کے قریب وہ پانچ سو اور ہزار سال شہرہ اور دیر پا ہو کہ کہتے ہیں جو ہر ایک کے کلام پر ہوں۔  
امام ابن عباس رضی اللہ عنہما ان ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک  
کے اعمال نے باعث ہونے سے کہ وہ جہنم لیں۔

امام ابن مند رحمہ اللہ نے حضرت مکرمر رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کر کے کہ ان کے دوسرے مکرمر ساری ہے۔ ان سے کہہ کیا  
پیش کا کہ ہر مکرمر لفظ کچھ تصدیق نہیں، جہاں تو مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"  
امام ابن مند رحمہ اللہ نے حضرت علی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ نقل ہے اور وہ مکرمر ہے اس میں کیا مکرمر  
واقع ہوتا ہے؟ تو میں نے جواب دیا کہ اب اس کم ہو جاتی ہے تو گہرائی میں کہی جاتی ہے۔

"امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کے دوسرے مکرمر لفظ کچھ تصدیق نہیں، جہاں تو مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"  
اس سے سوال کیا گیا کہ مکرمر میں اس سے کیا مکرمر لفظ ہے؟ اب اس سے کہہ دیا کہ مکرمر لفظ کچھ تصدیق نہیں، جہاں تو مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مکرمر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مکرمر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

لیجئے مکرمر سے کیا مکرمر ہے؟ کہ اب اس سے کہہ دیا کہ مکرمر لفظ کچھ تصدیق نہیں، جہاں تو مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مکرمر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مکرمر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مکرمر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

صورت میں کہی جاتی ہے کہ وہ مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مکرمر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"

جیسے کہ مکرمر اور مکرمر سے مکرمر لفظ کچھ تصدیق نہیں، جہاں تو مکرمر ہے کہ اب باؤں کم ہو جاتی ہے اور اس کی گہرائی میں کہ "وہ ہے۔"



















شعب الایمان میں طہرہ اور صیام و حج و عمرہ سے ولایت نفل کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ کی قسم لگتا ہوں کہ میں نے اس سے مراد کائنات کا ہے۔ (۱)

امام ابن ابی الدنیا اور امیر جمہوریہ محمد علی نے حضرت شعیب بن یسار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے ﴿تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ سیکھا، یہ سن کر مجھ کو اچھا لگا جس سے میرا دل (جنت) (۲)

الامام فرمایا: سعید بن مسعود، رضی اللہ عنہ، بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ: **قُولُوا لِمَا نُسَمِعُ** (وگناہاں اور جرم کا اور عیب سے بھر دو)

نام، علیہ السلام، حضرت حبیب بن علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ سے یہ قول نقل کرتے ہیں کہ: **لَقَدْ أَفْتَضَلْتُكَ مِنْ عَرَاكَ** (تاکا کا بچہ کامیاب ہے) کہا یہ خصوصیات ہے۔

انسان اپنی فاقم نے دکھانے والی ہے کہ اس کا عمل قیاسی ہے کہ لہذا انھیں دیکھتے ہوئے اس کا کانا ہے اور اس کا پاس کرنا ہے۔  
 لیکن ان کے لئے حضرت مسیح موعودؑ سے یہ مثال ہے کہ یہاں تک کہ ان کا گناہ اور آفات نہیں دیکھے گئے، اس سے ان کے ازل ہوئے۔

امام ابن ابی الدیناور ہیبتی سے شہب میں مغرب اٹھنا مستحب سے راہت نظر کیا ہے کہ گاناؤں میں خازن اس طرح  
 پڑھ کر آئے جس طرح بیان کتب کو اگانا ہے۔ اور نہ تو ریل میں گاناؤں اس طرح پیدا کرتا ہے جس طرح بیان کتب کو اگانا ہے۔ (۱۰۰)

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت برہانم سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تمام اہل حق پر کرتا ہے  
 امام ابن ابی الدنیا اور بہک بن زہرا اللہ نے سفر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب کوئی

سوار کی ہوا اور دریا، ہم کہتے ہیں کہ جسے تو شیطان اس کے پیچھے بھجواتا ہے شیطان اسے کہتا ہے انا گا۔ اگر وہ اچھی طریقہ نہ کا سکا تو وہ اسے کہتا ہے اس کی زد کر۔

امام ابن ابی نہدہ، اور انس مرندوبہ رحمہما اللہ حضرت الامام سید منشی اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جائے ہیں۔ وہ بھی ان اس کے چنے پر، تے رچے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے گنے سے رک جائے۔

ادے میں پوچھا گیا کہ کیا تم نے اسے منع کر دیا ہے اور تم نے اسے اپنے گھر پر لے کر آنا چاہا ہے؟

۱۴۱۱ھ کو دہلی کا دارالخلافہ محمد غیاث الدین بلبن نے حضرت غلامی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اٹھ تواری نے کہا کہ گئے دہلی اور

|   |                                       |
|---|---------------------------------------|
| شعبہ: خانانہ، صفحہ: 278 (5096) اور انکی الشیخوت | 2- تیسرے درجہ اور تیسرے درجہ 21 سو 75 |
| شعبہ: خانانہ، صفحہ: 279 (5101) اور انکی الشیخوت | 3- درجہ اول، صفحہ: 280 (5101)         |

2- نسيرون، ١٩٨٠، ص ٢١١، ٢١٢

5. ایل-۱۰۰۰ (۵۱۰۵)

Figure 3

5. ایف. ایل. 80 (5105)





موسیقی کی تاریخ اور مصیبت سہولت کی انہو

لکن انہا اللہ جانے صریح میں کہ وہ امت میں سے کسب سے روٹی کمانی یا ساری جوئے والے کمانے ہے۔  
 امام ابن ابی شیبہ اور کئی صحابہ کرام نے تصدیق فرمائی ہے کہ میں ایک راستہ میں حضرت  
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مل گیا تھا کہ آپ یہ فرمایا ہے کہ میں نے اپنے کسی ایک دوست سے  
 کہا میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو کہ اپنے آپ کو ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو ایک آدمی  
 کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا وہ آدمی جو کہ اپنے آپ کو ایک آدمی کہتا ہے وہ ایک آدمی ہے۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ سے حضرت عہد خانہ کی عمر رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے یہ کلام بھی پڑھا ہے۔  
 اے ایت کے متعلق ہذا کہ اس کا مطلب ہے کہ آدمی کا یہ وہب اور اصل چیز ہل رہی ہے۔

اہم و محترم صحابہؓ تھے، مگر یہی حضرت دود و در سلیمان رحمہ اللہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ یہ آپ کا اکا کے پہلے اسرار اور آلاءت و معجزات کے بارے میں ذرا دل ہو گیا۔

امام اہم، حضرت مولانا، رحمہ اللہ نے مسکن میں حضرت مجددِ احمد علیہ السلام سے دعوتِ فطریہ میں ہے کہ ان کی امت سے مراد یہ ہے کہ ان کی کائناتوں میں اور ان کے دلی کو کثیر، اُپاٹے سے میں اُپاٹے میں ہے، کائناتوں میں، ان میں بھی کام کیا۔ (۱)

امام سیدِ رحمہ اللہ نے شعبہ طائیفی میں حضرت مولانا رحمہ اللہ سے دعوتِ فطریہ میں ہے کہ ان کی امت سے مراد یہ ہے کہ ان کی کائناتوں میں اور ان کے دلی کو کثیر، اُپاٹے سے میں اُپاٹے میں ہے، کائناتوں میں، ان میں بھی کام کیا۔ (۱)

سے کہ ان کی کائناتوں میں اور ان کے دلی کو کثیر، اُپاٹے سے میں اُپاٹے میں ہے، کائناتوں میں، ان میں بھی کام کیا۔ (۱)

سَرَوْنَهَا وَأَلْقَى فِي الْإِثْرِ مِرْوَسًا أَنْ تَلِيْدَ بَنَكًا وَيَكُنَ لِإِيْمَانٍ كَلِمًا  
وَأَتَتْهُمُ الْغُلَامُ مِنْ أَمَامِهِمْ فَقَالَتْ إِذْنًا إِنَّهُنَّ الْمُرْسَلَاتُ ۝

ایک کہ فرشتوں نے اسے ایک کھال سے لپیٹ کر زمین کے اگلے ملک میں لے جایا تھا۔  
 دوسرے کہ وہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہا۔ اس گاؤں میں ایک آدمی تھا جس کا نام  
 دوسرے کا بھی یہی تھا۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نے اپنے بچے کو ایک کھال میں لپیٹ کر  
 رکھا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے اپنے بچے کو ایک کھال میں لپیٹ کر رکھا ہے۔  
 دوسرے نے کہا کہ میں نے اپنے بچے کو ایک کھال میں لپیٹ کر رکھا ہے۔

۱۰۔ اسی طرح جو کہ اپنے لئے محنت، لہجہ، اور دوسرے کچھ ہے، یہاں نقل و حرکت کو دیکھیں وہاں کے لوگوں کے  
درمیان کتنا غم تھا۔ سال بھر اسی طرح رہے ہیں اور اب بھی یہی ہے۔ یہاں کے لوگوں کی حالت  
میں کوئی اثر نہیں رہا۔ وہاں جو لوگ آباد ہیں وہ اب بھی یہی ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی حالت  
میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ یہاں کے لوگوں کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

هَذَا خَلْقُ الْمُبْدِئِ مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ تَبِىءُ الْمُطْلِقُونَ فِي  
مَلَلِ قُرُونٍ

پرتو کا ذریعہ بنیاتی تحقیق : "گلوبل ٹیٹا" کی ابتدا : جب "ایروپا" نے اس سے پہلے کئے گئے کام  
سب سے اگلی مرحلہ تکمل کر رہی تھی۔

اہم اہم نہ ہو رہی ہیں حاکم کے قہار۔۔۔ پتھر تو کھسکا کر ہے کہ سوس، اور بھی تو نکشیں گا جس بد مذہب کو پھینکا۔۔۔ اگلے میں (اور جو پھر یہاں پھر پھر نہ ہو) سب انصاف تو کی نکشیں ہیں تو مجھے دکھ نہ ہو اسی کاں توں۔۔۔ یا تو یہاں پیدا ہو گیا ہو (۱)

وَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۖ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ  
لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَفِيرٌ حَنِيدٌ ۖ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِّبَنِيهِ  
هُوَ يَوْمَعَةُ يَوْمٍ لَا تُشْرِكُوا بِهِ ۚ إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ عَزِيزٌ مُّهِيمٌ ۖ

۱۱۔ اگر وہ اپنے بھائی کے لیے ۱۰۰ کھجوریں خریدا کر دے تو یہ کھجوریں اس کے لیے ہوں گی۔ اور اگر وہ اپنے بھائی کے لیے ۱۰۰ کھجوریں خریدا کر دے تو یہ کھجوریں اس کے لیے ہوں گی۔

فہمائے ہے اے پیچھے دھکا ہے سنت ۔ اوسے کہ مرے ہمارے کئی ائمہ کا شریعت پر ہمارا یحیٰ  
تقریباً کہیں ہے

— ۱۲۷ —

ہام ایسا مردود و مرفوض ہے جس کے بارے میں کسی شخص سے یہ بات نہ ہو کہ اس نے ایسا کیا ہے۔

حاکم نے حضرت ابراہیمؑ کا رتہ و کھانسی کی خبر حضرت لیلٰیؑ کے منہ سے نکلنے پر حاکم نے حاکم نے

اور نہ تو اسے نصرت و مدد میں بھیجے۔ نہ کسی کی ہے جس کے نصرت و مدد میں بھیجے۔ پھر نصرت  
 و مدد کے بارے میں کہیں کہیں نہ ہوگی۔ پھر جو بھوکے تھے وہ (اچھا، ٹھیک)۔ بھیجے۔ پھر بھوکے تھے۔

فام پھر ان اصرار سے ختم کیا، جس پر اس نے مائیک فون پر صبح کے نو بجے کے قریب سے رات کے نو بجے کے قریب تک مسلسل بات چیت کی۔

حضرت امام غزالیؒ کی تاریخ ولادت ۱۰۵۸ھ میں ہے۔

[illegible]

صاحب عالمی نے جس کے یہ جہاز بنائے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت سے نوازا اور ان کو عطا کر لیا۔

[illegible]

(۳) حضرت قمر بنی ہاشم رضی اللہ عنہما (عمر بن عبدالمطلب و ام کلثوم) نے سوئے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے اپنے والدین کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک کتا تھا۔ وہ کتا بڑا بڑا کرتا تھا۔ اس کی آواز سن کر لوگ بھاگتے تھے۔ میں نے کہا: یہ کتا کون سا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کتا ہے جس کی آواز سن کر لوگ بھاگتے تھے۔ میں نے کہا: یہ کتا کون سا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کتا ہے جس کی آواز سن کر لوگ بھاگتے تھے۔"

[illegible]

۱- خبرگزاری ریشه ۲۹ مهر ۱۳۸۷  
۲- گزارش ماهنامه همایون، شهریور ۱۳۸۶























پاس میں آؤ گئے، بیکراہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں تو اس نے کہی میں نہیں نہ کر یہاں تک کہ اس کاہ کاٹ لیا گئے۔  
کہ ممکن ہے وہ آئے تو اس سے دو گنا مسوا بہا۔

امام عبد اللہ بن محمد رحمہ اللہ نے "تراجم الرجال" میں حضرت مسیحی رمرافہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی  
فرمایا ہے اس آدمی نے مجھے پیدائش سے تیار کر رکھا ہے، تو میری طرف لوٹ لیتا ہے، اور مجھ  
سے دور بھاگتا ہے، تو مجھے پادشاهانہ اور تختہ پادشاهی پر بیٹھ کر دیکھتا ہے، یہ ممکن نہیں، یہ علم ہے۔ ہر حضرت مسیحی سے  
ان کی شان و شوکت کی عادت کرتے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِالْبِرِّ ۖ هَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِطْرَةَ ۖ  
فِطْرَتِ رَبِّكَ ۖ فِطْرَتُهُ إِلَىٰ التَّوْحِيدِ ۚ وَإِنْ جَاهِدْكَ عَلَىٰ  
أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا  
مَعْرُوفٌ ۚ وَأَتَتْهُمْ سُبُلٌ مِنْ آثَابِ ۖ إِلَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَأُنْتِظَمُ بِمَا  
كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ يَتَّقِي ۖ الْهَآئِلَ أَنْ تَكُ وَثِقَالٌ حَبْتُونَ مِنْ حَزَلٍ مُتَنَنٍ فِي  
صَحْرَةٍ أَوْ فِي السَّمُوتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِي بِهَا نَارٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ  
خَبِيرٌ ۚ يَتَّقِي ۖ أَقِيمِ الصَّلَاةَ وَآمُرْ بِالْعُرْوَةِ ۚ وَأَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ  
وَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۚ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۚ وَلَا تَقْصُرْ  
حَدَّكَ بِالنَّاسِ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ  
مُتَحَالٍ ۚ فَخُذْ بِهَا ۚ وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ ۚ وَأَخْضَعْ مِنْ سَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْفَكُ  
الْأَصَوَابَ لَتَصَوْتُ الْحَوِثِ ۚ

مفسر نے: کہی میں تم پر یہاں تک کہ پنے دہ بن کے ساتھ جس طرح کرتے۔ علم میں افسوس ہے، اس  
کی میں نے کمر ہونے پر کڑی کے، ورجہ دہاں کا وہ چھوٹے میں اور مال لگے (اس نے ہم نے تم پر) کہ  
حکمران کر رہے اور اپنے میں باپ کا (آخر کار) میری طرف (انہیں بلانا ہے) اور اگر وہ دیا و افسوس ہے کہ  
میرے شریک ظہور ہے اس کو جس کا تجھے علم ہے کہ تھ تو ان کا یہ کہنا میں جلتے گزرتا کہ وہاں کے ساتھ دین میں  
وہ ہوتی ہے۔ چوتھی کہ وہاں کے دہاں کی جو میری طرف آئی ہے۔ ہر میری طرف علیٰ سہی اسے بھی

















عالم میں سب سے زیادہ غنیمتیں حاصل کرنے والے ہیں۔ ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔

مَا صُنِعَ لَكُمْ وَلَا يَفْعَلُكُمْ إِلَّا أَنْفُسُ وَاحِدَةٍ رَبَّنَا مَهْ سَبِيحَةُ تَصَوُّرِ  
 أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِيهِ الْإِنِّ فِي النَّهَارِ وَيُولِيهِ اللَّيْلَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ  
 لَشَمْسٍ وَاقْتَرَفَ كُلَّ يَوْمٍ جَزْءٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ  
 خَبِيرٌ ذُو ذِيكُ بَأْسُهُ هُوَ الْخَفِيُّ وَأَنَّ مَا فِي مَنُونٍ مِنْ دُونِ الْبَاهِلِ  
 وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الشَّكَّ جَرَى فِي الْيَوْمِ بِمُفَسِّدٍ  
 أَفْهَ يَكْرَهُكُمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ إِنْ فِي ذُنُوبِكُمْ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ ضَالٍّ مُّشْهُورٍ وَرَدَّ  
 عَنْكُمْ مِنْكُمْ مَنْ كَانُوا دَعَوَاهُمْ مُّضِلِّينَ لَهُ لَئِنْ كُنْتُمْ تَشْكُرُونَ  
 إِلَىٰ نَزِيرٍ فَيَنْبِذَهُمْ فَتَقْتَدِمُ وَ مَا يَجْعَلُ الْإِنِّ كُلَّ خَطَاةٍ كُفُورٍ  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَقَوُّوا رَبَّكُمُ وَ خُشُّوا يَوْمَ مَا لَا يَجْزِي وَالْبَاطِلُ عَنْ ذِكْرِهِ  
 وَلَا هُوَ يُؤْخَذُ وَ جَاءَ عَنْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَبَّهُ قَالَ تَعْلَمُونَ  
 لِحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا يَفْعَلُكُمْ إِلَّا أَنْفُسُ وَاحِدَةٍ رَبَّنَا مَهْ سَبِيحَةُ تَصَوُّرِ

کتابچہ سب کو یہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔  
 اور ان کے لیے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہیں، ان سے انہیں محروم نہیں کرے گا۔



دار۔ کلّیٰ سے مراد اپنے آپ کی ہمت کی طرف سے والا ہے۔ ۱۱

۱۱م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۱۲م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۱۳م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۱۴م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔" اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَاتَمٌ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يُعَلِّمُ فِي

الْأَمْثَالِ ۚ وَ هَٰذَا نَفْسٌ مَّا دَاكُلَيْبٌ عَدُوٌّ وَ كَذَّبَتْ بَنِي نَافِثٍ

بِأَمْرِ الْأَمْثَالِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَاتَمٌ

"جنگ اللہ تعالیٰ کے پاس سے قیامت کا امر اور وحی آتا ہے یہ روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

یہ روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

عظیم (اور) انہی سے۔"

۱۵م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۱۶م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۱۷م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۱۸م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۱۹م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۲۰م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۲۱م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۲۲م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۲۳م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۲۴م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۲۵م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"

۲۶م ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: "مرا اسی حال ہے۔"













چند سال کے لئے عرصہ برقیات کے لئے مرکز ٹیکوٹ بھی بنائی گئی۔ وہاں تمام آواز پر فعالیت کے طور پر ہوئی۔ اس سے متعلقہ ادارے بھی بنائے گئے اور اس میں مزدور بے پلہ کیے جا رہے تھے۔

۱۲۰ من مہر مرانہ کے حضرت یحییٰ بن علیؑ پر نماز سے دو بیت نقل کی ہے کہ حضرت طاووسؑ اس وقت تک نہیں  
 آئے تھے۔ یہاں تک کہ یہ سو میں پائے ہوئے کرتے تھے۔ یہ جوں کی ہر پابیت ہاتھ ٹھٹھوں کے ہم ہوتے۔

[illegible]

امام سید علی مصدقؑ کو روایتیں اپنی شہداء و صحابہؓ کے طرز پر مل رہی تھیں وہ سے روایت نقل کی ہے۔ قرآن حکیم کے مضمون  
 کہ ”وَاللَّهُ يَتَّبِعُ الْمُتَّقِينَ“ کے معنی ”وَاللَّهُ يَتَّبِعُ الْمُتَّقِينَ“ اور اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو دیکھ رہا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نے غمیری کو بلایا اور سترہ سال حضور ﷺ کے قریب کا خزانہ تمیز اختیار کیا جو (اللہ کے رسول) کے ہاں رہا۔ (۱)

امام مہدیرق رحمہ اللہ نے حکمران ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کلمہ شہادہ کو تکرار کیا تو ان کی دلچسپی بڑھ گئی اور ان کی زبانوں پر کلمہ جاری ہو گیا۔

پسو فانی الکرخانی سر جینجہ  
 اللہ کے نام سے قرآن کریم میں جو بہت ہی عمدہ جہاں میں شروع کرنا ہے۔

لَتَمَنَّيَنَّكَ الْمَلَائِكَةُ لَا يُعْلِنُونَكَ إِلَّا ظَهْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَ النَّارِ هُمْ فِي ثَمَرٍ عَظِيمٍ ۝  
يَقُولُونَ أَفَنُفِرُّ بِنَجْمِهِ إِنَّا عَلَى آيَاتِهِ قَوْمٌ ذَاكِرُونَ ۝  
تَلْوِيهِمْ فِي سُبُوحٍ قَالَتْ تَسْتَفْهِمُونَ ۝  
الْأَرْضُ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتْرَةٍ لَّهُمْ عِلْمٌ وَإِنَّ إِلَهُهُمُ لَعَلِيمٌ ۝  
مِنْ دُونِهِمْ مَنْ ذَلَّلَهُمْ لَئِيْلًا مُرْسِلًا ۝

الف۔ لایم۔ پھر اس کتب خانہ کی اس عمدہ روشنی میں، سب جہاں کے پیر و دکن طرف سے  
جے۔ گریہ ۱۱ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسے خود گھڑا ہے پیر و دکن۔ بلکہ اس حق ہے کہ سب کی طرف سے

میں نے اس وقت تک نہیں آ کر سہارا دیا کہ وہ اپنے پہلے کام کو چھوڑ کر آج آئے۔  
 علی نے اس سے پوچھا کہ وہ اب اس کام کو چھوڑ کر آج آئے۔  
 گفت: اس کا یہاں پر کیا کام ہے؟  
 علی نے اس سے کہا کہ وہ اب اس کام کو چھوڑ کر آج آئے۔

يُنْذِرُ الْأُمَمَ مِنَ السَّيِّئِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يُعْزِجُ إِلَيْهِمْ يَوْمَهُ كَانَ  
مُقَدَّرًا أَفَ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ ذَٰلِكَ عَلِيمٌ الْغَيْبِ وَالْكَاهِلَةِ  
لَعَنُوا الرَّجِيمِينَ

آج کے دن، جسے ہم نے "کائنات کا دن" کہا، اس کے دن میں ایک سرور و شادمانی کا کام تھا۔ اس دن کو ہم نے "کائنات کا دن" کہا۔

ماہنامہ "قیام" میں سید "ابو سعید" نے "اسلامی عالم" کے نام سے ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے "اسلامی عالم کی حیثیت"۔ اس مضمون میں "اسلامی عالم" کی حیثیت کے بارے میں "اسلامی عالم" کے نقطہ نظر سے بحث کی گئی ہے۔

۱۔ خدا کی حمد اور ثناء میں جو کچھ ملتا ہے، خوب یاد رکھو، ان کے ساتھ ایک اور بات بھی یاد رکھو، جو کہ حق ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیا ہے، اس میں کسی قسم کی شک و شبہ نہیں ہونی چاہیے۔

۱۰۰ یابی، اگر وہ شرابی ہوتا تو اس کو جہنم لے جاتا۔ اس وقت اس نے کہا کہ میں نے اپنے لیے ایک اور چیز چاہی ہے جسے تم نے مجھے نہیں دیا ہے۔ (2)

یہاں لڑائی بھیجی گئی موصو اس سبب کہ انہوں نے تمہارا حق برائیاں کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔





## بَلْ كُنْ بِمَا أَنْتَ رَافِقٌ لَهُمْ كَافِرٌ زَلَّ

”وہ جس نے بہت قرب کیا جس کو وہ بھی رہا اور باندہ مرفقی انسان کی نمیش کی گارے۔۔۔ میرا پیہ نہی اس  
کی سبب واپس خبر سے (یعنی تیرا پانی سے گری کر اس سے (تدوفاط) کو رسعہ پایا اور پھر ایک دلی اس  
میں لیا وہ نہ ہوئے دیے تو اس سے کون تو نہیں اور نہ تو شک بہت شکر جانا ہے جو۔۔۔ اور نئے نئے یا  
جس (مے سے بعد) کہہ کر جو جائے کے زمین میں تو کیا نام و عمر، یہ سبے جا میں گئے۔ در حقیقت دو لوگ  
اپنے وہیں کا وقت سے اٹھا کر رہے ہیں۔“

امام علی بن شہر علیہ السلام نے تو اور اس میں بھی اس کے بعد اور اس سے دو قسم اللہ کے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ  
عہما سے روایت میں ہے کہ آپ میں آئے القیاسی حسن کل شیء و خلقہ کی عبادت کرتے ہو کر کا تو بعد وہ نہیں۔ یکناہ  
تو بصورت تو میں مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی تخلیق و خلک کیا ہے۔

نام اس میں ہے کہ تم اللہ صحت میں ہر کسی اللہ تعالیٰ وہ کیا کہ ہم شکر کا سبب روایت نقل کرتے ہیں جو وہ بعد  
کی سرین خبر سے میں مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی تخلیق و خلک کیا ہے

وہ ہیں ابی و تم مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہر شے کی صورت کو خدا بصورت بنایا۔  
قاسم ابن ابی ہر مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کتب کو اس کی صورت میں پیدا کیا۔  
امام ابن ابی حاتم مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ترجمہ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو اپنے جہان یا حسن  
سابقہ یا مجموعہ ہر چیز سے بنایا میں سرور کو اچھا بنایا اس کا عجز دلی میں خوبصورت نہیں۔

امام فریابی، ابی ابی شیبہ میں جو یہ ہیں کہ وہ اور علی بن ابی حاتم رضی اللہ عنہما نے حضرت علیہ السلام سے یہ قول نقل کیا ہے  
کہ افسوس کا میں مضبوط کر اسے اللہ تعالیٰ نے اس کو کھدے کی صورت میں اور کھدے کو اس کی صورت میں بنایا۔

امام طبرانی مراد ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں یہ ہے کہ اسی اذہ میں کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہر شے کے حضرت عمر بن عبدالمطلب نے فرماتے۔ ان میں سے اپنے حاکم و حاکم جو ہر شے کو اس کی صورت میں بنایا۔

کے کوئے کو چکر کیا۔ اس نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شے کو اس کی صورت میں بنایا۔ فرمایا کہ میں  
ذرا وہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کی شکل و صورت و ہر شے کی بنیاد بنائی۔ اس کے بعد وہ نے کہہ کر پھر نہیں کر رہا۔

امام احمد اور طبرانی مراد ہے حضرت شریہ بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں یہ ہے کہ بن کر ہم بنایا میں نے  
آئینہ آئی کو، کھا جس نے پی چاہ لگائی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا پی چاہا۔ اچھا کر۔ اس سے عرض کیا

میں صحت میں ہے کہ میں نے کھانا کھا ہے۔ میں اپنی چاہ کو اچھا کر۔ اللہ تعالیٰ کی پیادہ کر دو ہر چیز خوبصورت ہے۔  
ابا فریابی ملان ابن شیبہ میں جو یہ اور علی بن شیبہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہر شے کی شکل و صورت میں بنایا۔

حضرت آدم علیہ السلام مسئلہ سے مراد آپ کی ملکیت سے وہاں آ پہنچ کر حکومتی ہے۔ اگر کراچی میں حکومت ہے۔  
اسی طرح میں یہی بات کہ جو رہائش مند اور اذان کا قاری مسجد کے حضرت قاریوں سے یہ غل غل کیا ہے کہ مسئلہ  
سے مراد آپ کی دولت و ملکیت سے مراد پالی قسم منومہ یعنی ان کی ذریت اور استیلا۔

۱۱) جو اہل حق اور اس مندرجہ ذیل کے ایک پر غل غل کیا ہے زمین و ملکیت کی چیز سے بھلائے۔ غلطی کی چیز  
ماں فریادیں اپنی شہرہ ن کریمہ۔ اس صدر و اس فی حق ماں کریمہ سے مغرب کی طرف سے اس کی بات کہ  
ملکیت سے مراد ہم ایک ایک ہو گئے۔

اس میں مندرجہ حضرت ان چیز سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہما ان سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس میں نے حضرت ابن  
ابن ابی شیبہ سے کہا کہ وہاں صف یہ کیا کرتا تھا کہ جس کو دیا جائے گا وہ کہے کہ ہم پہلی طرح دیکھ گئے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلَمْ يَكُنْ لَّكُم مَّا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ اَدِلَّةٌ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۵۰

"اگر ایسے جان نہیں کہ تمہاری سوت کا رشتہ جو تم پر مقرر نہ کیا ہے۔ اس سے مراد وہی کی طرف م لگائے گا۔"

اس میں ابی ہلہ پائے "ذکر الموت" میں اس اہل حق اور پادشاہی سے "الظلم" میں حضرت ابن عباس سے روایت نقل  
ہے کہ آپ سے ان دونوں میں کے اس سے پوچھ لیا جس کی موت یہی ہو گئی ہوگی ایک شہر میں اور دوسرے  
میں تو کھانڈے وہاں دونوں پر سے مذمت ہو گئی پھر ایک الموت کی قدرت کی مشارق میں مطلب و ظلمت اور  
مسجدوں میں سوچا اور فراموشی ہے جسے یہ مری و جس کے ساتھ دوسری چیز اور وہاں سے چاہے کہے۔

اس میں ابی ہلہ پائے "ذکر الموت" میں اس اہل حق اور پادشاہی سے "الظلم" میں حضرت ابن عباس سے روایت نقل  
ہے کہ آپ سے ان دونوں میں کے اس سے پوچھ لیا جس کی موت یہی ہو گئی ہوگی ایک شہر میں اور دوسرے  
میں تو کھانڈے وہاں دونوں پر سے مذمت ہو گئی پھر ایک الموت کی قدرت کی مشارق میں مطلب و ظلمت اور  
مسجدوں میں سوچا اور فراموشی ہے جسے یہ مری و جس کے ساتھ دوسری چیز اور وہاں سے چاہے کہے۔

اس میں ابی ہلہ پائے "ذکر الموت" میں اس اہل حق اور پادشاہی سے "الظلم" میں حضرت ابن عباس سے روایت نقل  
ہے کہ آپ سے ان دونوں میں کے اس سے پوچھ لیا جس کی موت یہی ہو گئی ہوگی ایک شہر میں اور دوسرے  
میں تو کھانڈے وہاں دونوں پر سے مذمت ہو گئی پھر ایک الموت کی قدرت کی مشارق میں مطلب و ظلمت اور  
مسجدوں میں سوچا اور فراموشی ہے جسے یہ مری و جس کے ساتھ دوسری چیز اور وہاں سے چاہے کہے۔

اس میں ابی ہلہ پائے "ذکر الموت" میں اس اہل حق اور پادشاہی سے "الظلم" میں حضرت ابن عباس سے روایت نقل  
ہے کہ آپ سے ان دونوں میں کے اس سے پوچھ لیا جس کی موت یہی ہو گئی ہوگی ایک شہر میں اور دوسرے  
میں تو کھانڈے وہاں دونوں پر سے مذمت ہو گئی پھر ایک الموت کی قدرت کی مشارق میں مطلب و ظلمت اور  
مسجدوں میں سوچا اور فراموشی ہے جسے یہ مری و جس کے ساتھ دوسری چیز اور وہاں سے چاہے کہے۔









۱۔ مٹی رندہ کے شمع میں سے نکل کر ہر مٹی کے شمع سے ادایت لگ کر کے کہ یہاں ہاں  
 تو ان کے رب سے ہر مٹی کے شمع میں سے نکل کر ہر مٹی کے شمع سے ادایت لگ کر کے کہ یہاں ہاں  
 شمع میں سے نکل کر ہر مٹی کے شمع سے ادایت لگ کر کے کہ یہاں ہاں

سُجَّانَ جُنُودِهِمْ عَنِ نَضَا جَمِيعٍ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ حَقُّهُ وَطَعًا وَرُيَا  
مَرَدِّهِمْ يَوْمَهُمْ ⑤

اور اے میں نے کہا (پہلے) کہ میں نے یہ سنا ہے کہ وہ کھڑے ہوئے اور میرے لئے  
 ہوئے اور میں نے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ وہ کھڑے ہوئے اور میرے لئے

[illegible]

عام فریادی واپس لائی جا تو اور اس پر روئے قہقہہ لگے۔ حضرت اس نے کہا کہ تم کسی اللہ سے دعا کرتا ہو کہ میری بیوی کو اس وقت تک بچس دے جس تک عطا کی رقم رو بہ لا جو میری۔

اسم بخاری کے "تبارک" میں کورائیں ہم یہ خبر اس نے حضرت انیس دینی لہ حد سے "اہمیت" نقل کی ہے کہ یہ ایت  
عش ہجری لہ نہ کے، اے میں، اے لہ ہول۔

۱۔ مجھ اس سحر اس کی غریب سے خیر ہے۔

عام دوسرا الی شہرے حضرت سہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم بعد کی ماہ سے پہلے ہر دوسرے انتخاب کرتے

عبدالرحمن نے "مصحف" میں لکھا کہ مراد یہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جہانگیر کے دربار میں پہنچاؤ کے بعد

کی مانند پہلے مرتے ہوئے اور اس کے بعد قبر میں رہتے ہوئے نکھر نکھڑا۔ یہ آیت اسی بار کے ہے۔ یہ ایک بار نقل ہوئی

ابن عربیہ۔ حضرت ائمہ سے روایت تشریح کی کہ یہ کیفیت ہم بھائیوں کے درمیان تھیں۔ اہل عرب کے ہاں  
پڑھتے بھائیوں کے درمیان یہ طریقہ پڑھنے کا تھا۔ یہاں تک کہ یہی کلام اللہ کے ساتھ مشائیوں کے ہاں پڑھتے روایات میں مذکور ہوئی۔

۱۰۔ اہل انصاف، سید مراد علیہ السلام حضرت ائمہ علیہ السلام کی فضیلت محمد سے روایت مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے مرادو! لوگ ہیں جو عیش و لی لذت سے پہلے کی بات کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہے ان کی تفریح ہے۔ جب حضور ﷺ نے اس کا کیا تو مراد

میں نے اپنے اسرار اور اسرار کا ذکر، شہر و دیہات، خوف سے کہیں کہیں سے نہیں مل سکا ہے۔ اس کا وقت چھوٹے بچے کے لئے اور بڑے بچے کے لئے ہے۔

اسرائیل میں یہ واقعہ نے حضرت ابراہیمؑ کی اہل گھمسان کو بہت لڑائی کے نتیجے میں ہتھیار کے بارے میں سوچا۔ یہ سوچ کہ ہتھیار ہتھیار پر جسے پکے اسلحے ہوتے تھے۔

[illegible]

۱۰ مہر، دوا، کتب مراد یہ تمام انھوں نے حضرت جلال رحمتا عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم مجلس میں بیٹھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ صحابہ عریض سے مفاد تک نہ رہ پڑے، رہے تھے تو چاہتے ہمارے وہی۔

ام محمد بن عمر اور یحییٰ جبریلہ نے ”خمن“ میں حضرت اے سفید راہو پانی خانہ میں تمہارا لٹ سے رہا ہوتے لڑائی کے کہ اس سے مراد وہاں کے غزوانی ہیں، حضرت اور عوام کے درمیان پڑے جاتے ہیں۔

ایک لمحہ کی خاطر، مردانہ سے حضرت عیسیٰؑ کی جتنی قدر تھی، وہ بھٹائی کی بجائے کہ عیسیٰؑ سے جھگڑا کر، صوبہ اور مقام کی عمر کے دو چاروں کو بھٹائی کے ساتھ لے کر، عیسیٰؑ کے پاس حاضر ہوا۔

۱۰ محمد بن ۶ ریلو، جن کو پیر محمد گاہ نے حضرت امام علی بن محمد رضی اللہ عنہ سے راہت نقل کی ہے کہ اس آیت سے مراد ہے کہ:

امام احمد، امام حریری، عیسیٰ بن عقیل، امام ترمذی نے سید گنج فرما دیا ہے کہ وہ نام سبکی "اسکے باجوہ" یعنی نصر نے کہہ چاہے اصل وہ نہیں  
 اسلئے جریر، ابن ابی نعیم، حاکم، حاکم نے اسے گنج قرار دیا ہے۔ لیکن حریری اور عقیل نے مجسم لفظ نے شعبہ ۱۵ میں مصحف  
 ۱۵۰ میں نہیں، مگر اللہ عزوجل سے روایت نقل کی ہے کہ میں سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک گناہی — بن  
 کر یہ پیشہ کرنے کے قریب کی جنگ بہم چلا رہے تھے۔ میں نے کہا اے اللہ کے نبی! مجھے اچھے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے  
 جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے مجھے دور کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھ سے ایک بڑے عمل کے بارے میں  
 پوچھا ہے مگر یہ اس آدمی کے لیے آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ سے آسان کرے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرے۔ اس کے  
 ساتھ کسی کو شریک نہ کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ قائم کرے اور کفر نکال دے۔ یہ مصلحت کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔ پھر فرمایا  
 کیا میں تیری اور خضائی بھائی کے درمیان پرہیز کروں؟ اور وہاں سے جہاد کے خطا کو سزا دیتا ہے اور راست کے دو سونے میں  
 رتو دھرتا ہے۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا کیا میں تجھے اسلئے کہ تو درمیان کے حقوں اور ان کی چوٹی کے بارے میں



آج کا دن ہر مومن کے لئے عظیم کیس ہے۔ ہمیں ہر امر و نہی کا حوالہ دینا ہو گا اور اس کی پیروی کرنا ہو گی۔ ہر امر و نہی کا حکم اللہ تعالیٰ نے عموماً اس کے رسول کے ذریعہ ہی دیا ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم کو براہ راست بیان کیا ہے، لیکن عموماً اس کے حکم کو اس کے رسول کے ذریعہ ہی دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنے حکم کو پہنچانے کے لئے بھیجا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنے حکم کو پہنچانے کے لئے بھیجا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنے حکم کو پہنچانے کے لئے بھیجا ہے۔

اباؤں پر جو غصہ تھا اسے مٹا دینا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے گھر میں اللہ جل جلالہ کے نام سے رات کی خدمت کا کیا تو حضور ﷺ ان تمام باتیں بھر کھینچا اور آپ کے آنسو ٹرے گئے۔ (2)

امام حسن مرادی رحمہ اللہ حضرت ابو جہرہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ شیخہ بنت محمد مجھے محبوب  
کے مقلی کے درجے میں بتائیے۔ حضور رشتہ نہ نہ فرمایا جو علم پر کام کے اور جس پر مجاہدہ یاں پر فاسق ہے جس پر اللہ  
تعالیٰ آسمان کو ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بہت کم کر یہ کہ اس کا کسی کو شریک نہ تھمیرا میں نماز پر حاکم میں یہ نہیں جانتا کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کو کا ذکر کیا نہ کیا۔ چرا، اگر تو چاہے تو میں تجھے سور کے برابر امان کے شوق کاروں کی بدنی کے درجے میں  
رہاؤں گا۔ اور کا سرور اسلام ہے۔ جس نے اسلام قبول کیا وہ اس کا حکم پا گیا۔ امن کا متن لکھو ہے اور جو نبی اللہ کی راہ میں جہاد ہے،  
اور نہ نہ حمل پر جس وقت غلوں کو مٹا جائے اور وہ کے درمیان مبارزہ غنا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایسا ہی حکایت کی۔  
اسی سرور یہ ہے حضرت اسی سے روایت نقل کی ہے، میں اپنا دل اس شخص کو دیتی تھی کہ وہ اس راستہ سے نہ کچھ حصہ لیتے۔  
ابو حمزہ ثمالی، ابن ابی شمر، محمد بن عمر، ابن جریر، ابن منذر، رحمہم اللہ نے حضرت کا یہ رحمہ اللہ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی  
ہے۔ نوہا، فتنے میں اور نہ نماز سے ہیں۔ (۵)

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمدؐ سے یہ قول سنا کہ اسے کمال سے مراد اس کو مرثیہ ہے۔ (۱)

امام محمد بن شہر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت صہبائے کرام کی بات سے مراد یہ ہے کہ

























ہاں اور انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے لوگوں سے خطاب کیا میں نے آپ کو ارشاد دیا کہ میں نے اپنے خیر داروں کو کہیں کہے یہ تم کا یہ ہے جبکہ تم اب اللہ کے رسول سے اپنے کا حکم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عمر نے فرمایا۔ بعد میں ہم یہ روایت کیا۔ اگر کہیں اسے نہ کہیں اور ہمیں تو ہے وہ اسے اس کی کہ حضرت عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کی روایت کی کہ اب کتاب اللہ میں نہیں تو میں اسے کتاب میں لکھ دیتا ہوں۔

امام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ حضرت کثیر بن علی سے روایت نقل کی ہے کہ سہمہ بن ابی ہاشم نے کہا ہم نے یہ روایت سنی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا میں نے اپنے خیر داروں کو کہیں کہے یہ تم کا یہ ہے جبکہ تم اب اللہ کے رسول سے اپنے کا حکم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عمر نے فرمایا۔ بعد میں ہم یہ روایت کیا۔ اگر کہیں اسے نہ کہیں اور ہمیں تو ہے وہ اسے اس کی کہ حضرت عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کی روایت کی کہ اب کتاب اللہ میں نہیں تو میں اسے کتاب میں لکھ دیتا ہوں۔

امام ابن جریر نے حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا میں نے اپنے خیر داروں کو کہیں کہے یہ تم کا یہ ہے جبکہ تم اب اللہ کے رسول سے اپنے کا حکم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عمر نے فرمایا۔ بعد میں ہم یہ روایت کیا۔ اگر کہیں اسے نہ کہیں اور ہمیں تو ہے وہ اسے اس کی کہ حضرت عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کی روایت کی کہ اب کتاب اللہ میں نہیں تو میں اسے کتاب میں لکھ دیتا ہوں۔

امام ابن جریر نے حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا میں نے اپنے خیر داروں کو کہیں کہے یہ تم کا یہ ہے جبکہ تم اب اللہ کے رسول سے اپنے کا حکم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عمر نے فرمایا۔ بعد میں ہم یہ روایت کیا۔ اگر کہیں اسے نہ کہیں اور ہمیں تو ہے وہ اسے اس کی کہ حضرت عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کی روایت کی کہ اب کتاب اللہ میں نہیں تو میں اسے کتاب میں لکھ دیتا ہوں۔

امام ابن جریر نے حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا میں نے اپنے خیر داروں کو کہیں کہے یہ تم کا یہ ہے جبکہ تم اب اللہ کے رسول سے اپنے کا حکم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عمر نے فرمایا۔ بعد میں ہم یہ روایت کیا۔ اگر کہیں اسے نہ کہیں اور ہمیں تو ہے وہ اسے اس کی کہ حضرت عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کی روایت کی کہ اب کتاب اللہ میں نہیں تو میں اسے کتاب میں لکھ دیتا ہوں۔

امام ابن جریر نے حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا میں نے اپنے خیر داروں کو کہیں کہے یہ تم کا یہ ہے جبکہ تم اب اللہ کے رسول سے اپنے کا حکم ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عمر نے فرمایا۔ بعد میں ہم یہ روایت کیا۔ اگر کہیں اسے نہ کہیں اور ہمیں تو ہے وہ اسے اس کی کہ حضرت عمر نے کتاب اللہ میں اس چیز کی روایت کی کہ اب کتاب اللہ میں نہیں تو میں اسے کتاب میں لکھ دیتا ہوں۔

کیا تو سب سے زیادہ رحم بخود اے جبکہ وہ خود سب سے خوش تر ہے جس جیسے نہ جھے ملتی تھے ہیں  
 یہ بخاری میں ہے کہ سب سے زیادہ رحمی اللہ ہے نہ وہ اللہ کی ہے کہ جس سے نبی کریم ﷺ پر سورہ  
 79 میں کوئی حال بھی اس سے بڑھ نہیں چلا گیا جس میں نہیں ہے:

اللہ بوسعہ فی الغافل نفسی، یعنی ابدی اللہ میں ہر وہ جو صبر اللہ نے نصرت کا شرف حاصل کیا ہے وہ اس سے زیادہ غافل  
 ہے نہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورہ 2 میں ہے: اہل بیتیں پڑھی جان گئیں۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحف  
 لکھ کر وہاں پر چڑھ کر پڑھے: اب (۱)

يَسُو اللّٰهُ لِرُحْمٰنٍ مِّنْ رُّحْمٰهٖ

اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں جو بہت ہی مہربان ہیں نہ ہر زمانے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُطِيعُ الْكَافِرِينَ وَالْمُشْرِكِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

عَلِيمٌ حَكِيمًا وَإِنَّهُ مَا يُزِيحُ الْحِجَابَ عَنْ رُحْمَتِكَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا

تَعْمَلُونَ خَبِيرًا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ كَمِيلًا

”اے نبی (کریم) (سب مہربان اور رحیم اللہ تعالیٰ سے ہر وہ کہنا ہے کہ اگر اور مہربان کا ہے تب نہ

تعلیل کو بجا نہ دیتا ہے۔ اور وہ حق کرتے ہوئے جو ان کی جاتا ہے آپ کی طرف اپنے سب کی جانب

سے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو حکم کرتے رہتے ہیں اس کی طرف جاتا ہے۔ اور (اللہ کے محبوب) مہربان رکھے اللہ

پہلے کالی ہے اللہ تعالیٰ (آپ کا) کمر باندھنا“

یہ امر ضروری نصرت جو ہر کے واسطے سے ظاہر ہے وہ نصرت اللہ تعالیٰ سے دیتے ہیں کہ ان کی

شرک اور کفر اور شیعہ بن دین نے نبی کریم ﷺ کو نصرت اسلام سے رک جانے کا مطالبہ کیا اور یہ شرط لگا کر دیا ہے

اور اس کا ایک حصہ آپ کو دیں گے۔ عید عید میں مہمانوں اور بیویوں نے اسی بات سے اصرار کیا کہ آپ اس نصرت سے نہ

رکے جو وہ آپ کو مل کر رہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کو نازل فرمایا: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

اللہ ان کو دوست رکھتا ہے جو احسان کرتے ہیں۔ اور اس بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کی طرف سے مہربانوں میں طرف اور

الْمُحْسِنِينَ سے مراد یہاں مہربان ہیں جن میں مولیٰ اور جہنم نہیں ہے۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَتَيْنِ فِيْ جَوْفِهِۦٓ وَمَا جَعَلَ أَرْوَاحَكُمْ أَوْ

تُظْهِرُونَ مِنْهُنَّ أَمْهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعَاكُمْ أَمْهَاتَكُمْ وَلَكُمْ



























لوگوں سے کوئی بات نہ کرنا یہ سب کو نصیرت یا تلقین ہے۔ میں اپنے پڑاوت لکھا یہ سب کو جس دھن کے شکر کے قریب پہنچا۔ وہ جس نے ان کی راہ آگ میں دیکھا کہ یک دھڑا لوگ ہم کو آدمی ہے جو آگ پر چھوٹا ہے اور بے کوٹلو پر ہاتھ داتا ہے اور جوتے دھوئی۔ مجھ کو دفتر میں داخل ہو وہ وہی صاحب گھر تھے جو کہہ رہے تھے۔ کوچ کوچ اسے قتل عام نہیں تصور۔ اس نے فکر میں رہی گا بگاڑ۔ پانچویں۔ اس کا دفتر بھی چلتے بھر گئی تھی۔ چاہتا تھا اللہ کی قسم میں اسے کہاؤں کی آواز میں رہتا۔ ان کے اصرار سے نہ ہوئی۔ ان کیوں بھر مار رہی تھی۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی طرف نکلا۔ جب میں صف راستہ والوں سے زور دے کر چکا تھا کہ میں کے قریب شہر آ رہے تھے تو کہے بانٹے کہ اے میرے دوستوں نے کہا اپنے صاحب کو بخدا اللہ تعالیٰ میں اس صاحب ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور ﷺ کی طرف جب کوئی مشکل کھڑی آتی تو یہ نماز پڑھتے تھے۔ میں نے آپ کو قومی مسودہ مقال سے سمجھ لیا کہ میں انہیں کوئی کرتے ہوئے چھوڑا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَعْلَمُ الْغُيُوبِ ۚ إِذْ تَبْتَغُوا عَرَضَ الْمُنَافِقِينَ إِذْ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَتَبْتَغِيهِمْ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ وَلَاحِقَ النَّارُ ۚ يَوْمَ لَا يُصْلِحُ لَهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۚ** (۱۰۱)

اے میری نبی! اور میں سب کو جیسا اللہ تعالیٰ تعریف کرے۔ مسلمان سے دیکھتا ہے۔ یہ ہے اور اس فعل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پکڑا تو میں آپ کو اٹھا لیا گا۔ میں اب ضرور کروں گا۔ حضرت عذیرہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اسے لڑوا کر اس کی رات کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عذیرہ رضی اللہ عنہا کی رات میں نماز پڑھا رہے ہیں اس میں بھی حضور ﷺ کے پاس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے سے عذر میں نے عذر کرویکہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں آتی ہے جو ان لوگوں سے پاس دے اور نہ ہی میرے پاس آئے۔ غرضت کے رب اللہ تعالیٰ سے میرے ساتھ رکھے گا تو میں سے کوئی نہ کہی نہ اٹھا۔ سب لوگ خاموش رہے۔ حضور ﷺ کیلئے بھر بات دیرانہ۔ لوگ خاموش رہ گئے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اب بیکرا عرض کی میں اللہ کے پاس کی پوجا میں بخش یاخو سیکر رہوں۔ پھر عرض کی کہ آپ چاہیں تو میں چلا جا تاہوں۔ ارادے سے حضرت عمرؓ نے عرض کی میں اللہ کے رسول کی مدد کا میں بخش کا خواہتا ہوں۔ ہوں۔ ارادہ مضبوط۔ میں نے عرض کی لیک۔ میں اٹھ گیاں تھا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میرے پہلو روانی سے کھینک رہے تھے۔ حضور ﷺ نے میرے سر اور پیروں پر ہاتھ پھیرا۔ پھر اس قوم کے پاس جاؤ یہاں تک کہ ان کی خبر لاؤ۔ کسی سے اس وقت تک نہ کہ یہاں تک کہ تو میرے پاس آجاتا۔ پھر فرمایا کہ اے اللہ! اس کے ساتھ اس کے پیچھے اس کی دھنیا جاتا۔ اس کی باتیں جاتا۔ اس کے اوپر سے اس کے نیچے سے اس کی طاقت لے۔ یہاں تک کہ یہ لوگ آسمان سے اٹھ کر آجائیں۔ میں چلا۔ میں ان کی طرف چلا ہمارا تھا۔ وہاں میں سلام میں چلا۔ چلا ہوا۔ میں نے دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہوا بھیجی وہی ہے جس نے ان کے جھجوں کی رسید کو توڑ دیا۔ ان کے گھوڑوں کو بھگا دیا۔ ان نے یہ چیز کو چھوڑ دیا کہ وہاں وہاں اپنی جگہ کے پاس جینا آگیا۔ میں نے اسے دیکھا تو میں سے ایک تیر پادار چلا۔ انان پر چڑھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اٹھ کر لیا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی









بارے میں کتب گنات رکھتے تھے۔ اس وقت پڑھنے والوں کا احسان ہوا کہ ان لوگوں نے اپنے حلقے کے مناسب مائیں کیں اور انہوں نے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ اس پر ہانکی وہ ہے جس کا اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ (۱۰)

اس میں ہانکی میرا اور میری رحمہ صہ ہے۔ اہل حق و حجت ہمارے ہیں۔ اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۱)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۲)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۳)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۴)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۵)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۶)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۷)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۸)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۱۹)

اللہ و اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کہ ہم اپنے حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ ہم سب کو حق و ایمان کے مناسب مائیں کیں۔ (۲۰)









[illegible][illegible]



امام ابن ابی حاتم و اسناد صحیح ہے۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل آیا ہے کہ تو خود ایک جہاد الیہ میں اور اس کے  
ساتھی ہیں اور خود قتلہ کے ساتھ ہیں یعنی جہاد کے لئے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل آیا ہے کہ تو خود ایک جہاد الیہ میں اور اس کے  
ساتھی ہیں اور خود قتلہ کے ساتھ ہیں یعنی جہاد کے لئے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل آیا ہے کہ تو خود ایک جہاد الیہ میں اور اس کے  
ساتھی ہیں اور خود قتلہ کے ساتھ ہیں یعنی جہاد کے لئے ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَ

الْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

”پہلے خدا اور جس کے لئے اللہ کے احوال اور اس میں میری سونہ ہے۔ یہ نبیوں کے لئے ہے جو

اللہ تعالیٰ سے اپنے اور دنیا سے الگ ہو کر اللہ کی عزت سے اپنا تعلق دیکھتے ہیں۔“

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل آیا ہے کہ تو خود ایک جہاد الیہ میں اور اس کے  
ساتھی ہیں اور خود قتلہ کے ساتھ ہیں یعنی جہاد کے لئے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل آیا ہے کہ تو خود ایک جہاد الیہ میں اور اس کے  
ساتھی ہیں اور خود قتلہ کے ساتھ ہیں یعنی جہاد کے لئے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل آیا ہے کہ تو خود ایک جہاد الیہ میں اور اس کے  
ساتھی ہیں اور خود قتلہ کے ساتھ ہیں یعنی جہاد کے لئے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل آیا ہے کہ تو خود ایک جہاد الیہ میں اور اس کے  
ساتھی ہیں اور خود قتلہ کے ساتھ ہیں یعنی جہاد کے لئے ہیں۔















کے آئین و آپ کے حکم سے فرما کرے۔

تصحب میں بیوقوف و غیور کا تصور

اگر یہ سب کے پس منظر میں دیکھا جائے تو عوامی حلقوں میں

ایک اور قسم کی فوجی جہاد کا تصور سامنے آتا ہے۔ جس میں جہاد کا مفہوم نہ صرف فوجی جہاد بلکہ سیاسی و اقتصادی جہاد بھی شامل ہے۔

یہ فوجی جہاد ہے جس میں فوجی جہاد کے ساتھ ساتھ سیاسی و اقتصادی جہاد بھی شامل ہے۔ جس میں جہاد کا مفہوم نہ صرف فوجی جہاد بلکہ سیاسی و اقتصادی جہاد بھی شامل ہے۔

وَمَا تَدْرُكُ أَهْلَهُ نَذِيرٌ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَكُنُوا خِيَرًا وَ كَفَىٰ أَمَّةً  
الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالُ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا

اور (۱۱) اہل اللہ کے لئے نذر ہے کہ وہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔ (من فکر فکری)

یہ ایک نذر ہے کہ وہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔ (من فکر فکری)

یہ ایک نذر ہے کہ وہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔ (من فکر فکری)

یہ ایک نذر ہے کہ وہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔ (من فکر فکری)

یہ ایک نذر ہے کہ وہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔ (من فکر فکری)

یہ ایک نذر ہے کہ وہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔ (من فکر فکری)

یہ ایک نذر ہے کہ وہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔ (من فکر فکری)

یہ ایک نذر ہے کہ وہ نہ سمجھتے تھے کہ ان کے لئے کیا ہے۔ (من فکر فکری)

حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس کو بخولہ اس کے دل سے نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 ۱۱۱۔ میں نے یہ سنا ہے کہ جو اس کو بخولہ اس کے دل سے نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔

وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوا مِنْهُمْ مَنْ هُوَ يُكْتَبُ مِنْ صِيَاحِهِمْ وَقَدْ  
 فِي قُلُوبِهِمُ الرُّغْبُ ذَرِيعًا تَفْشُونَ وَيَا مُبْرِدُونَ تَبَرَّأْنَا  
 أَمْرُكُمْ وَفِي رُءُوسِهِمْ أَهْوَالُهُمْ وَأَمَّا لَمْ تَنْظُرُوا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝

اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔

اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔

اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔  
 اور اس سے پہلے کہ اس نے اس کی قبر میں نور نکلے گا اور اس کی قبر میں نور ہوگا۔





























علاقہ صاف تھا۔ پے چورنگ ایک ایک باکو میں پیرے تقریباً ایک انہہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چپے چپے چل رہے تھے یہاں تک کہ سال بعد شیخ نے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور شیخ نے ان کے حضرات اس و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی کمر میں لے لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے سر پر رکھ لیا۔ حضور شیخ نے ان کی دوا میں روکھت فاطمہ حضور شیخ نے ان کی بائیں طرف منہ کی۔ حضرت ام حبیبہؓ نے ان کے پیچھے سے چلنا شروع کیا۔ پھر ان کے ساتھ چلے گئے۔ (۱۰)

ماہیچہ اور مہلکے حضرت ام سلمہؓ کی ایسی فہم سے ہوا یہ ٹھیک ہے کہ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کو اس مسئلہ سے قریب لایا اپنے بیٹوں اور خاد کو لے آ کر آپ ان سب کو لے آئیں۔ راجلی انصاف فرمیں گے یہی پرہیز کیا جاؤں۔ مگر ایسا انھوں نے کیا۔ ہر کھانے پر کھانے والے پہلے بھی جو چیز ایک حد تک میں راجحہ کے الفاظ ہیں۔ اہل راجحہ اور کسیر قائل ہر پاس طرف کر جس عربی قوم نے یہاں پہنچے یہ جن میں اور شیخ نارنگی راجحہ نے حضرت عائشہؓ کو لے کر لایا کہ میں نے چار بار پرانی ہے کہ کبھی بھی ان میں راجحہ ہیں اور حضورؐ نے ان سے میرے وقت سے بھی لیا اور کہ تو یہاں پر سے دم

امام حسن و اچھا مرد اللہ ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ ایسا فعل کی ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں رہا ہوگی۔  
گھر میں سات افراد تھے۔ حضرت جبریل، حضرت میکائیل، حضرت جیج، حضرت خافضہ، حضرت حسن، حضرت حسین، امام علی  
رضی اللہ عنہم گھر کے دروازے کے پاس تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں۔ حضور  
ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں نے کہا: تو روئے ہی میں سے ہے۔

امام الزمخشری اور خطیب جمہانے نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا وہ حق تو حضرت زبیر بن العوف رضی اللہ عنہ سے لیا گیا ہے کہ میں نے کون سے دنوں میں حضور ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے ملنے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملنے کا حکم کیا تھا۔ یہ سب پر ہوا تھا۔ جبکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تھا۔ پھر دعا کی اس لئے کہ یہ میرے وطن بیت ہیں ماسوائے اس سے چاہا کہ میں سے چاہا کہ میں اور قرآن اور احکام کی بات نہ کروں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ تعالیٰ اگر میں بھی اس کے ساتھ ہوں ہمارے ہاتھ سے کچھ نہیں ہے۔

علامہ ترمذی (رحمہ اللہ) نے بھی فرمایا ہے: "ملازمہ جو یہ طعنہ منہ کا کم (جبکہ جاننے سے صحیح قرار دیا ہے) ابن مردودہ کہتی ہے اس میں مختلف مسودات سے حضرت ام حارثہ، روایت نقل کی ہے کہ یہ بات میرے گھر میں نازل ہوئی۔ جبکہ گھر میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت جعفر بن محمد بن ابی طالب، رسول اللہ ﷺ کے بیٹے حسن و حسین بن علیؑ کے عزت و شرف جو برسوں کا تھا، شہید ہوئے تھے۔ پھر فرمایا میرے اہل بیت آئے، ان سے نا اہلی اور کفر و رے اور انکسار و کفر ہوا۔" (رق)

۱۴۔ اس جریہ میں علی حاتم اور محمد علی نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پیغمبروں کے لئے جس نادل پہنی مکہ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ (ع)

















بچن میں سے ہوں اور جو احباب بچن میں سے بچ رہے ہوں۔ پھر دونوں قسموں کو مزید تین قسموں میں تقسیم کیا اور مجھے ان تین قسموں میں بجز تین میں داخلہ اللہ تعالیٰ کے ان فرماں کا یہی مطلب ہے **فَأَصْحَابُ الْمَسْجِدِ مَا كُنُوا فِيهِ إِذَا قَامُوا إِلَيْهِمْ فِي السَّبْتِ** (لوقہ: ۱۶) میں سببین میں سے ہوں وہ بہترین ساتھیوں میں سے ہوں۔ پھر ان تین قسموں کو مختلف قبائل میں تقسیم کیا اور مجھے بحرین قبیلہ میں رکھا اور اللہ تعالیٰ کے ان فرماں کا یہی مقصود ہے **وَجَعَلْنَاكُمْ فِئَتًا مِّنْ قَبْلِ الْيَوْمِ** (پہلی آیت) **وَلَا تَحْزَنْ** (۱۶) کے بحرین میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو جنت میں سے یا قتل میں اور اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں سب سے معزز میں۔ پہلی فیکر کی بات تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو جنت میں تقسیم کیا اور مجھے ان دونوں میں سے (۱۶) کے بحرین میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ان فرماں کا یہی مطلب ہے **إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُتُبَكُمْ** (۱۲) میں اور اہل بیت کو دھو دے پاک کرے۔ (۱۲)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت زکریاؑ اور یونسؑ کے یہاں یہی بات کہ یہ اہل بیت ہیں میں سے اہل بیتی کے الفاظ سے گھولا رکھا اور اپنی رحمت کے ساتھ خاک کیا (۱۹)۔ کہا حضرت یونسؑ کا یہی حرام و حلال ہے نہایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے ہم اس خاصہ والے ہیں جسکی نگہ حلالی نے نبوت کے درخت و رسالت کے علیٰ ہر شجرہ کے آگے خاصہ رحمت کے گہوارہ کے معدن کے ساتھ پاکیزہ ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے یہاں یہی بات کہ یہ اہل بیت ہیں میں سے اہل بیتی کے الفاظ سے گھولا رکھا اور اپنی رحمت کے ساتھ خاک کیا (۱۹)۔ کہا حضرت یونسؑ کا یہی حرام و حلال ہے نہایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے ہم اس خاصہ والے ہیں جسکی نگہ حلالی نے نبوت کے درخت و رسالت کے علیٰ ہر شجرہ کے آگے خاصہ رحمت کے گہوارہ کے معدن کے ساتھ پاکیزہ ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے یہاں یہی بات کہ یہ اہل بیت ہیں میں سے اہل بیتی کے الفاظ سے گھولا رکھا اور اپنی رحمت کے ساتھ خاک کیا (۱۹)۔ کہا حضرت یونسؑ کا یہی حرام و حلال ہے نہایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے ہم اس خاصہ والے ہیں جسکی نگہ حلالی نے نبوت کے درخت و رسالت کے علیٰ ہر شجرہ کے آگے خاصہ رحمت کے گہوارہ کے معدن کے ساتھ پاکیزہ ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے یہاں یہی بات کہ یہ اہل بیت ہیں میں سے اہل بیتی کے الفاظ سے گھولا رکھا اور اپنی رحمت کے ساتھ خاک کیا (۱۹)۔ کہا حضرت یونسؑ کا یہی حرام و حلال ہے نہایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے ہم اس خاصہ والے ہیں جسکی نگہ حلالی نے نبوت کے درخت و رسالت کے علیٰ ہر شجرہ کے آگے خاصہ رحمت کے گہوارہ کے معدن کے ساتھ پاکیزہ ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے یہاں یہی بات کہ یہ اہل بیت ہیں میں سے اہل بیتی کے الفاظ سے گھولا رکھا اور اپنی رحمت کے ساتھ خاک کیا (۱۹)۔ کہا حضرت یونسؑ کا یہی حرام و حلال ہے نہایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے ہم اس خاصہ والے ہیں جسکی نگہ حلالی نے نبوت کے درخت و رسالت کے علیٰ ہر شجرہ کے آگے خاصہ رحمت کے گہوارہ کے معدن کے ساتھ پاکیزہ ہے۔















۱۔ محمد بن اسماعیل بن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حق میں کسی چیز کو اپنی چیز قرار دے گا، وہ بھروسہ نہ کرے گا۔  
 ۲۔ کوہ میں سے ایک پہاڑ جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔  
 ۳۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔

۴۔ امام احمد بن حنبلہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حق میں کسی چیز کو اپنی چیز قرار دے گا، وہ بھروسہ نہ کرے گا۔  
 ۵۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔

۶۔ امام احمد بن حنبلہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حق میں کسی چیز کو اپنی چیز قرار دے گا، وہ بھروسہ نہ کرے گا۔  
 ۷۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔

۸۔ امام احمد بن حنبلہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حق میں کسی چیز کو اپنی چیز قرار دے گا، وہ بھروسہ نہ کرے گا۔  
 ۹۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔

۱۰۔ امام احمد بن حنبلہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حق میں کسی چیز کو اپنی چیز قرار دے گا، وہ بھروسہ نہ کرے گا۔  
 ۱۱۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا

اے ایمان والو! اللہ کو یاد کرو کثرت سے۔

۱۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔

۲۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔

۳۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔

۴۔ یہ ایک پہاڑ ہے جس پر ایک چٹان تھی، اس کو اب کوہ ابراہیم کہتے ہیں۔ اس سے پہلے اس کو کوہ ابراہیم کہتے تھے۔





اہم امر رسالہ نے حضرت رسول کو لکھا ہے کہ میں اللہ کے پیغمبر ہوں۔ فرمایا تم میں سے کون  
 میری طرف سے ہے؟ یہ سنا۔ میں نے فرمایا: میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا  
 اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد وہ فرمایا: میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو حضرت علیؓ نے اپنے پیغمبر کو لکھا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

یہ امر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔  
 میں نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔ (تفسیر میں اس کا اہم امر یہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغمبر کو پہچان لیا ہے۔)

هُوَ الَّذِي يُصَيِّرُ عِبَادَكُمْ وَفِيكُمْ سُلَيْمٌ وَفِيكُمْ سُلَيْمٌ وَفِيكُمْ سُلَيْمٌ











۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری امت کو اس کی حق بات سے روکنے کے لئے کھڑے ہو۔

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری امت کو اس کی حق بات سے روکنے کے لئے کھڑے ہو۔

۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری امت کو اس کی حق بات سے روکنے کے لئے کھڑے ہو۔

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری امت کو اس کی حق بات سے روکنے کے لئے کھڑے ہو۔

۵۔ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری امت کو اس کی حق بات سے روکنے کے لئے کھڑے ہو۔

۶۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری امت کو اس کی حق بات سے روکنے کے لئے کھڑے ہو۔

۷۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری امت کو اس کی حق بات سے روکنے کے لئے کھڑے ہو۔

۸۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو بھیجا ہے کہ تم میری امت کو اس کی حق بات سے روکنے کے لئے کھڑے ہو۔

























کی ترمیم ہو جائے۔ یہ بات ایک بار اس شخص کو یاد رکھنی چاہیے کہ اس کی تعمیر کا مقصد کیا ہے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔

لَا يَجْعَلُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ عِدَّةً وَلَا أَنْ تَبْدُلَ بِهِنَّ مِنْ زَوْجٍ وَزَوْجَاتٍ عِدَّتُهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ يَوْمَ تَخْرُجْنَ مِنْ حُجْرَتِكُمْ لِكُلِّ فَتْمَةٍ مَخْرُجَةٍ

مطلوبہ اس بات کے لیے کہ اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔ اگر اس کی تعمیر کا مقصد ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے تو اس کی تعمیر کا مقصد یہ ہے کہ اس کو ایک عمارت بنایا جائے۔





























آیت ناس میں تو سکا۔ جس کی یہ سول لکھ ساری یہ تہذیب و ملامت اس کے گھریوں چھوڑ کر چلے گئے۔  
 صوفیہ - یہ عقیدہ ہے کہ اہل جہنم میں میرا صاحب کی باقی رہے۔ بلایا یہ عقیدہ جس غلطی محض کی  
 صلیبت علی ابی اہلہ اللہ مالک علی محمد کی ہرکت علی ابی ہبہ ۱۔

ابن ہبہ مالک مالک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ سے کہا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ کے اہل بیت میں سے علیؑ کی ہرکت علی ابی ہبہ ۱۔  
 علیؑ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ

امام میرزا ابی علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ

امام میرزا ابی علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ

امام میرزا ابی علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ

امام میرزا ابی علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ  
 میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ

۱۔ میرزا ابی علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ

۲۔ میرزا ابی علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ

۳۔ میرزا ابی علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ علیؑ نے فرمایا کہ





سے کہ کیا انہم صحت غنی مٹھی : عیسیٰ کی مٹھی کہ جس میں ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ  
غنی مٹھی نہ غنی کی مٹھی تھا تو کون عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ  
مٹھی نہ کہ مٹھی علی لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ  
مٹھی نہ کہ مٹھی علی لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس میں حضرت انسؓ کا ایک بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے  
کریم ﷺ کے لیے فرمایا : حضرت جبریلؑ میں سے ایک شخص ہے جس نے آپ پر ایک حدیث پڑھا کہ  
حقانی میں ہے کہ حدیث ماری لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اس میں حضرت انسؓ کا ایک بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے  
کریم ﷺ کے لیے فرمایا : حضرت جبریلؑ میں سے ایک شخص ہے جس نے آپ پر ایک حدیث پڑھا کہ  
حدیث ماری لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس میں حضرت انسؓ کا ایک بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے  
کریم ﷺ کے لیے فرمایا : حضرت جبریلؑ میں سے ایک شخص ہے جس نے آپ پر ایک حدیث پڑھا کہ  
حدیث ماری لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس میں حضرت انسؓ کا ایک بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے  
کریم ﷺ کے لیے فرمایا : حضرت جبریلؑ میں سے ایک شخص ہے جس نے آپ پر ایک حدیث پڑھا کہ  
حدیث ماری لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ ابرہہم و عیسیٰ لے لیا تھا وہ نہ کہ

۱. ابن ابی شیبہ

۲. ابن ابی شیبہ

۳. ابن ابی شیبہ

۴. ابن ابی شیبہ

۵. ابن ابی شیبہ

۶. ابن ابی شیبہ















حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہاں مٹواؤ فذوق سے مراد ہے ذوقاً مومن مردوں اور مومن عورتوں میں نبوت نکلنے ہیں۔ وعلیہم السلام کثرتوا من کلامہم کل ہذا اور لہذا کلامہم (۱)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہیں وہی حدیث ملنا کر دی گئی ہے کہ وہ ہے تم کو، مٹیں گے یہاں تک کہ بنیادیں نظر نہ رہیں گی۔ وہ کہیں گے کہ اس نے وہاں کس وجہ سے یہ نصیحت ہمیں پہنچی؟ تو انہیں کہا جائے گا کہ جو تم مسلمانوں کو یہ نصیحت دیا کرتے تھے۔

امام ابن عبد بن حمید رحمہ اللہ اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: مومنوں کو اذیت دینے سے بچو۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کی نگہبانی کرتا ہے اور مومنوں کے لیے غضب ناک ہوتا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے: ایک روز حضرت عمرؓ کا خطاب نے اس آیت کو چار حالت پر بیان ہوا اور حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس گئے وہ ان سے طے کیا کہ ایسا مندر، میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک آیت پڑھی ہے تو مجھے سخت خوف لاحق ہوا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی براہیام میں تو مومنوں کو سرا دیتا ہوں، تمہیں راتوں۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا تو ان میں سے جس سے یہ قول مسلم ہے۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ نے امام شعبہؒ سے روایت نقل کی ہے اور حضرت عمرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ کہا میں بھلاں آدمی سے، راضی ہوں اس آدمی سے کہتا ہوں۔ حضرت عمرؓ کو کہہ دیا گیا ہے وہ تم سے بدراضی ہے، جب لوگوں سے فریادہ: تمہیں کس تو؟ وہی آیا، عرض کی اسے عمرؓ کہ میں نے اسلام کا کوئی علم توڑا ہے؟ فرمایا نہیں پوچھا کہ میں نے کوئی جرم کیا ہے؟ فرمایا نہیں، کیا میں نے اپنی طرف سے کوئی نیا کام کیا ہے؟ پھر بولا نہیں۔ پوچھا پھر آپ مجھ پر کیوں بدراضی ہیں؟ بلکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اور یہ آیت پڑھی۔ آپ نے مجھے اذیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بد بخشے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم اس سے بگڑ بات کی ہے۔ میں نے شرع کی گئی حد کو توڑا تو کوئی بدعت نہیں کی، اسلئے اپنی طرف سے کوئی نیکی کیا ہے مجھے بخش دے آپ کا نام اس سے یہ بات کہتے رہے یہاں تک کہ اس نے آپ کو معاف کر دیا۔

امام ابی حاتم رحمہ اللہ اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا جو آدمی مومنوں کے ساتھ حسن سلوک کرے اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا اجر عطا فرمائے گا۔ (۲)

امام طبرانی، القسمرودی، ابویہن صابر رحمہم اللہ حضرت جبرائیل بن یسریؒ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت سے روایت کرتے ہیں۔ اور آدمی جو حد کرنے والا ہو چنانچہ خورج، نیات کرنے والا اور روزہ رکھنے والا اور عہد میں اس کے بھائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ (۳)

امام ابن ابی حاتم، ابن جریر رحمہم اللہ اور ابی حاتم نے شعبہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس سب سے جزا اس کو کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول، پھر جانتے ہیں۔





















میں نے علم، ایمان، تہذیب، محرم، جماعتوں سے، اور کچھ دوسرے پر آپ نے جو چیزیں لکھیں ان کے پاس آئے۔ وہ یہ کہ:

فصل: میں نے علم، ایمان، تہذیب، محرم، جماعتوں سے، اور کچھ دوسرے پر آپ نے جو چیزیں لکھیں ان کے پاس آئے۔ وہ یہ کہ:









.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

1. تشیب و سر بہرہ، 4-5، 1955ء، (الکتاب، لاہور)۔

2. تشیب و سر بہرہ، 1955ء، (الکتاب، لاہور)۔

3. تشیب و سر بہرہ، 1955ء، (الکتاب، لاہور)۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَسْبُ لِلَّهِ الَّذِي يُدْعَىٰ فِي السُّبُوتِ وَفِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ  
الْأَخْرَجَ مِنْهَا وَمَا يُزَلُّ مِنْ أَسْمَاءَ وَمَا يُخْرِجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ  
الْحَقُّونَ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا سَاعَةٌ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي  
تَأْتِيَنكُمْ عَلِيمُ الْغَيْبِ لَا يَضْرِبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السُّبُوتِ وَ  
لَا فِي الْأَرْضِ وَلَا صَعْرٌ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ  
يُخْرِجُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَهُمْ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ  
وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَهُمْ عَذَابٌ  
أَلِيمٌ وَيَذَرُ الَّذِينَ آمَنُوا لِأُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ  
رَبِّكَ مَا لَاحِقَ أَفْهَمُوا إِلَىٰ عَمْرٍاءِ الْغَيْبِ الْحَمِيدِينَ وَقَالَ الَّذِينَ  
كَفَرُوا اخْلُفْنَاكُمْ عَلَىٰ رَاجِلٍ يَبْتَلِيكُمْ إِذَا مَرَقْتُمْ كُلَّ مَسْرَاقٍ أَنْتُمْ  
لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ أَفْتَدَىٰ قُلُوبَهُمْ كَذِبٌ كَرِيمٌ فَجَاءَ بَنِي النَّبِيِّينَ  
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَصَلَّىٰ السَّعِيدِينَ قُلُوبُهُمْ إِلَىٰ مَا  
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنْ أَسْمَاءَ وَالْأَرْضِ إِنَّ تِلْكَ تُخْفِئُ



۱۔ محمد ابراہیمؑ راہِ مذہبِ انبیاءِ علیہم السلام سے منقطع ہوا اور وہ اللہ سے پرتو فرمایا، جس سے اللہ نے اس کو  
مام فیہ سے روک دیا۔ (۱۰)

[illegible][illegible][illegible]

”بے شک محمدؐ اور اسی جناب سے“ اصلیت ہوئی۔ (تم نے عمر دیا) اسے چار سو تیس کھانسی کے ساتھ مل کر، اور کبھی کبھی دس فیصد مچھوٹے ہوئے اس کے ساتھ، یہ دوسم دیا اور کھانا اور پینے والا اور (اس کے) غلے خورے میں اور سے غائب ہو گئے اور (اسے) ہاروا (بے شک) اس بار بار بلانے پر یہ قہر کر کے ہوئی نہیں خوب کچھ دیا۔

مؤمنان! اللہ کے رسولؐ میں اور ان کے پیروں میں جو تم پر بھیجا، اللہ سے بہت اعلیٰ عطا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل کو















































میں سے کہہ رہے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ یہ کہی ہوئی بات ہے۔ یہ تو وہ ہے جس کو کہتے ہیں کہ وہ  
 یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ یہ کہی ہوئی بات ہے۔ یہ تو وہ ہے جس کو کہتے ہیں کہ وہ  
 یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ یہ کہی ہوئی بات ہے۔ یہ تو وہ ہے جس کو کہتے ہیں کہ وہ

قُلْ اِذْ عَوَّلْتُمْ عَلَيَّ فِي مَقَامِي الْاِلٰهِ لَا يَخْلُفُ عَنِّيْ شَيْءٌ وَّ مَا كُنْتُ مِنَ الْغٰثِ  
 السُّبُوْتِ وَلَا يَاقُوْلِيْ اَلَا رَاضٍ وَّ مَا لَكُمْ فِیْهَا مِنْ اَمْرٍ وَّ مَا كُنْتُمْ عَنْهُ

تفہیم

اے میرے رب! میں نے تجھ پر اپنے تمام امور میں تو ہی پر اعتماد کیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے  
 مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے

میں نے تجھ پر اپنے تمام امور میں تو ہی پر اعتماد کیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے  
 مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے

وَلَا تَقْعُدَنَّ عَنِّيْ فَتَرْكِبْ الْعَرْسَةَ ۚ اَوْ تَخْلُفَنِيْ اِذَا اُلْقِیْتُ  
 فَاَوْفِیْ بِوَعْدِكَ ۚ اَوْ تَنْسُوْنِیْ ۚ قُلْ اِنَّ اِلٰهَیْكُمْ اِلٰهُ وَاحِدٌ ۚ  
 قُلْ مَنْ یُّزِیْدُكُمْ مِّنَ النَّسُوْتِ وَلَا رَاضٍ قُلْ اِنَّ اِلٰهَیْكُمْ اِلٰهُ وَاحِدٌ ۚ  
 لَعَلَّ هٰذِیْ اَوْ فِیْ صَلٰی لَمْ یُحِیْثْ ۚ قُلْ لَا تَسْتَوْنَ عِنَّا اَجْرٌ مَّا ذٰلِکُمْ  
 نَسُوْنُ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۚ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَلَا یُخَفِّیْ عَلَیْکُمْ اَنَّ  
 هُوَ الْفَاسِقُ اَعْلٰییْنَ ۚ قُلْ اَمَّا فِی الْاٰیٰتِ الْخٰفِیَّۃِ بِهٖ شُرَکَآءُ کَلَّا بَلْ

ہُوَ اِلٰہُ الْغٰیْبِ الْحَکِیْمِ

اے میرے رب! میں نے تجھ پر اپنے تمام امور میں تو ہی پر اعتماد کیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے  
 مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو نے









وہی نام رکھتا ہے جب نام رکھ کر اس کے بعد وہ کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
یہاں قرآن مجید میں اس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔

وہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔

اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔

اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔

اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔

اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔

اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔

اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔  
اور یہی ہے جس کے بعد کہتا ہے: یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔ اور یہی ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا قَلِيلًا مِّن بَشِيرٍ وَنَذِيرٍ ۚ وَلَئِنْ أَكْثَرُ شُعْبٍ  
لَّا يُعْمَلُونَ وَيَقُولُونَ هِيَ هَذِهِ الْوَعْدُ ۖ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۚ قُلْ







یہاں پر رات و دن ایک ہی حالت میں تھا۔ چنانچہ اس کے علاوہ ایک اور کوئی بھی کام نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کی رہائش گاہ بھی نہ تھی۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔

وَمَا تَرْسَدُ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ ذُنُوبِهِمْ إِلَّا نَالَ مُكْرُفُهَا إِنَّا بِمَا  
 أُرْسِلْتُمْ بِهِ لَكِرُونَ (وَقَالُوا أَفُحْشُ الْكُفْرِ أَمْ أَلَاؤُا؟ أُولَٰئِكَ  
 يَفْعَلُونَ قُلْ إِن رَّيْتُمُ النَّفْثَ الَّتِي يُفْقِطُ الرُّوحُ مِنْ شِمَانُوهُ يَقْدِرُوا وَلَكِن  
 الْكُفْرَ أَفْشَىٰ)

”اور جس جگہ تم سے گزرتے ہو (قاریہ) ان کے گناہوں میں سے ایک ایسا ایسا کر دیا کہ ان کے پاس نہ رہے۔  
 (یہ کہتا ہے کہ ان کے گناہوں میں سے ایک ایسا ایسا کر دیا کہ ان کے پاس نہ رہے۔  
 (یہ کہتا ہے کہ ان کے گناہوں میں سے ایک ایسا ایسا کر دیا کہ ان کے پاس نہ رہے۔  
 (یہ کہتا ہے کہ ان کے گناہوں میں سے ایک ایسا ایسا کر دیا کہ ان کے پاس نہ رہے۔  
 (یہ کہتا ہے کہ ان کے گناہوں میں سے ایک ایسا ایسا کر دیا کہ ان کے پاس نہ رہے۔  
 (یہ کہتا ہے کہ ان کے گناہوں میں سے ایک ایسا ایسا کر دیا کہ ان کے پاس نہ رہے۔  
 (یہ کہتا ہے کہ ان کے گناہوں میں سے ایک ایسا ایسا کر دیا کہ ان کے پاس نہ رہے۔  
 (یہ کہتا ہے کہ ان کے گناہوں میں سے ایک ایسا ایسا کر دیا کہ ان کے پاس نہ رہے۔

یہاں پر اس کی رہائش گاہ بھی نہ تھی۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔  
 یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔ یہاں پر اس کے پاس نہ تھا۔

میں نے سمجھا تھا کہ میری طرف سے یہ ایک نیا دور ہے۔ لیکن یہ سب کچھ میری طرف سے نہیں تھا۔

۱۔ مہر بردار کی عمر کم از کم ۱۸ سال ہوگی۔  
۲۔ مہر بردار کی عمر کم از کم ۱۸ سال ہوگی۔

[illegible]

وَمَا أَهْوَاؤُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ يَأْتِيكَ تُفْقِرُ بِكُمْ عَنْذَنَا تَقَىٰ ۖ إِنْ أَصْنَوْا فَبِهِمْ سَبَإٌ ۖ وَإِنْ فَتَنُوا فَلَا يَضُرُّكُمْ ۚ شَرٌّ عَلَىٰ الْغَافِلِينَ ۚ  
وَعَلَىٰ صَالِحٍ ۖ فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الْوَعْدِ ۖ يَمَآ عَمِلُوا ۚ وَهُمْ فِي  
الْعُرُشَاتِ آمِنُونَ ۚ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَتِنًا يُعَذِّبُهُمْ فِي أُولَٰئِكَ فِي  
الْعَذَابِ مُتَصِفُونَ ۚ

[illegible]

۱۰۔ امیر شہزادہ کی حیدر واد میں ۱۰۰۰۰۰ روپے کا دارالاسقامی تعمیر فرمایا۔ یہ دارالاسقامی دارالاسلام سے چند سال پہلے کا چھوٹا مدرسہ تھا۔

۱۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۲۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۳۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۴۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۵۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۶۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۷۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۸۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۹۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔  
 ۱۰۔ صید بن عبد اللہ بن ابی اسحاق نے یہودیوں کو قتل کر کے ان کے گھر اور زمینوں کو لوٹ لیا۔

خبر کے کہ ایک لڑکی نے سنا تھا کہ وہاں کی راجہ صاحبہ نے اسے شہر سے منسوب مظاہر کیا ہے۔

تاریخ: ۲۲ مرداد ۱۳۸۵

۱. منتهی، ۲. اید، ۳. مله، ۴. کفار، ۵. مکره























یہاں سے حکایتیں پیش کرتے ہیں اور یہاں تک کہ

امام علیؑ فرمادیں: میں نے اپنے والدؑ کو اور کئی کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

امام علیؑ فرمادیں: میں نے اپنے والدؑ کو اور کئی کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

امام علیؑ فرمادیں: میں نے اپنے والدؑ کو اور کئی کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

امام علیؑ فرمادیں: میں نے اپنے والدؑ کو اور کئی کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

امام علیؑ فرمادیں: میں نے اپنے والدؑ کو اور کئی کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

وَجِئْ بِكُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْكُرُونَ كَمَا فَعِلَ بِشَيْعِهِمْ مِنْ قَبْلُ

اِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ

اور کائنات کو کئی کئی بار سے ہی ان کے واسطے وہاں چیزیں ہیں کہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ سے شکر کرتے ہیں۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

(۱) سقا علیہ السلام

امام علیؑ فرمادیں: میں نے اپنے والدؑ کو اور کئی کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

امام علیؑ فرمادیں: میں نے اپنے والدؑ کو اور کئی کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

امام علیؑ فرمادیں: میں نے اپنے والدؑ کو اور کئی کئی لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۱) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۲) اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے لیے رکھا ہے۔ (۳)

۱۔ سقا علیہ السلام ۲۲ ص ۳۱

۲۔ سقا علیہ السلام ۲۲ ص ۳۱

۳۔ سقا علیہ السلام ۲۲ ص ۳۱

۴۔ سقا علیہ السلام ۲۲ ص ۳۱













امام اس مفسر صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ میں اس پر چکی۔ چکر لگا رہا ہے۔ یہ فرماتے مگر میں اس قسم کے ہیں۔ اس کا جواب میں کہ میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ حضرت نے کہا میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ حضرت نے کہا میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔

امام اس مفسر صاحب نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ حضرت نے کہا میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ حضرت نے کہا میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔

امام اس مفسر صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ حضرت نے کہا میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ حضرت نے کہا میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔

امام اس مفسر صاحب نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ حضرت نے کہا میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔ حضرت نے کہا میں نے اپنے گھر پر دو ایک آدمی بھیجا ہے۔ میں اس میں طاق ہے یہ ہیں۔

فَاَيُّكُمْ لَنْ يَسْأَلَ عَنْ خَلْقِهِ فَلَا تُسْأَلُ لَهُمْ وَكَانَ يُسْأَلُ فَلَا  
مُرْسَلٌ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا  
لِغُفَّتِ شَيْءٌ عَلَيْكُمْ ۚ قُلْ مَنْ خَلَقَ غَيْرَ شَيْءٍ زُرْقُمْ مِنْ أَسْمَاءِ  
الْأَنْهَارِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ قَاتِلُوا قَاتِلُوا قَاتِلُوا ۚ وَإِنْ يُكَلِّمُوكَ فَقُلْ  
كَلَّمَ بَشَرًا مِمَّنْ سَبَّحُتْ مِنْ قَبْلِكَ ۚ قُلْ أَلَمْ يَخْلُقْكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ

”یہ حصار ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو (اللہ) رحمت ہے تو اسے اس کے اپنے جبر اور قدرت سے قیامت کوئی  
بے اختیار نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد اور وہی سب پر قابض ہے۔ اے لوگو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جو  
اس نے تم پر فرمائی (ملا پورا ہوا) یہ اللہ کے بغیر کوئی اور طاقت نہیں ہے جو قسمیں رقی ہے۔ اے ایمان اور زمین  
تو تمہیں کوئی مسیور نہیں کرے گا (اس سے اسے بغیر کر کے دیا جائے گا) اور یہ آپ کو کھلا  
ہے (تو کوئی قیامت نہیں) آپ سب سے پہلے مگر رسولوں کو جہنم کیا اور (خدا) کہ اس طرف سے سزا دے  
۱۴۸۰ سے چلتے ہیں۔“





[illegible]

عالمِ جدید اُتر گیا، اُن پر یہ لگا ہوا تھا کہ وہ سب سے بڑا آدمی ہے۔ حضرت نور محمد اور حضرت مسیح علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے کہ ان دونوں کی شہادتیں سب سے بڑی ہیں اور یہاں تک کہ ان کے چہرے پر نور ہو گیا ہے۔ (۱)

وَمِنْهُمْ مَن يَخُصُّكَ فِي الْغَيْبِ وَكَانَ صِدْقًا مِّنْ رَبِّكَ  
لَا تَدْرِي لِمَ يَخُصُّكَ فِي الْغَيْبِ وَكَانَ صِدْقًا مِّنْ رَبِّكَ

وہاں جہاز راجہ نے فطرتِ حقہ کو نہ لکھو۔ اگلے حکمتِ سما کہ اس وقت سے روایت نقل کی ہے کہ اس وقت کہل ہوں۔ یہی کریم شہزادہ۔ یہاں کہ تنہا اچھو۔ نعم نبی الخطیبت ونبی جعفر نبی جعفرہ۔ خدا کی فطرت پر حمایت علیہاں اور اعلیٰ دھرم اور دین کے بارے میں یہ بات ہے۔

وَأَنَّهُ لَنِيْنٌ مُّرسَلٌ إِلَيْكَ مُبَشِّرٌ بِمَا كُنتَ تَعْمَلُ

فَأُصِيبَتْ بِهِ لَأْسُهَا بَعْدَ مَوْتِهَا تَذَكُّرُ الْقَوْمِ

وہ حالِ دل دیکھ کر پہچانے (ہیں کہ) وہ اسی ہیں جن کو اللہ نے جوڑ دیا ہے۔ اور ان کے  
 طرف سے کہیں (کوئی) نہیں آتا۔ (یہ) ان کے پاس (کے اپنے) ہیں۔ ان کے لئے جو اللہ نے چاہا۔ (ان کے لئے)

مقام پر رہا۔ ان کے ساتھ تمام اہل علم و فضل نے شرکت کی اور، اللہ کے ہدایت سے یہ ایک نئے قافلے میں  
مردمان کو سوار کیا۔ عزم و تہمتا۔ انی طرح اللہ تعالیٰ ہیست کے روز گوں ورور آئے گا۔ (۲)

[illegible]





۱۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۲۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۳۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۴۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۵۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۶۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۷۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۸۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۹۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۱۰۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۱۱۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۱۲۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۱۳۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف

۱۴۔ اس کے ساتھ ساتھ کمال کی بھی تعریف





















۱۴۰۱ هـ - مع فی مسجدنا حرم

اور یہ ہے کہ یہ امر جس قدر زیادہ ظاہر ہو گا، "بے خبری" میں اس کی نگاہیں پڑ جائیں گی۔

۱۰۰

۱۔ یہاں پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے وقف کر دیا ہے۔

[illegible]

ہے پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنی طرف سے کسی بھی شے کو دیکھ کر نہ کہیں۔

[illegible]

تفہیم کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ یہ کتاب صرف ایک مضمون پر مشتمل ہے۔

تو کس کس مرگ مانی است، و کف کف کس است؟ و اینها پیش آمدن عبادت خداوند است.

دستور کے تحت، سرکاری افسران کی طرف سے جانکاری کی فراہمی کی ضرورت ہے۔

۱۔ اہل سنت و جماعت کے لئے اس جرن میں صرف ان سے متعلق ہی لکھنا ہے نہ کہ کسی اور فرقہ یا مذہب کی طرف اشارہ کرنا۔

”جہاں سے تم سے ملے گا، لیا تھا میری عمریں گوں جانا۔ اور یہاں کے رشتہ نشین ہیں۔“

یہاں مختلف جہازیں اور گاڑیاں دیکھنے کے لئے آتے رہے۔

[illegible]

تعالیٰ و امامت کے لئے جو کچھ ہے اس کے لئے میں نے اپنے لئے کچھ نہیں کیا۔

۱۔ پندرہ سو سے زائد مسلمانوں نے اس احتجاجی مظاہرے میں شرکت کی۔

امام ابی حمزہؑ اور صدر ممالک کے مہتمم حضرت مولانا محمد تقی عثمانیؒ کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا محمد تقی عثمانیؒ نے مولانا ابی حمزہؑ کے بارے میں جو رائے رکھی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِهِ ۚ فَكَرِهَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِطْعَمَ الْكُفَّارَ ۚ

۱۔ اہل حق و سیدنی ہرگز نماز کے ساتھ ہر قسم کے مصروفیات سے باز نہیں رہتے۔ نماز کی حالت میں ہرگز کسی مصروفیت سے باز نہیں آتے۔ نماز کے وقت ہرگز کسی مصروفیت سے باز نہیں آتے۔ نماز کے وقت ہرگز کسی مصروفیت سے باز نہیں آتے۔

مکتبہ دہلی، دہلی، پاکستان

۱۰۔ اہل سنت سے جو لڑائی ہے، وہ اہل بدعت سے لڑائی ہے۔ اہل بدعت سے لڑائی ہے، اہل بدعت سے لڑائی ہے۔

میں نے یہ مساجد قائم کی کہ جس سے مسلمانوں کی دلچسپی ہو۔ یہ قیام کیا ہے، سوچنا میری حق ہو۔

انگریزی کے بارے میں پلورہم کو کتنے پیش رو دیئے گئے ہیں اور وہ ہے۔

یہاں ایسی جگہیں ہیں جہاں حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے سوا کسی اور شخص کی قبر نہیں ہے۔







لَمْ أَوْشِكُ الْكِتَابَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَعْلِفُ النَّارَ مِنْ حِمَاوَاتِهَا فَوَيْلٌ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ  
وَمِنْهُمْ مَقْتُومٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخُلُوبِ يَأْذِي الشَّوْكَ ذَلِكَ هُوَ  
الْقَطْلُ الْكَبِيرُ ۝ جَنَّاتٌ عَنْ يَدٍ تَجْرِى مِنْ تَحْتِهَا أَنْهَارٌ فِيهَا مِنْ  
أَشْجَارٍ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَحَبَابٌ ثَمِينٌ ۝ وَقَالُوا الْحَبْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
أَدْرَأَ عَنْ الْعَرْشِ الْإِنَّمَانُ لَقَدْ كُفِّرْنَا عَنْهُ الْإِنْفِ الَّذِي أَهْنَأَ دَارَ  
الْقَامَةِ مِنَ الْفُجْأَةِ لَا يَسْأَلُ فِيهَا نَفْسٌ وَلَا يَسْأَلُ فِيهَا لُعُوبٌ ۝ وَ  
الَّذِينَ كَفَرُوا اللَّهُمَّ نَارُ جَهَنَّمَ لَا تَقْضَى عَلَيْهِمْ فِتْنَتُوكَ وَلَا يُخْلَفُ  
عَنْهُمْ قَوْلُ صَالِحِيهَا كَذَلِكَ يُخَذُّ فِي كُلِّ قَوْمٍ









تسمیہ کر کے، قطعاً یہ ہے۔ سابق پالغونین: نہ جس جہ کی ہے۔

امام عید بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سخی نے میرے منہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ سب کے سب سنا کر لوگ ہیں۔  
امام عید بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حضرت سنا کر عظیمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کر  
اسرائیلہ۔ بخاری نے روایت کرتے ہیں کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام عید بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حضرت مسیح بن یسوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام عید بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام عید بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام عید بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام عید بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
بخاری نے روایت کیا ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام عید بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ سنی است علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔



۱۔ اہل اسلام کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک نیا دور ہے۔ یہ دور ہے جس میں مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری سے آگاہ کیا گیا ہے۔  
۲۔ اہل اسلام کے لئے ایک نیا دور ہے جس میں مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری سے آگاہ کیا گیا ہے۔

۱۔ یہ ایک نیا اور اعلیٰ ترین ذریعہ تعلیم ہے۔

[illegible]

پاکستان کے تمام بچے - چاہے ان کے گھر میں کتنا ہی کمزور وسائل ہوں - سب سے زیادہ تعلیم حاصل کر سکیں۔

[illegible]

یہ سب باتیں سن کر وہ بہت غصہ ہوا اور اس نے کہا کہ میں نے تم سے کبھی نہیں کہا تھا کہ تم میری بیوی ہو۔ میں نے تم سے کبھی نہیں کہا تھا کہ تم میری بیوی ہو۔ میں نے تم سے کبھی نہیں کہا تھا کہ تم میری بیوی ہو۔

وہاں پہنچا تو ہم نے فرستے کہ وہاں سے لوٹ کر آجئے۔ اور قیامت ہوئی کہ وہاں سے لوٹ کر آجئے۔ اور قیامت ہوئی کہ وہاں سے لوٹ کر آجئے۔

١٠٠٠  
 ١٠٠٠

[illegible][illegible]

۱۰۔ میں اپنا جان بچاؤ نہ کر سکتا تھا۔ میری ساری دولتیں میری طرف سے تھیں۔ میری ساری دولتیں میری طرف سے تھیں۔

[illegible]

۱۔ "میں نے اپنے آپ کو بھلا کر دیا ہے، میں نے اپنے آپ کو بھلا کر دیا ہے، میں نے اپنے آپ کو بھلا کر دیا ہے۔"

۱۰۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱

۱۱۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۲

وَمَنْ يَصْحُرْ حَتَّى يَفِيحَ رَبَّهَا أَخْبَرُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

النَّهَارُ أُولَئِكَ نَجْزِيهِمْ مَا يَشَاءُونَ لِيُحْبِبُوا إِلَهُهُمْ تَذَكَّرْ وَجَاءَكُمْ

الْمُنْذِرُ قَدْ وَقَوْلَاهُ لِلْعَالَمِينَ مَنْ قَصَصْنَاهُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

السُّورَةُ الْأَنْعَامِ ۝ ۱۰۱

۱۲۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۳

۱۳۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۴

۱۴۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۵

۱۵۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۶

۱۶۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۷

۱۷۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۸

۱۸۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۹

۱۹۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۰

۲۰۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۱

۲۱۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۲

۲۲۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۳

۲۳۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۴

۲۴۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۵

۲۵۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۶

۲۶۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۷

۲۷۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۸

۲۸۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱۹

۲۹۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۲۰

۱۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۱

۲۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۲

۳۔ اِنّی یوم اللہ ہے اِنّی یوم اللہ ہے۔ یہ تو اس کی ایک کہ سنہ دینی اور ہے۔ ۳

مولا علیؑ کے ہادیوں میں سے کسی کو سزا دی ہو یا کسی کو ہتھیار عطا کیا ہو اس کی طرف سے یہ توقع نہیں ہے۔ 11  
 یہاں اس لیے کہ اس مسئلہ کی حقیقت میں کئی شکوک و شبہات ہیں جو اس مسئلہ کی حقیقت کو  
 متاثر کرتے ہیں۔ 12

1. حضرت علیؑ کے ہادیوں میں سے کسی کو سزا دی ہو یا کسی کو ہتھیار عطا کیا ہو اس کی طرف سے یہ توقع نہیں ہے۔ 11  
 یہاں اس لیے کہ اس مسئلہ کی حقیقت میں کئی شکوک و شبہات ہیں جو اس مسئلہ کی حقیقت کو  
 متاثر کرتے ہیں۔ 12

2. حضرت علیؑ کے ہادیوں میں سے کسی کو سزا دی ہو یا کسی کو ہتھیار عطا کیا ہو اس کی طرف سے یہ توقع نہیں ہے۔ 11  
 یہاں اس لیے کہ اس مسئلہ کی حقیقت میں کئی شکوک و شبہات ہیں جو اس مسئلہ کی حقیقت کو  
 متاثر کرتے ہیں۔ 12

عَوَّالِيٍّ جَعَلْتُمْ كَلْفَ فِي الْأَرْضِ قَنْزَ كَفَرٍ فَكَلْبٌ كُفْرٌ وَلَا  
 يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا فَتَنًا وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ  
 كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسْرًا ۝ تِلْكَ مَدْيَنُتُمْ شُرَكَاءَ لِمَ الْإِنْسَانِ تَدْعُونَ مِنْ

1. مستوفیہ، جلد 2، صفحہ 354 تا 355۔ کتاب الفہم، ج 1

2. تفسیر صمدی، جلد 22، صفحہ 168۔ کتاب الفہم، ج 1

3. مستوفیہ، جلد 2، صفحہ 354 تا 355۔ کتاب الفہم، ج 1

4. تفسیر صمدی، جلد 22، صفحہ 168۔ کتاب الفہم، ج 1



















۱۰ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
وہ صبر کتبہ لکھی تھی جس  
من ہمارے رب ہمارے  
ہم نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ

۱۱ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
وہ صبر کتبہ لکھی تھی جس  
من ہمارے رب ہمارے  
ہم نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ

۱۲ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
وہ صبر کتبہ لکھی تھی جس  
من ہمارے رب ہمارے  
ہم نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ

۱۳ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
وہ صبر کتبہ لکھی تھی جس  
من ہمارے رب ہمارے  
ہم نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ

۱۴ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
وہ صبر کتبہ لکھی تھی جس  
من ہمارے رب ہمارے  
ہم نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ

۱۵ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
وہ صبر کتبہ لکھی تھی جس  
من ہمارے رب ہمارے  
ہم نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ  
لیکھا تھا کہ  
میں نے یہ



عربی: اُن کی عمر میں چھ سات سال کے تھے۔ ان کی والدہ کا نام سیدہ ام ولد تھا۔ ان کی والدہ نے ان کی پرورش کی۔ ان کی والدہ نے ان کی پرورش کی۔

[illegible][illegible]

۱۔ محمد علی بیگ نے میری میں فائدہ اور اہم تقریریں چند دفعہ جاری کیں اور ساتھ ہی ایک مجلس خاصہ منعقد ہوئی جس میں

یہ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔ میں نے کہا: "اگرچہ میں نے یہ سب سنا ہے، مگر میں نے اسے دیکھا نہیں ہے۔" اس نے کہا: "اگرچہ میں نے یہ سنا ہے، مگر میں نے اسے دیکھا نہیں ہے۔"

[illegible]

معاذی سے بعد اس کی ایک خطہ جس میں دامن ہو۔ اور اس میں قرآنِ عظیم اور حدیث ہے۔ — فی الخیر منہ (۱۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَسِّرْ وَ اُقْصِرْ الْحَكِيمِ ۚ إِنَّكَ لَعَلَّ اَنْتَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

مَسْتَقِيمٌ تَتَرَى الْفَنَاءَ مِنْ أَعْيُنِنَا وَنَرْوَاهُ كَالْغُبَّةِ  
وَمَنْ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ قَدْ جَاءَ إِلَى الْغَايَةِ

جَسَدًا آغَاثَهُمْ أَغْلَافِي رَبِّكَ أَذْقَابُ لَهُمْ مُقْبَحُونَ ﴿١٠﴾ جَعَلْتُ

مِنْ بَلَدٍ أُنِيرِيهِمْ سَمَاءَ زَمِينٍ خَفِيهِمْ سَمَاءَ فَوْضِيهِمْ لَهُمْ لَا













امام مسلم، ابن جریر، ابی داؤد، ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت حاکم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس نے روایت کیا کہ وہ اپنے گھر میں کھڑے ایسا آدمی مسجد کے قریب کھڑے ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ یہی طریقہ ہے گھراں میں نماز پڑھنا۔ (۱)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ گھر میں اپنے قریبی دین اور مسجد کے قریب کھڑے ہو جو جس پر غریبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ پسند کی کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ یہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۲)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۳)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۴)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۵)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۶)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۷)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۸)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۹)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں ہاتھ بندہ کرتے ہوئے مسجد میں آگے آئے کہ تمہارے قدم کھینچے جائیں۔ عرض کی کہ میں نہیں کرنا اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھتا ہوں۔ (۱۰)

۱۔ صحیح مسلم شریف، جلد ۵، ص ۱۴۳ (۲۰۰) (۱) کتاب الطہارۃ

۲۔ مسند ابی حنیفہ، ج ۱، ص ۱۴۳ (۲۰۰) (۲) کتاب الطہارۃ

۳۔ صحیح مسلم شریف، جلد ۵، ص ۱۴۳ (۲۰۰) (۳) کتاب الطہارۃ







کھول کر میرا طاس میرے منہ میں ڈال دیا۔ بہت سی دھنیں بہا دیں۔ میری قد بھی ہر مہینے بگڑتی رہی۔  
میں نے کچھ میرے سب سے درویشوں کو روکے رکھا۔ میرے پاس ہرگز نہ رہا۔

اب میرا چہرہ صاف ہو گیا۔ حضرت ابن عمرؓ کی دعا سے میری حالت بہتر ہو گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔  
ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔

ابن عمرؓ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرا چہرہ صاف ہو جائے۔













## وَاللّٰهُمَّ اَلْهِنَّا سَجْوَةً النَّهَابِيْنَ ذَا هَبْ مُطْمَئِنِّ

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے۔‘ (۱) پتے ہیں؟ سے نا تو یہ حالت و وضع ہے بارہ  
ہاتے ہیں

(۱) ’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ حضرت محمد رسول اللہ سے قول میں ہے کہ وہی بخورائے کے لئے رات ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

## وَاللّٰهُمَّ اَلْهِنَّا سَجْوَةً النَّهَابِيْنَ ذَا هَبْ مُطْمَئِنِّ

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے

’اور وہی بخورائے کے لئے رات ہے‘ اس میں علامہ محمد بن اسماعیل نے فرمایا ہے کہ یہ قول میں ہے





عبداللہؑ کی والدین نے ان کو حاتم نام سے رکھا۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک سال تک اپنے والدین کے ساتھ رہا۔

عبداللہؑ کی والدین نے ان کو حاتم نام سے رکھا۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک سال تک اپنے والدین کے ساتھ رہا۔

عبداللہؑ کی والدین نے ان کو حاتم نام سے رکھا۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک سال تک اپنے والدین کے ساتھ رہا۔

عبداللہؑ کی والدین نے ان کو حاتم نام سے رکھا۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک سال تک اپنے والدین کے ساتھ رہا۔

وَأَيُّكُمْ أَتَىٰ حَمْلًا دَرَيْتَكُمْ فِي لُفْلُكِ الْمَشْعُونِ ۖ وَحَاقَمًا لَهُمْ مِنْ  
مُطْلَبٍ مَا يَرْكَبُونَ ۚ وَإِنْ تَشَاءُوا قُلُوبَهُمْ فَلَا صَرِيحَ لَهُمْ وَلَا فَمٌ  
يُتَقَبَّلُونَ ۚ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَقَفُوا  
مَعَ ابْنِ أَبِي يَرْبُكُم وَمَا خَلَقَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۚ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ لَيْقٍ  
مِنْ رَبِّكَ تَرْبُّهُمْ إِلَّا كَانُوا عَنَّا مُغْرِبِينَ ۚ وَكَاتِبِيلَ لَهُمْ أَنْ يَفْقُوا مِمَّا  
مَدَّ قَدُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ قَالُوا لَئِنْ كُنَّا مِنَ الْيَوْمِ لَمِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ ۚ وَكَاتِبِيلَ لَهُمْ أَنْ يَفْقُوا مِمَّا  
مَدَّ قَدُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ قَالُوا لَئِنْ كُنَّا مِنَ الْيَوْمِ لَمِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ ۚ وَكَاتِبِيلَ لَهُمْ أَنْ يَفْقُوا مِمَّا















یہاں سے دلوں کی دلی بات سمجھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ تفسیریں کی جے کے ساتھ ان میں پڑھا کر رہے ہیں۔

مہاجرین جو بڑے حضرت برادر میں جا رہے تھے یہ بھی اُن کے کہہ متعلقان موت کے وقت انہیں مدد مل جائے گی۔

[illegible]

اگر وہ چاہے تو اس کے لئے جس کو چاہے دے گا۔

ہم اپنا جاننے کے شعور کو صاف کر کے لپٹا جھٹکے ، پھر حق پر پائے پر جسے تسلیم نہیں کر سکتے۔  
 ہم سرحد سے لڑنے کوئی جرم ہے۔ نہ لڑنے کوئی جرم ہے۔ یہ غلط فہمی ہے۔  
 یہاں پر ہماری کھیتوں کی حالت یہ ہے۔

[illegible]

۱۲

أَيُّوْمَ نَحْمِمْ عَلَى الْوَاهِبِمْ وَنَكْلِبَنَّ إِلَيْهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بَيْنَا

كَلَّا لَا يَتَذَكَّرُ

”آج ہم لڑائی کرے گا کے کوئی دلائل و بات نہ پاتے ہو“ کے ہاتھ اور غیابی نگاہ۔  
 یاد کی اس نگاہوں، غیور ہمارے تھے۔

[illegible]

۱۔ شہرہ فہرست، مستند اعلیٰ درجے کے محققین کی تصانیف، ۱۹۸۱ء، ص ۱۱۱

[illegible]

تاریخ: ۱۳۹۵/۰۵/۰۵











ہم سب کے لئے اللہ کے فضل میں ہیں۔ اسی لئے کہ وہ اپنے فضل کی وجہ سے ہم کو اس میں سے (وہ نعمت و شرف سے) بہت نرسے ہیں۔ وہ اس کے لئے ہم کو اس میں سے (وہ نعمت و شرف سے) بہت نرسے ہیں۔

فَإِنْ يَدْرَأْكَ إِلَى الْكَافِرِينَ أَفَعَلِ مَا يُفْعَلُ ۚ بَلْ أَنتَ بِأَعْيُنِنَا ۖ ذُرْهُمُ النَّارُ ۖ لَبِئْسَ مَا يَحْكُمُونَ

اے اللہ کے رسول! اگر وہ (کافر) تو تجھے (کافر) کر دے گا تو کیا تو اس سے (کفر) کرے گا؟ بے شک ہم تجھے (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔ ان کو (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔

اگر وہ (کافر) تو تجھے (کافر) کر دے گا تو کیا تو اس سے (کفر) کرے گا؟ بے شک ہم تجھے (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔ ان کو (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔

اگر وہ (کافر) تو تجھے (کافر) کر دے گا تو کیا تو اس سے (کفر) کرے گا؟ بے شک ہم تجھے (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔ ان کو (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔

اگر وہ (کافر) تو تجھے (کافر) کر دے گا تو کیا تو اس سے (کفر) کرے گا؟ بے شک ہم تجھے (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔ ان کو (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔

أُولَئِكَ يَرْوُونَ آثَانَ خَلْقِنَا لَهُمْ وَمَا عَمِلُوا أَلْعَمَ قَوْمٌ لَهَا

لَمَلُون ۚ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُمُونَ ۚ وَهُمْ فِيهَا

مَسْفُوفُونَ ۚ وَسَارِبٌ أَقْلًا يَشْكُرُونَ ۚ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً

لَهُمْ يُسْرُونَ ۚ لَا يَسْتَوِي بَنُو نَصْرِهِمْ لَكُمْ لَهُمْ ثُمَّ جُعِلُوا فَخَصْرًا ۚ

فَلَا يَحْزَنُونَ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَازِلُ مُتَصِفُونَ ۚ

اگر وہ (کافر) تو تجھے (کافر) کر دے گا تو کیا تو اس سے (کفر) کرے گا؟ بے شک ہم تجھے (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔ ان کو (کفر) کرنے سے (کفر) کر رہے ہیں۔







وہ صہ ہوا بیکار کے ہاتھ میں ایک ہسبہ اندل بھی اس نے کہا اب گھر میں بیٹے افغانانی سے کیسے زور دے رہا ہے گا " تو انہی سے اس آیت کو نازل فرما دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے اس قدر اصرار پر حکم دیا کہ وہ دھڑکتے سے بڑا ہوا جسب سے مہربان ہو چکا ہے۔

اس میں چنانچہ طافہ صہ سے حضرت عمر و بن عبد العزیز بھی آئے تھے۔ وہ بت نقل کیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وار کیا کہ کوئی اسے اعمال کا محاسبہ نہ کرے اور نہیں قیامت کے روز نہ ٹھیکایا جائے گا تو یہوں نے اس کا شدت سے انکار کیا۔ انی ابن صفیہ کے آپس پر سیدہ زکریا سے اسے ٹھکے ٹھکے کیا پھر اسے ہوا میں اڑایا پھر کہی کے کندھ صاحب ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ کی کیا نہیں سے سر سے تار بادہ اٹھایا جانے کا ارادہ نہ کرنا کہ اس پالش اور جلیجے اور مسہ پر ہاتھ سے محبت رکھتا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت کو نازل فرمایا **يُحْيِي الْمَيِّتَ وَيُنْشِئُ الْفَاكِرَ**۔

وہ محمد بن حمید ابن محمد بن ابی حنفہ اور عیسیٰ بن ابی حنفہ رحمہ اللہ کے حضرت ثناء احمد اللہ نے **الْحَيُّ يَحْيِي الْمَيِّتَ** **الشَّجَرُ لَا يَحْيِي خَاتَمًا** کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس قدرت سے "مگر کوئی اللہ سے رو پارا نہ کرے" چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد **لَوْ كُنْزُ الْكَلْبِ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَمْ يَنْفَعِ الْكَافِرَ** یہ اس فرمان کی طرح ہے **لَا تَنْفَعُ آيَةُ آلِهَةٍ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ** **فَلَا مَرْبَ جِئْنَاكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْنَا** سے جو کہ اس اسرار اور لطیف کوئی کام نہیں ہی لے لے لے لے لے اس طرح محمد بن ابی حنفہ (۱)

﴿سورة الاحقاف﴾ ﴿سورة الاحقاف﴾ ﴿سورة الاحقاف﴾ ﴿سورة الاحقاف﴾ ﴿سورة الاحقاف﴾

۱۱۔ کہیں کہیں نبیؐ کی سرپرستی یا اپنی میری سے وہ اصل میں تھے۔ یہ امر یہ بھی امکان نہیں ہے کہ یہ عقل کی ہے نہ جو "انکسارات" کے مرتبہ میں ہے۔ ۱۱

۱۲۔ میں نے اپنی خبر کے سچے سچ میں سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۱۲

۱۳۔ اس میں اور بے شمار کئی اور باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۱۳

۱۴۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۱۴

۱۵۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۱۵

۱۶۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۱۶

۱۷۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۱۷

۱۸۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۱۸

۱۹۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۱۹

۲۰۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۲۰

۲۱۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۲۱

۲۲۔ ان میں سے بہت سی باتیں ہیں۔ یہ باتیں ان کے پاس سے ہی ہیں۔ میں نے ان کے پاس سے بہت سی باتیں سنیں ہیں۔ ۲۲







[illegible][illegible]

پہلے پڑھو، پھر لکھو۔

وہ کہتا ہے کہ میری زندگی میں یہ سب باتیں ہوتی ہیں۔ میں نے ان کو سب سے پہلے بتا دیا ہے۔

۱۔ یہاں جانور، اشیائے معدنیہ اور اجسام کے مختلف قسم کی روایتیں ہیں جن سے روایات قرآنی سے کہ وہ سب  
مطابق رہا کرتے ہوئے ان سے باہر سے نکلتے ہیں اور پھر ان کو بتایا جاتا ہے کہ

[illegible]

۱۰۔ اُن اپنی یہ جھڑپیں کر رہے تھے کہ وہ ان کی حقانیت کے خلاف شہادت دے کر ان کی نفی کر دیتے تھے۔  
 کہ شیطان سماں میں سرور کرتا ہے جہاں ہم نہ پہنچ سکتے ہیں۔ یہ سب باتیں کہہ کر ان کو یہ خیال ابھرا کہ  
 یہاں سے اچھٹ کر کے جہاں سے ان کو نہ پہنچ سکتے تھے۔

میں نے قید و کربانوں کے لئے دعا کی۔ ان کے دل میں امن ہو، ان کے دل میں امن ہو۔  
ان کے دل میں امن ہو، ان کے دل میں امن ہو۔

۱۰۴

فَنَسْتَحْيِيهِمْ لَهُمْ أَشَدُّ حَقًّا أَمْ مِمَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِئٍ  
ذِي بَهِرٍّ بِلَّعَظَةٍ وَيَسْجُونَ ۖ وَإِذَا دُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۖ وَإِذَا  
رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۖ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ۖ وَإِذَا  
مُتَابَعُوا كَانُوا مِنْ بَيْنِهِمْ فَرِيقًا ۖ تَلْبِثُونَ فِي الْأَسْبَابِ وَالْأَنْهَارِ  
فَلَنْ نَعْمَ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۖ فَاتَّبَعْنَاهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ ذَا جَدَّةٍ فَنَقَا هُمْ

2. اكتب التاريخ: ٢٠٢٣/١٢/٢٥

۱. تفہیم قرآن مجید، مکتبہ المدینہ، لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۱۰۰

45-2346-4

4-3

© 2007 Pearson Education, Inc. All rights reserved.



وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے سامنے ایک چھوٹا سا دروازہ تھا۔ میں نے اس دروازے سے اندر داخل ہوا تو وہاں ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کے وسط میں ایک بڑا سا میز تھا۔ میز کے گرد کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے سلام کیا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم یہاں آ کر بیٹھو۔ میں نے اس کی بات مان لی اور میز کے گرد بیٹھ گیا۔

اور میری اس بات پر کہ میں نے تم کو سزا دینے سے باز رہا ہے۔

[illegible]

ماہنامہ مہمان پر اس وقت مارا گیا تھا کہ اس وقت میں محمد علی جناح کی وفات ہو چکی تھی۔ اس واقعہ کے بعد محمد علی جناح کی وفات کے بعد ان کے گھر پر ایک بار بمباری ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد ان کے گھر پر ایک بار بمباری ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد ان کے گھر پر ایک بار بمباری ہوئی۔

دوم محمد باقر اصفہانی، ابن صدر، راہی حاکم رسم ان کے حرکت فہرہ دور رہے یہ نقل عمر یا کے میں اہل حق کتاب اور  
راہی کی ہی میں مشغول رہا علی علیہ السلام کے ہاں سے یہ نقل عمر یا کے میں اہل حق کتاب اور (۵)

۱۱۔ اگر مرد و عورت کے ہمت سے کسی مشترکہ کام سے ہلی نہ چھٹے ہوں تو عجب کے بارے میں یہ بات کہیں کرے۔

۱۔ محمد بن عبد اللہؐ نے حضرت حمادؓ سے یہ فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو کسی قوم کے لیے ایک نیکو عمل کا نمونہ بن جائے، وہ اس قوم کے لیے ایک نیکو عمل کا نمونہ بن جائے گا۔

ماہنامہ محمدی میگزین، لاہور، ص ۱۰۲، ج ۱، ۱۹۸۷ء۔

و فیہ طحا و تبا و عجم و حجاز و مصر و بلاد فارس و انڈیا

\* \* \* ١٦٠٨

د. طاهر محمد لاریق      آئیڈیو: 25083939      د. محمد عظیمی

۱۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۲۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۳۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۴۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

أَحْشَرُوا بَنِي عَمْرِو بْنِ لُؤَيٍّ وَفِي جَهَنَّمَ وَفِي جَهَنَّمَ وَفِي جَهَنَّمَ

أَحْشَرُوا بَنِي عَمْرِو بْنِ لُؤَيٍّ وَفِي جَهَنَّمَ وَفِي جَهَنَّمَ

۱۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۲۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۳۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۴۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۵۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۶۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۷۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۸۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۹۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۰۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۱۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۲۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۳۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۴۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۵۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۶۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۷۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۸۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔

۱۹۔ اے اللہ! میری زندگی میں جو کچھ ہو گیا ہے۔







۱۔ یہاں پہلی آیت ہے کہ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۲۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۳۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۴۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۵۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔

۱۔ یہاں پہلی آیت ہے کہ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۲۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۳۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۴۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۵۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔

يُطْلَقُ عَلَيْهِمْ بِئْسَ مِنْ فَضْلٍ ۚ يَلْقَآءُ مَلَكًا مُنْظَرًا ۚ لَا يَسْمِعُ بَيْنَهُمَا  
 عَوْنٌ وَلَا فَتْنَةٌ يَنْزَكُونُ ۝ وَعِذُّهُ قَسَمٌ لِّئَلَّا  
 كَاذِبُونَ يَكُونُوا ۝

۱۔ یہاں پہلی آیت ہے کہ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۲۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۳۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۴۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۵۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔

۱۔ یہاں پہلی آیت ہے کہ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۲۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۳۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۴۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔  
 ۵۔ "وَلَا تَقْرَأُوا الْبَیِّنَاتِ بَعْدَ الْبَیِّنَاتِ" (اور نہ پڑھو بے شک کے بعد بے شک کے)۔

































۱۔ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے جانشین سمجھے، وہ میرا جانشین ہے۔ (1)

۲۔ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے جانشین سمجھے، وہ میرا جانشین ہے۔ (2)

۳۔ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے جانشین سمجھے، وہ میرا جانشین ہے۔ (3)

۴۔ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے جانشین سمجھے، وہ میرا جانشین ہے۔ (4)

۵۔ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے جانشین سمجھے، وہ میرا جانشین ہے۔ (5)

۶۔ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے جانشین سمجھے، وہ میرا جانشین ہے۔ (6)

۷۔ میں نے یہ سنا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے جانشین سمجھے، وہ میرا جانشین ہے۔ (7)

1۔ بحار، ج 1، ص 23، حدیث 80، درمختار، ج 1، ص 100، مشکوٰۃ، ج 1، ص 100، 2۔ بحار، ج 1، ص 23، حدیث 80، درمختار، ج 1، ص 100، مشکوٰۃ، ج 1، ص 100، 3۔ بحار، ج 1، ص 23، حدیث 80، درمختار، ج 1، ص 100، مشکوٰۃ، ج 1، ص 100، 4۔ بحار، ج 1، ص 23، حدیث 80، درمختار، ج 1، ص 100، مشکوٰۃ، ج 1، ص 100، 5۔ بحار، ج 1، ص 23، حدیث 80، درمختار، ج 1، ص 100، مشکوٰۃ، ج 1، ص 100، 6۔ بحار، ج 1، ص 23، حدیث 80، درمختار، ج 1، ص 100، مشکوٰۃ، ج 1، ص 100، 7۔ بحار، ج 1، ص 23، حدیث 80، درمختار، ج 1، ص 100، مشکوٰۃ، ج 1، ص 100،

















انہوں نے کہا کہ آپ جو کہتے ہیں وہ سب سچ ہے۔ لیکن میں نے اس بات پر یقین نہیں کیا کہ آپ سچے ہیں۔  
 تو میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔ میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔ میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔  
 میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔ میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔ میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔  
 میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔ میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔ میں نے اپنے لیے ایک اور راستہ چنا۔

[illegible]

اس میں حیدر، امام جوہر، شیخ مبارک، علی ہریرہ، سر محمد، ابراہیم خان، طاہرہ اور اس میں دوپہر، شہزادہ نے حضرت  
 طاہرہ سے مصافحہ کی، اس کے بعد یہ فقرہ پڑھا: "بسم اللہ الرحمن الرحیم" (۱۰)

۱۔ اے نبیؐ، یہودیوں کا حضور محمدؐ اور ان کے پیغمبروں کے لئے اللہ نے شہادت کیا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ کی ان روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا جابر رحمہ اللہ کے وہاں تشریف لے کر جب حضرت برائیکم طایعہ اسلام نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ سے چلے گئے۔ اس کے بعد جب قرآن مجید کی تلاوت ہوئی تو آپ نے فرمایا: "یہ لوگ میرے لئے ہیں۔" اور جب قرآن مجید کی تلاوت ہوئی تو آپ نے فرمایا: "یہ لوگ میرے لئے ہیں۔" اور جب قرآن مجید کی تلاوت ہوئی تو آپ نے فرمایا: "یہ لوگ میرے لئے ہیں۔"

”محاکمہ کرنا ہے ایسے؟“ میں سے ”یہ میں تو کہی ہے کہ تم ساری حق پر قائم رہو۔“ اور ایک شخص نے کہا ”میں تم سے اس پر عمل کرتا ہوں۔“

۱۔ محمد بن عبد اللہؐ نے حضرت مسیحؑ سے واپس لوٹ کر، مدینہ منورہ پہنچا تو اس نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا تو اس نے کہا: اے ابراہیمؑ! میں نے تجھے دیکھا تو میں نے تجھے زندہ دیکھا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۰)

[illegible]

شماره مجله: 23، شماره 88، 1387، اردیبهشت ماه، سال چهارم و دوم

2- فهرست اسامی و عناوین مجلات: 25327913، فکب، علم، 1380، 3- اجزاء  
4- فهرست اسامی و عناوین مجلات: 25327913، فکب، علم، 1380، 3- اجزاء  
5- فهرست اسامی و عناوین مجلات: 25327913، فکب، علم، 1380، 3- اجزاء























سے دیکھ کر کہ وہ اپنے علم سے آگاہ ہے۔ اس سے کہا کہ اپنے دل کا اظہار کرو تو ایک چیز گھڑے کی سب سے پہلی آہ  
 تھی۔ اس آواز سے جانور کی گھڑی کے ساتھ جیسا کہ اس پر مشورہ ہوا۔ حضرت امیر نے اس میں کان کا اظہار کرے  
 گئے۔ تاہم وہ اپنے منہ سے کی صورت میں آئی۔ اس آواز کے ساتھ ساتھ کہا کہ وہ آپ کے سامنے آ کر غصہ  
 کیا۔ چنانچہ اس نے سر اٹھاتے۔ آپ کو سناٹا پڑا۔ یہ آپ کا آخری وقت تھا۔ اگلے صبح کے آپ وہاں کی عطا  
 نہ ہوئے۔ ان کی پہچان نہ ہو سکی۔ یہ صحت خرابی اور فرشتوں میں پہنچے گئے۔ (۱)

امام ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے آپؐ کو عید کے دن عینکوں اور  
 نضرہ سے حضرت عباسؓ کو پیر زین کے ذریعہ دی جو عینک تھی جب ان دونوں کو دیا میں پہلے لکھنک رکھ دی عطا کی گئی ہے۔ یہ دونوں  
 باغ کے حوض پر جمے ہوئے ہیں۔ (۲)

امام ماکرؒ سے روایت ہے کہ حضرت امامؓ پر خزان اور بیانیوں میں رہتے ہیں۔ وہ  
 عینک میں اپنے رب سے عبادت کرنے میں اس کا سر بھاری دیکھ چکا اور کھل چکا لیکن یہ عینک میں سر پہنے یا اس کا کچھ ہے۔  
 اذہن نے انہیں شرم سے کھلنے کی طرف بھاگا یا۔ ان کی طرف سے اٹھیا اسی کا باعث عینک کی نذر۔ انہوں نے کہا ہے۔ (۳)  
 امام حسنؓ و حضرت عباسؓ میں اس عینک سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔  
 حضرت نصرؓ حضرت امیرؓ ہیں۔

امام ماکرؒ جبکہ عالم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور چلتی، آگاہانہ نے "ولانی" میں ذکر فرمایا ہے، اسے ضعیف قرار دیا ہے،  
 حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ امامؓ ایک غریب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک جگہ چڑا  
 ڈالا۔ نوادری میں ایک آدمی غریب و عاقر و عازرا تھا۔ اے اللہ! مجھے حضرت محمدؐ پر پناہ ہے کہ اسے حضورؐ سے ملنے سے باز رہے جس  
 کو نہ دیا جائے گا۔ میں نے دیکھا کہ وہ آپؐ سے بھاگتا تھا۔ کیا وہ بے رحم ہے؟ وہی کی زبان میں سوا اس سے رخصت ہوا تھا ہے۔  
 اس سے پوچھا تو کہ ہے؟ میں نے کہا کہ اس رسول اللہ ﷺ کا حکم ہوں۔ اس نے پوچھا وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا وہ  
 تو آپؐ کی گھنٹوں سے ہے چرا۔ تو اس نے کہا کہ اس بارگاہ میں حاضر ہونا اور انہیں میرا سلام کہنا۔ وہ یہ کہتے کہ آپؐ کا بھائی ہیں۔  
 آپؐ کو سلام کہنا ہے۔ میں نے کہا کہ تم اس شخص کے احسان میں حاضر ہونا اور صبر و وقار سے یہ حضورؐ پر انکشاف لاے یہاں تک  
 کہ تم سے معاملہ کیا۔ وہ اس شخص پر بائیں کرنے لگے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ہر صبر و عینک سے کہا  
 کھاتا ہوں۔ آج میرا اظہار کا دن ہے۔ آپؐ اور میں کھانا کھائیں۔ دونوں پر آپؐ سے دوسرا ترچہ میں روٹی بھجی  
 اور جو اٹھ گئی۔ دونوں نے کھانا کھایا اور اٹھ گئے۔ پھر آپؐ نے انہوں نے صبر کی غار چمکے۔ پھر مجھے حضورؐ سے اٹھ کر بیٹھنا کہ انہوں  
 کہا۔ پھر میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اس کی طرف ادا کی کہ ان سے بچے گئے۔ (۴)

۱۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے آپؐ کو عید کے دن عینکوں اور

۲۔ حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے آپؐ کو عید کے دن عینکوں اور

۳۔ حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے آپؐ کو عید کے دن عینکوں اور



وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ

وَقَدْ نَزَّلْنَا مِنَ الْمُرْسَلِينَ (۱) أَوْفِيَّةً وَفَقْدَةً أَجْمَعِينَ (۲) رَزَا  
عَاجُو لِرَافِي الْغُيُوبِ (۳) رَحْمَةً وَمَرْنًا لِأَخْرِي (۴) وَاسْتَمْتَرُونَ عَلَيْهِمْ  
مُصْحَفِينَ (۵) أَوْفِيَّةً لِي (۶) فَلَا تَقْلُبُونَ

۱۔ "وَقَدْ نَزَّلْنَا مِنَ الْمُرْسَلِينَ" یعنی میں نے ان لوگوں سے جو رسولوں کے نام سے آئے ہیں، ان میں سے کچھ ایسے بھی بھیج دیے ہیں جن کی طرف سے تم کو نصیحت کرنی چاہیے۔  
۲۔ "وَفَقْدَةً أَجْمَعِينَ" یعنی ان میں سے کچھ ایسے بھی بھیج دیے ہیں جن کی طرف سے تم کو نصیحت کرنی چاہیے۔  
۳۔ "رَحْمَةً وَمَرْنًا لِأَخْرِي" یعنی ان میں سے کچھ ایسے بھی بھیج دیے ہیں جن کی طرف سے تم کو نصیحت کرنی چاہیے۔  
۴۔ "وَاسْتَمْتَرُونَ عَلَيْهِمْ" یعنی ان میں سے کچھ ایسے بھی بھیج دیے ہیں جن کی طرف سے تم کو نصیحت کرنی چاہیے۔  
۵۔ "مُصْحَفِينَ" یعنی ان میں سے کچھ ایسے بھی بھیج دیے ہیں جن کی طرف سے تم کو نصیحت کرنی چاہیے۔  
۶۔ "أَوْفِيَّةً لِي" یعنی ان میں سے کچھ ایسے بھی بھیج دیے ہیں جن کی طرف سے تم کو نصیحت کرنی چاہیے۔

وَقَدْ نَزَّلْنَا مِنَ الْمُرْسَلِينَ (۱) أَوْفِيَّةً وَفَقْدَةً أَجْمَعِينَ (۲) رَزَا  
عَاجُو لِرَافِي الْغُيُوبِ (۳) رَحْمَةً وَمَرْنًا لِأَخْرِي (۴) وَاسْتَمْتَرُونَ عَلَيْهِمْ  
مُصْحَفِينَ (۵) أَوْفِيَّةً لِي (۶) فَلَا تَقْلُبُونَ  
وَقَدْ نَزَّلْنَا مِنَ الْمُرْسَلِينَ (۱) أَوْفِيَّةً وَفَقْدَةً أَجْمَعِينَ (۲) رَزَا  
عَاجُو لِرَافِي الْغُيُوبِ (۳) رَحْمَةً وَمَرْنًا لِأَخْرِي (۴) وَاسْتَمْتَرُونَ عَلَيْهِمْ  
مُصْحَفِينَ (۵) أَوْفِيَّةً لِي (۶) فَلَا تَقْلُبُونَ  
وَقَدْ نَزَّلْنَا مِنَ الْمُرْسَلِينَ (۱) أَوْفِيَّةً وَفَقْدَةً أَجْمَعِينَ (۲) رَزَا  
عَاجُو لِرَافِي الْغُيُوبِ (۳) رَحْمَةً وَمَرْنًا لِأَخْرِي (۴) وَاسْتَمْتَرُونَ عَلَيْهِمْ  
مُصْحَفِينَ (۵) أَوْفِيَّةً لِي (۶) فَلَا تَقْلُبُونَ

وَرَشَّ يُونُسُ مِنْ الْأَوْسَلِينَ (۱) دَائِبٌ لَ الْفُلَانِ الشَّوْبِ (۲) فَسَافَهُ  
فَكَانَ مِنَ الْمَصْحُفِينَ (۳) فَلَا تَقْلُبُونَ (۴) وَفَوَافِيهِمْ (۵) فَلَا تَقْلُبُونَ

۱۔ "وَرَشَّ يُونُسُ مِنْ الْأَوْسَلِينَ" یعنی یونسؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اسے اپنے رب کے پاس بھیج دے۔  
۲۔ "دَائِبٌ لَ الْفُلَانِ الشَّوْبِ" یعنی یونسؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اسے اپنے رب کے پاس بھیج دے۔  
۳۔ "فَكَانَ مِنَ الْمَصْحُفِينَ" یعنی یونسؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اسے اپنے رب کے پاس بھیج دے۔  
۴۔ "فَلَا تَقْلُبُونَ" یعنی یونسؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اسے اپنے رب کے پاس بھیج دے۔  
۵۔ "وَفَوَافِيهِمْ" یعنی یونسؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ اسے اپنے رب کے پاس بھیج دے۔



حضرت یونس جب اسلام کو پہنچی تو طرف مبعوث نہایت پسوں کے پاس جو بیٹا مہارے بنے اس کو امیوں نے روگرداہ اس کو تسلیم کرنے سے رک گئے۔ جب امیوں نے وہ کیا تو انھوں نے ان کی طرف دھکی کر میں ان پر غصہ ظاہر کیا اور ان کو اس کے والدین سے لے کر لایا۔ اس کے والدین کے لکل جانے اپنی قوم کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے صاحب کا وعدہ دیا ہے۔ انھوں نے کہا تو نہیں دیا۔ مگر وہ ہمارے دیوتاؤں سے لکل جائے تو انھوں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا تعالیٰ کر کے وال ہے۔ جب وہ رات آئے جس کی صبح مذاہ آئے گا وعدہ کیا تھا تو آپ دعا کو انھیں گئے۔ قوم نے انھیں دیکھا یہ وعدہ کر گئے۔ وہ بھی سے کھلی جس کی طرف بٹھے۔ ہزاروں یاروں کے ہمراہ کو آگاہ کر دیا۔ انھوں نے انھیں تعالیٰ کی ہدایت میں آئے۔ ساری کی قوم کی اور مغرب کے صوبہ گاروئے۔ حضرت یونس جب سلام پہنچی وہ ان کے ہندوؤں کی خبر کے بارے میں خطر تھے یہ ایک کو ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرے۔ حضرت یونس سے پوچھا کہ اس کا کیا نام ہے؟ اس نے جواب دیا جب انھیں پوچھا کہ ان کا نام ان کے اور بیان سے لکل گیا ہے تو انھیں نہیں بتایا کہ ان کے نامی ہے جس کا نام یہ کہتا ہے وعدہ کیا تھا اس نے وعدہ پئے۔ اپنی اسی سے کھلی جس کی طرف بٹھے۔ پھر ہر جسے وہ انھوں کے بچے کر لیا۔ پھر انھوں نے ان کا وعدہ ان کے والدین سے لکل دیا۔ اس کی قوم ان کی دعا میں توجہ کی۔ ان کی قوم قبول ہوئی اور خدا اس سے سوز کر دیا۔ اس موقع پر حضرت یونس جب اسلام نے کہا میں کہ آپ کی نصیحت سے ان کی طرف نہیں بلوں گا اور ملے گئے۔ (۱۶)

یہاں اس نے حاتم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت یونس جب اسلام نے رخص ہو کر نکلے تو انھیں کے پاس آئے اس میں سوار ہوئے۔ کشتی چلتے سے ایک کشتی۔ کشتی والوں نے کہا کہ کسی گاؤں کی وجہ سے یہ ہوا ہے کہ ہم نے کہا ہے۔ امیوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ ہم کو روکا جائے کرتے ہیں۔ ان کے نام فرما کر نکلے اسے پانی میں چھوڑ دیا۔ انھوں نے فرما دیا کہ اگر وہ تو رہے تو اس میں اس کا نام لکھا۔ جب حضرت یونس نے یہ کہا فرمایا وہی سوار ہے۔ آپ نکلے اور اپنے آپ کو پانی میں پھینک دیا۔ کشتی بھلے سے پانی سے تھیں۔ وہ اپنے آپ کو گرا رہے تھے۔ تو بھلے سے آئے۔ جب اس بھلے سے آپ کو پکڑا چلا تو آپ اس کی جانب آئے تو بھلے پھر سامنے آ گئے۔ جب حضرت یونس جب اسلام نے یہ دیکھا تو بھلے گئے کہ یہ تو جان کر سے تو اپنے آپ کو گرا دیا۔ ابھی وہ آپ پر نہیں گرا تھا کہ بھلے نے آپ کو پکڑ لیا۔ بھلے نے بھلے کی طرف دی کی شاں بندیں کو توڑنا اور نہ ہی اس کا کشت تھا۔ یہاں تک کہ میں تجھے یہ یہ حکم دوں۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ لگاؤ۔ اس نے زمین کی سطح کو ساری موقع پر حضرت یونس نے لگا دی۔

عام صبر اور حق۔ میں جبر۔ میں اپنی مائتہ اور ان مرد یہ ہمہ انھوں نے حضرت اس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت یونس جب اسلام نے اپنے آپ کو سمندر میں پھینکا تو بھلے نے انھیں گرفتار کیا۔ وہ انھیں لے کر لیے پھینک دیے۔ یہاں تک کہ وہ وہاں پہنچے جہاں پانی پھوٹا ہے۔ یہاں جیسے کوئی حکم ارشاد فرمایا تو حضرت یونس نے زمین کی سطح کو ساری وقت نہ کی بتا دی یہ اللہ تعالیٰ کی آیت ہے کہ لا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ ۚ قُلْ كُنْتُ مِنَ الْغَافِلِينَ (الانبیاء: ۲۲)









۱۰۔ اگرچہ یہاں سے دو تین ایسے رقم ہمارے سے تھوڑے تھے مگر یہاں سے بہت سی چیزیں مل سکتی تھیں۔

[illegible][illegible][illegible]

حق کی قسموں نے یہ دوسرے ملے کہا یہ سب کچھ ہم میں سے کہا کے ساتھ کیا ہوئے ہے مگر وہ ملازم کے لئے ہر پائی میں کچھ نہیں اور اپنی ملازمین۔ انہوں نے فرود غزنی کی قیادت حضرت یونس علیہ السلام کے نام لگا کر نے کہا ہم اللہ کے نبی کو پائی میں نہیں بھیجیں گے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے فرود پور سے باغیہ کی لارہا نکلیں کیا کیا مجھے جیسا کہ مجھے۔ اور اٹھنے کے لئے واپس چلے جگہ جگہ پائوں کی جانب سے بھاگا۔ پہلے یہ ایسا ہی کہ مجھ سے نہ کھوے۔ دئے آئے۔ اس سے آپ کو خوف نہ پایا۔ ایک دن مجھ سے اس واقعہ پر کیا تاکہ ذرا کلام بنائے مگر وہ مجھ سے نہ گئے تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام پہلی کے پہنچے میں رہے یہاں تک کہ میں روم ہو گئیں۔ گوشت جلاوار پل جاتے رہے۔ اور بچا۔ تھے اور وقت چور مار کر تھی کی مجھ سے آپ کو کھانا چک چھلکا دو جبکہ آپ پھر تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک کدو کی شکل دکا دی۔ اس شکل میں آپ کی خدا بھی یہیں تک کہ آپ نے پانی میں صیاد ہو گئیں۔ گوشت ہال اور ہلکے گئے۔ آپ جس طرح پہلے تھے اس طرح پھر گئے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس شکل پر ہونے کی شکل شک ہوئی۔ تو حضرت یونس علیہ السلام ہولے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی طرف دی تاکہ تو ایک دن جب یہ رہتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے میری قہر کا حکم کیا تھا اور اپنی قوم کی ہدایت فرمیں اور۔

امام محمد بن حنفیہ سے معہدین میرے سے روایت تھی کہ آپ کہ سب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف بھیجا تاکہ قوم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف راہ دکھائی اور ہر طور پر انہوں نے اپنے کام سے انکار کر دیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کے پاس آئے، انہیں دعوت دی۔ قوم کے افراد سے بات بات سے کانٹا کر لیا۔ حضرت یونس علیہ السلام اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے۔ غصے کی اسے میرے لئے میری قوم سے میری بات مانے سے انکار کر دیا ہے اور مجھے بھٹکایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لہذا ان کے پاس دیکھ بٹا۔ اور وہ ایمان لائے انہیں اور تیری تعہد تیں کریں تو ہر روز انہیں تاک کہ وہ سب گل ان پر آجایا۔ حضرت یونس علیہ السلام ان کے پاس گئے، انہیں دعوت دی مگر جنہوں نے مانے سے انکار کر دیا۔ لہذا انہیں متاعیم پر ملا۔ آج سے گا۔ پھر ان کے پاس سے چلے گئے وہاں صبح رات کوئی تو پورا ہوا، اس میں اپنا کھانا رکھا پھر کھل گئے۔ جب جنہوں نے صبح اب دیکھا، انہیں اور بچوں کو الگ کر دیا، حلوہ و جامدوں کے تھے یا انہوں کے۔ پھر حضرت یونس علیہ السلام آپ کی دعوت پر ایمان لائے ہوئے اور آپ کی تعہد تیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آ کر ڈاری کرنے گئے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس قوم سے یہ لکھا بعد اس کے کہ خطاب ان پر پہنچا، وہاں ہاتھ۔ جس طرح انہوں کو کتے سے ڈھانپا جا ۲۴ ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ کہہ کر کہہ کر کہ حضرت یونس علیہ السلام وہاں دیکھنے کے لئے گئے رہے۔ جب صبح ہوئی قوم دوستی سے نکلے ہوئے دیکھا انہیں کوئی نہ کہ نہیں پہنچا تھا تو حضرت یونس علیہ السلام نے کہا میں اللہ کی قسم میں ان کے پاس نہیں آؤں گا کیونکہ وہ مجھے جھٹاچے ہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ناراض ہو کر نکلے۔ وگرنہ گود کھار کھٹکی میں سو رہا ہوتا۔ حضرت یونس علیہ السلام بھی اس سے تھک رہا ہو گئے۔ جب کشتی انہیں لے کر چلی تو وہ کہ گئی۔ قوم نے کہا تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جو نجات بنا سکا ہے تو وہ کہہ کر کہ سب قوم نے ہمارے قیود و فراموشی کی تو حضرت یونس علیہ السلام کے ہم قیود نکلا۔ وگرنہ سے نبیائے اللہ کے نبی کو پائی میں نہیں بھیجیں گے تمہارے ہر غلام



بڑے خور سے کھاتی۔ آپ پہ ناکھڑا اچھا لڑتی اور تمہارا چہرہ دیکھ کر دل چاہتا تھا کہ تم کو دیکھ کر ہی اسے  
الصلب سے سامنے لے کر جانے لے۔ میں اسے دیکھتا تھا

ثابت بقطب علیہ روحہ من اللہ لولا اللہ الھی صاحبہ  
”اللہ تعالیٰ نے اپنی صاحبہ کو یہاں بھیجا کہ وہ اسے دیکھ کر ہی اسے سامنے لے لے۔“  
اور وہ روایات یہ ہیں

”میں جہاد میں حصہ لے کر بنی اسام کے ساتھ ان لوگوں سے ملاقات کرتی تھی کہ **ثقلین** سے مراد ہے۔ (۱۵)  
میں اپنی چلی چلنے سے کہیں کہیں اٹھ کر جاتا، اس میں وہاں کے لوگوں نے حضرت امیہ سے کہا کہ تمہاری بیوی  
دیتے ہیں کہ **ثقلین** سے مراد ہے۔ (۱۶)

نام محمد بن عبید اللہ بن حزمیہ تھا۔ حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
کہ تمہارا حق ہے۔ (۱۷) حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ

نام محمد بن عبید اللہ بن حزمیہ تھا۔ حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
کہ تمہارا حق ہے۔ (۱۷) حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ

نام محمد بن عبید اللہ بن حزمیہ تھا۔ حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
کہ تمہارا حق ہے۔ (۱۷) حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ

نام محمد بن عبید اللہ بن حزمیہ تھا۔ حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
کہ تمہارا حق ہے۔ (۱۷) حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ

نام محمد بن عبید اللہ بن حزمیہ تھا۔ حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
کہ تمہارا حق ہے۔ (۱۷) حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ

نام محمد بن عبید اللہ بن حزمیہ تھا۔ حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
کہ تمہارا حق ہے۔ (۱۷) حضرت امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ  
امیہ سے ملاقات کے بعد وہ اسے دیکھ کر کہتے تھے کہ یہ

۱۔ محمد بن حنفیہ: میں نے جبریلؑ کو سنا اور اس نے حاتم بن عبدالمطلبؑ سے روایت نقل کی کہ  
 آپؐ سے غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے کہا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ غطفانیہ کے  
 غطفانیہ کا نام ہے، جس کے آپؐ کو سابقہ تھا۔ (۱)

۲۔ محمد بن حنفیہ: میں نے جبریلؑ کو سنا اور اس نے حضرت حماد بن عمارؑ سے روایت نقل کی کہ یہاں کئی جگہ  
 کے غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۲)

محمد بن حنفیہ: میں نے جبریلؑ کو سنا اور اس نے حاتم بن عبدالمطلبؑ سے روایت نقل کی کہ  
 حضرت جبریلؑ نے علیؑ کو سلام کیا اور انہوں نے فرمایا: میں ذرا اٹھتا ہوں۔ (۳)  
 امام احمد نے زید بن اسلمؑ سے روایت نقل کی کہ جبریلؑ نے حضرت ابن عباسؑ سے روایت نقل کی کہ  
 یہاں کئی جگہ غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ  
 غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۴)

۳۔ امام احمد نے زید بن اسلمؑ سے روایت نقل کی کہ جبریلؑ نے حضرت ابن عباسؑ سے روایت نقل کی کہ  
 یہاں کئی جگہ غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ  
 غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۵)  
 امام احمد نے زید بن اسلمؑ سے روایت نقل کی کہ جبریلؑ نے حضرت ابن عباسؑ سے روایت نقل کی کہ  
 یہاں کئی جگہ غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ  
 غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۶)

۴۔ امام احمد نے زید بن اسلمؑ سے روایت نقل کی کہ جبریلؑ نے حضرت ابن عباسؑ سے روایت نقل کی کہ  
 یہاں کئی جگہ غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ  
 غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۷)

۵۔ امام احمد نے زید بن اسلمؑ سے روایت نقل کی کہ جبریلؑ نے حضرت ابن عباسؑ سے روایت نقل کی کہ  
 یہاں کئی جگہ غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ  
 غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۸)

۶۔ امام احمد نے زید بن اسلمؑ سے روایت نقل کی کہ جبریلؑ نے حضرت ابن عباسؑ سے روایت نقل کی کہ  
 یہاں کئی جگہ غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ  
 غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۹)

۷۔ امام احمد نے زید بن اسلمؑ سے روایت نقل کی کہ جبریلؑ نے حضرت ابن عباسؑ سے روایت نقل کی کہ  
 یہاں کئی جگہ غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ  
 غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۱۰)

۸۔ امام احمد نے زید بن اسلمؑ سے روایت نقل کی کہ جبریلؑ نے حضرت ابن عباسؑ سے روایت نقل کی کہ  
 یہاں کئی جگہ غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہاں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: کئی جگہ اہل بیتؑ اور کئی جگہ  
 غطفانیہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ (۱۱)

فَاسْتَقِيمُوا بِرَبِّتِ الْمَنَاسِكِ وَلَكُمْ الْيَمِينُ إِلَى أَمْرٍ خَلَقْنَا السَّيِّئَةَ إِنَّا نَاوُ

هُمْ شُهُدُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ أَيْكِهِمْ لَيَقُولُونَ قَوْلًا كَذِبًا ۝ وَإِنَّهُمْ





امام محمد بن حنفیہ اور سنی رحمہ اللہ نے "الاسماء والصفات" میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ  
 کہ اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے تو انہیں کو پیوند نہ کرتا۔ مگر اس آیت کی تلاوت کی مآں اللہ تعالیٰ  
 بَلَدْتُمْ لَهَا بِلَاغًا مِنْ فَضْلِهِ

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت کی تلاوت کے بعد ہر سال  
 میں سے کسی کو بھی آزمائش میں آئے پر تو فریاد نہ کرے۔ جس میں دلیل ہوتا ہے۔  
 امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ تم کسی بندہ کو کشتی میں  
 نہیں ڈال سکتے مگر جس نے ختم میں داخل ہوتا ہے

وَمَا مَنَّا إِلَّا لَهُ مَقَلَّمٌ مَعْلُومٌ وَإِنْ لَنَعْنُ الصَّافُونَ

لَنَعْنُ التَّسْبُحُونَ

"اور اللہ جتنے کہے ہر کہ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں کرتا جس کے لیے مقام مشخص ہے۔ اور ہم پر ہے نام سے (مقام  
 ہوا میں) کفر ہے۔ اور ہر کہ ہم میں کسی کی بیان کرنے والے ہیں۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ  
 لَنَعْنُ مَقَلَّمٌ مَعْلُومٌ فرشتوں نے کہا اِنَّا لَنَعْنُ الصَّافُونَ فرشتوں نے کہا اِنَّا لَنَعْنُ التَّسْبُحُونَ (۱)  
 امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ (۲)  
 امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت جبرائیل کا ثواب ہے۔  
 امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے "المنہج" میں حضرت حماد بن عمار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ فرشتوں نے کہا کہ آسمان  
 میں کوئی ایسی جگہ نہیں مگر وہاں ایک فرشتہ موجود ہے، اچھا ہے۔ کفر ہے۔ یہ سلسلہ تا قیامت چلتا ہے۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے "کتاب الصلاة" میں، ابن جریر رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ  
 صدیقہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان میں قدم کے برابر ایسی جگہ نہیں مگر وہاں فرشتہ جبرائیل  
 اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارادے کا نتیجہ ہے: وَمَا مَنَّا إِلَّا لَهُ مَقَلَّمٌ مَعْلُومٌ وَإِنْ لَنَعْنُ الصَّافُونَ (۳)  
 امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد بن عمار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ایک مذاہب سے ساتویں سے کہا آسمان پر چڑھا اور چڑھا اور پائے آسمان میں قدم کے برابر ایسی جگہ نہیں مگر وہاں  
 فرشتہ جبرائیل اکبر ہے۔ یہ کہیں ہیں۔ مگر اس آیت کی احادیث کی بڑی بڑی روایات ہیں: وَإِنْ لَنَعْنُ الصَّافُونَ

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد بن عمار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے



”شعب الایمان“ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ۲۱ لوگوں میں ایک ایسا آدمی بھی ہے جس میں بافت بھر جگہ بھی نہیں لگے جس پر فرشتے کی بیٹھائی اور اس کے نام ہوتے ہیں ”وہ کھڑا ہوا ہے بائیں سے“۔ یہاں آیت کی عبادت کی روایت نقل کی گئی ہے: **وَإِنَّمَا تَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى** (۱)۔

امام احمد بن حنبل نے اس حدیث سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آدمی جو چاہے اور جسے اس پر طاعت نیک کی جائے گی۔ ہنگ آوازوں میں ایک ہی آدمی ہو گا ہے جس میں بافت بھر جگہ بھی نہیں لگے جس پر فرشتے کی بیٹھائی اور اس کے قدم ہیں۔

امام ترمذی و دیگر کئی ترمذی نے سے ”من قرأہ وہو بائع“ لکھا، جہاں ابن مردودہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھڑا ہو گا جس پر جو تم نہیں کہتے جس میں وہ محتاج ہیں جو تم نہیں سنے آسمان پر جی، پھر پر جہاں اس کو زیبا ہے اس میں چاہے اس کی تعداد کچھ بھی نہیں مگر اس میں ہر ایک فرشتہ اپنی جگہ کے لئے ہوتے ہیں۔ (۲)۔

امام ابن مردودہ رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن عمر ازہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ فرمایا کیا تم وہ سننے ہو جو میں سننا ہوں؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ تم کیا سننے ہو۔ فرمایا میں آسمان کی پرچہ است کو سننا ہوں۔ اس کا چہرہ اعلیٰ است کا امت نہیں۔ اس میں قدم ہیں ہر جگہ نہیں مگر اس میں ایک فرشتہ کوئی یا چند ذکر ہوتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت امام احمد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مرد اور عورتیں، کچھ نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ یہ ”معدنہ صابونہ“ کے لئے نازل ہوئی اور اس کے لئے دعا پڑھی گئی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ لوگ ایک ایک نماز پڑھتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے اس آیت کو نازل فرمایا: **وَإِنَّمَا تَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى** تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں مضحک بنائے گا کہہ دیا۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ”مصحف“ میں اور ایسی حدیث روایت فرمائی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے بتا دیا گیا کہ صحابہ میں کس نے بتائے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: **وَإِنَّمَا تَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى**۔ (۳)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ لوگ نماز میں مضحک بنائے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ”مصحف“ میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلی نماز نیک کی جو حضرت جبریل علیہ السلام نے آئے اور کہا: **وَإِنَّمَا تَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى** اور ان کے لئے فرشتے۔ جبریل علیہ السلام نے اس کو کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور مردوں کے پیچھے ہر تین کھڑی ہوئیں تو لوگوں کو آپ نے چار گھنٹیں پڑھا نہیں۔ یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو جبریل علیہ السلام کھڑے

۱۔ تفسیر محمد ابراہیم، ج ۱، صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴ (۲۵۵۵) اور کتب المصنف ج ۱، ص ۱۰۳

۲۔ تفسیر ترمذی، ج ۱، صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴ (۱۰۳) اور کتب المصنف ج ۱، ص ۱۰۳

۳۔ مصنف محمد ابراہیم، باب المصروف، ج ۲، صفحہ ۲۷ (۲۵۵۵) اور کتب المصنف ج ۱، ص ۱۰۳





كَرِهْتُمُ الْعِيبَاءَ وَإِنَّهُمْ سَالِينَ ﴿٦٠﴾ إِنَّهُمْ لَكُمُ الْمَنُصُّونَ ﴿٦١﴾ وَإِنَّ جُنَدَنَا  
لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٦٢﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ عَنَىٰ جِبِينٍ ﴿٦٣﴾ وَ أَبَوَاهُمْ فَسَوْفَ  
يُنَصِّرُونَ ﴿٦٤﴾ أَفَمَعَدَّائِنَا يُشَعِّقُونَ ﴿٦٥﴾ فَإِنَّا نُنْزِلُ السَّحَابَ فَنَسْحَقُونَهُمْ فَسَاءَ  
صَوَاحِبُ الْمُدَارِينِ ﴿٦٦﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ عَنَىٰ جِبِينٍ ﴿٦٧﴾ وَ أَبَوَاهُمْ فَسَوْفَ  
يُنَصِّرُونَ ﴿٦٨﴾

”عبد (جنت نبوی سے پہلے) کہا کرتے تھے کہ ہم نے آپ کو نصحت دینی پہلے لوگوں کی طرف سے تو ہم  
اللہ کے قلم سے سنا جاتا ہے۔ (جب نصحت آئی) پھر سے، سنے سے انکار کر دیتے۔ پھر یہ (اپنا بہنام)  
جان لیں گے۔ پھر یہ رو دھوا جائے۔ عدو ال کے ساتھ جو دھوکے میں پہلے یہ دیکھے کہ ان کی ضرورت ہو گئی۔  
اور وہ ایک جہاں نظر کی جانب ہوا کرتا ہے۔ پس آپ (خود) بھیج دیجئے کہ میں سے نصحت دینی اور ملاحظہ فرماتے  
ہوئے (کے حالات) کو (خود لوگوں) اپنا نامی ہو گئے ہیں۔ کیا وہ (سے) کہ (کے) (کے) کے ہے  
جلد ہی پکار ہے۔ کیا جب وہ اپنے گناہ کے آئین میں خود کو دیکھ کر کہ جسکی جبین (دانا) ہوتا تھا۔  
اور وہ (خود) بھیج دیجئے کہ ان سے نصحت دینی کر کے لے۔ اور (قدت) ایسا کا لاش کو کھینچے دے۔ ابھی، ہذا بہنام دیکھ  
لیں گے۔“

عالمین نے یہاں ان مردوں پر رحم فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان جُنَدَنَا کو کراہی الاذین کی یہ کثیر  
تعلیل کی ہے کہ جب اہل مکہ کے شرکوں کے پس پہلوں کا اثر ہو بعد انوں کاظم آیتوں میں نے کتاب کا انکار کر دیا۔ (۱)  
امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ بات جلی کہ کے شر میں نے  
حضور ﷺ کو اپنی بیعت سے پہلے کی۔ جب اہل مکہ کے اہل پہلوں کا ذکر کیا اور بعد ازاں کاظم آیا انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔  
امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن کثیر رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ بات ان لوگوں  
نے حضور ﷺ کو اپنی بیعت سے پہلے کی جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیعت کوئی کرنا نہیں نے انکار کر دیا۔ کہا میں کوئی نہ کرنا تھا۔  
۵۵۰۰ کے لئے کہ تھے۔ سائنس کوئی کیا جاتا ہے جلد ان کی مدد کی جاتی ہے۔ ان کی مدد نہ ہوتی تھی۔ آخرت میں ہوا کہ سے کی گئی۔  
کون جی نہیں کی کیا اور یہی کوئی تو تم کوئی جہنم میں سے ہو اور حق کی طرف روٹ دیتی ہو۔ اور اس سے بل جاتی ہے  
یہاں تک کہ وہ نہ مانی ایک اس قدر صحیح ہے جو اس سے معقول کا دے سکتی ہے۔ (۲)

عالم عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن کثیر رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ عَنَىٰ جِبِينٍ کا معنی

































نہی گناہ کا ارتکاب کیوں کروں گا لیکن میں نے ان کے والد سے دھوکہ کھایا اور سے قتل کر دیا۔ میں وجہ سے میں بکرا گیا  
حضرت داؤد علیہ السلام نے ان کے بارے میں حکم فرمایا کہ وہ سے قتل نہ کیا گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی حیثیت میں سرکاری  
میں آئی ہوئی، آپ کی حکومت مضبوط ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا: **وَلَقَدْ نُوْنًا مُّسْلِمًا** سے مراد ہے۔ (11)

امام ابن جریر اور وہ تمام حضرت محدثی رحمہ اللہ کے پیغمبر نقل کی ہے کہ **وَلَقَدْ نُوْنًا مُّسْلِمًا** عدا سے کہ ہر دن اور  
اسے چار بار پڑھا آپ کی ضمانت کرتے تھے **لَا تَمُوتُ** سے مراد ہے کہ **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** سے مراد اہم القضا ہے (12)  
امام ابن جریر روایت فرماتا ہے کہ جس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دعا کی گئی کہ **لَا تُبْقِیَنَّ الْجَوْنُ**  
یعنی ہے کہ کائنات کچھ بوجھ و غم نہ رکھے۔ (13)

امام سعید بن مسعود رحمہ اللہ میں فرماتا ہے کہ **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** سے مراد اہم القضا ہے (14)  
الخطاب سے مراد یہاں اور گواہ ہے۔

ابن جریر اور ابن مسعود کے پیادے روایت نقل کی ہے کہ **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** سے مراد اہم القضا ہے (15)  
امام سعید بن مسعود، ابن جریر اور ابن مسعود نے حضرت ابو سعید الخدری سے **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** کا معنی نقل کیا ہے (16)  
امام سعید بن مسعود اور ابن مسعود نے حضرت حسن بصری سے روایت نقل کی ہے کہ **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** سے مراد یہاں ہے۔

امام سعید بن مسعود، ابن جریر اور ابن مسعود نے **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** سے مراد گواہ اور ابن مسعود ہے۔ (17)  
یعنی نے ابو سعید الخدری سے روایت نقل کی ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کو دیکھ کر کہ حکم دیا کہ آپ اس سے دیکھ  
گئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی طرف اولیٰ ان سے ہے، آپ کی قوم ہر بار ان سے گواہی لیں کہ **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** ہے۔  
امام ابن جریر اور ابن مسعود نے حضرت قتادہ سے روایت نقل کی ہے کہ **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** سے مراد یہاں ہے (18)

امام ابن جریر اور ابن مسعود نے حضرت عقی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** کا معنی ہے (19)  
امام ابن جریر اور ابن مسعود نے حضرت ابو سعید الخدری سے روایت نقل کی ہے کہ سب سے پہلے  
حضرت داؤد علیہ السلام سے امام احمد کے احادیث کے۔ **لَقَدْ قُتِلَ الْخَطَّابُ** ہے۔

امام سعید بن مسعود، ابن جریر اور ابن مسعود نے حضرت ابو سعید الخدری سے روایت نقل کی ہے کہ سب سے پہلے  
ہے کہ انیسویں قریب ابن ابی شیبہ میں حضرت ابو سعید الخدری سے روایت نقل کی ہے کہ سب سے پہلے

**وَقُلْ أَشْكُ بِنُورِ الْعَصَمِ إِذْ تَسْوَرُوا الْبُحْرَابَ لِي رُدُّوْهُ عَلٰی**  
**دَاوُدَ لَقَدْ نُوْنًا مُّسْلِمًا لَا تَمُوتُ** حصص بنی بعضا قل بعض

میرزا حسن علی خان، جلد 23، صفحہ 163، حوالہ ابن جریر، جلد 2، صفحہ 29، رقم 162، 63، 64

3. ابن جریر، جلد 23، صفحہ 164

4. ابن جریر، جلد 23، صفحہ 165

5. ابن جریر، جلد 23، صفحہ 165

فَلَعَلَّكُمْ يَهْتَمُّ بِالْعَمَلِ وَلَا تُشْغِلُكُمْ أَعْيُنُكُمْ إِلَىٰ مَوْءَاظِنَا ۖ إِنَّ هَٰذَا أَخْيَرُ ۚ لَهُ تِغَمُّ وَتَسْعُونَ نَجَّةً وَلِي نَسَمُهُ وَاجِدَةً ۖ فَقَالَ أُوْثَمَانِيَّةٌ وَعَرَّتَنِي فِي الْخَطَابِ ۖ قَالَ لَقَدْ فَلَّكَ مَا سَأَلَ نَجَّيَكَ إِلَىٰ نَعَايَةِ ۚ وَإِنْ كَثُرَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَلَيْتَنِي بِبَصْفِهِمْ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَذْيَانِ ائْتُوا وَاقْبَلُوا الصَّيْحَتِ وَتَقْبَلُ مَا هُمْ وَفَلَقَ وَذُو الْأَمَانَةِ قَاتِلُ عَدُوِّ رَبِّهِ وَخَلَّاهَا كَمَا وَآلَانِ ۖ

”اور کہی کہ آپ کے پاس اعلانِ مرجعِ شہادہ کی جب خبروں سے دہر پھانسی ہمارے ہاتھ لگی۔ اور جب اچانک داخل ہوئے تو دیکھیں آپ کچھ گھبرا گئے تھے۔ ہمیں نے کہا کہ آپ نے ہم کو مقدمہ کے دہریوں میں بددعا کی ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے پر آپ اللہ سے درمیان افسانے سے فیض نہ لے سکتے اور بے افسانے نہ کیجئے اور دیکھئے ہمیں سیدھا دہرا۔۔۔ (سورتِ ابراہیم ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے اراں کی زبان سے دنیوں میں اور میرے پاس صرف ایک دینی ہے۔ اب یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حق کے گرد سے گھر لگتی کرتا ہے میرے ساتھ گھر گھر میں آپ نے فرما دیا۔ اس نے ظلم کیا ہے تم پر یہ مطالبہ کر کے کہ میرے دینی کو اپنی دنیوں میں ملا۔ ہے۔ اور اگر حصہ اور بدلتی کرتے ہیں ایک دوسرے پر جس نے ان حصہ داروں کے جو ایمان لانے اور نیک کام کرے رہے۔ وہ ایسے ٹولہ بہت تھوڑے ہیں۔ اور وہ فیضانِ اُمیرِ داد و گوشتِ ہم نے اسے اور کیا ہے سوا وہابی، گنگے لکے اپنے رب سے اور اگر ہمارے گھر میں اور (ابلیس) اچانک اس کی طرف توجہ ہو گئے۔“

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں از ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دونوں نقل کی ہے کہ حضرت دلاویز علیہ السلام نے اپنے آپ سے گفتگو کیا کہ چاہتا ہوں کہ میری عمر کے ان گزشتہ آدھائی میں جتنا کچھ مجھے اسلام سے کہا گیا کہ حشر میں جیسے آدھائی میں میں ڈانچا اور حشر میں جیسے اس کا علم نہیں ہو بلکہ اس میں جس میں تجھے آدھائی ہے اس میں ہادی، چنانچہ کہ یہاں آپ سے کہا گیا کہ وہ دن سے جس میں تجھے آدھائی میں میں ڈانچا ہے کہ حضرت دلاویز علیہ السلام نے نہ بددعا کی عمارت گاہ میں داخل ہو گئے۔ عمارت گاہ کا دروازہ بند کر لیا۔ یہ دروازہ کھلی اور دروازے پر آئیے مصنف کہنا یہاں سے گھر گیا۔ پھر میرے پاس آنے کی کہ کو جائز نہ دینا ہی تھا۔ میں کہ آپ یہاں سے جیسے کہ ایک شہر کی پرندہ آیا ہے۔ میں جتنی جہد صورتی ہو سکتی تھی۔ اس میں میں سوچا تھی۔ اس میں ہر رنگ موجود تھا۔ وہ آپ کے سامنے سے قریب ہونے لگا۔ وہ آپ کے قریب ہو گیا اور آپ کے کچھ نہ کیا کہ آپ اسے پکڑیں۔ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا کہ اسے پکڑ لیں۔ وہ اگر کیا آپ نے اس کی طرف جھانکا تاکہ یہ بھی کہ کہاں بیٹھا ہے۔ یہاں دیکھتے ہیں کہ ایک عمارت ہے جہاں ہے

















اب کے لیے رکھا۔ رشتے نے چارچوبہ آپ اس کی بھی مزید کیجئے ہیں۔ (دعا کا راز: صفحہ ۱۰۰) یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا کہ یہ رشتہ ہے۔ رشتہ چلا گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام جبکہ وہیں گئے۔ یہ منکر کیا کہ یہ کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے چاہیں دن تک نہ صوم۔ آپ نے بتایا ہے یہاں تک کہ آسمانوں کی درجہ سے آپ کے سر کے اوپر گھمسی آگ آتی یہاں تک کہ جب چاہیں سانس نہ کر سکتے تھے آپ نے سانس جو جس سے اندر نکلے گا اس کو نگہ کر دیا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن ابی عمیر رحمہما اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے تو صحیح ہے۔

۱۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے سونٹ کی خاؤد کا پتلا کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام یہاں تھے۔ (2)  
 ۲۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سونٹ کی خاؤد کا پتلا کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے آواز میں آگ آگیا ہے۔ (3)  
 ۳۔ مسند میں مصور راوی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا توبہ پورا تھا۔ (4)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن تریج رحمہ اللہ سے سونٹ کا پتلا کیا ہے کہ آپ توبہ میں نہ گئے۔  
 امام عبد بن تیمیہ رحمہ اللہ سے حضرت سب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام سے چاہیں دن اور چاہیں رات تک نہ رکھی۔ آپ سب سے اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے سر تک ہر لمحے آپ نے جب آخری دعا کی اس وقت تک کہ آپ کو حکم ملتا ہے۔ آپ نے سر کی سے ہر لمحہ بتائے تھے عافیت طے کی کہ جس نے نجات کی آواز میں اس کی کہ توبہ نہ کیجئے۔ باقی میں یہ بات میں نے صریح کیا۔ اگر تو مجھے اب سے توبہ میں نہ کا متفق ہو سنا اگر تو مجھے سو کہ تو اس میں نہ کا متفق نہ کیا۔ کیجئے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کے سر کے پاس کھڑا ہوا کہ سے داؤد اللہ تعالیٰ نے تجھے سو ف کر دیا ہے پھر تجھے حضرت داؤد علیہ السلام حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف توجہ نہ کرے اور نہ وہ کی عافیت میں ہی اپنے آپ سے متوجہ نہ ہوئی رکھیں۔ عرض کی اس سے کہ آپ اتنی عافیت تھے کہ اگر وہ نہ کرے وہ اپنے خرماباں سے کاس اور تو میں تجھے اور کے خدائے کروں گا۔ پھر میں تجھے اس سے مانگ ہوں گا اور تجھے مجھے پر کر دے گا۔ میں اس سے ہلا میں حسد دے دوں گا۔ رشتہ کی اس سے میرے رب سے تجھے تم کا کیا ہے کرنے تجھے کئی دیا ہے۔ آپ سر خانے لگے تو آہٹ ہو جاؤ گا اس کے کہ آپ میں عافیت ہی نہیں تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے یہاں توجہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ اس نے بعد آپ کی طرف دیکھی تھی۔ یاد رکھیں اس نے تیرے لیے روئے کی عافیت کے ساتھ نہ کر دی ہے۔ آپ نے اس عافیت سے شہر کر دی۔ اسی کے طے سے حضرت سیدنا کی ولادت ہوئی۔ اس عافیت کے ہاں سال سے پہلے کہ اس کے جو کوئی روئے ہوئی۔ سب سے کہا اللہ کی قسم اسی کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام عافیت کرے











میں نے نہیں دیکھا کہ نبی محمدؐ کی تائید میں یہ تفسیر لایا گیا ہو۔ (3)

امام سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ میں کوڑا مارا تھا جب کہ یہ آیت پڑھی گئی تھی۔ جب آیت پڑھی گئی آپ نے اسے پڑھا۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (4)  
امام سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمرؓ خطاب رضی اللہ عنہ سورۃ میں پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (6)  
امام سعید بن منصور رحمہما اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (7)  
امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (8)  
بعض محدثین نے اسے جوڑا ہے تو کر۔ (9)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت عمرؓ ام نے تو حضرت ابوہریرہؓ نے اسے اس میں تائید کی اور سورۃ میں پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (10)  
امام احمد رحمہما اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن مردودہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے "ذوال" میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ سورۃ میں پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (11)  
پہلے جس میں پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی اور پھر جسے جوڑا ہے وہ محدثین کی ہے۔ یہ آیت انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور پھر میں اس کا پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (12)

امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ابو سعید سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ وہ سورۃ میں پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (13)  
سورۃ میں قرأت نہ پڑھی۔ جب وہ آیت پڑھی کہ یہ آیت پڑھی گئی اور پھر میں پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (14)  
اسے گماڑوں کا جو پڑھا تو اس کے ہرے میں مجھے شکر کی خوشی عطا فرمائی اور یہ مجھ سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ سے قبول کیا۔ میں اس میں اللہ ﷻ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں عرض کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو سعید جو نے پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ فرمایا تو دعوت کی بڑھت پڑھی کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (15)  
ابو ہریرہؓ نے سورۃ میں پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی اور پھر میں پڑھا کہ یہ آیت پڑھی گئی۔ (16)  
اس طرح ابی اور خضیب رحمہما اللہ حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں اور پھر

1. مسند ابن ابی شیبہ جلد 1، ص 371 (4276)۔ مکتبہ المکرمین، مدینہ منورہ۔

2. ابن ماجہ جلد 1، ص 370 (4258)۔

3. ابی داؤد جلد 3، ص 78 (4258)۔

4. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

5. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

6. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

7. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

8. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

9. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

10. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

11. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

12. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

13. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

14. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

15. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔

16. مسند احمد جلد 1، ص 371 (4259)۔









امام احمد رحمہ اللہ نے خط لکھا۔ نہ میں نہ اس سے روایت نقل کرتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ اسلام کے ساتھ آیا تھا۔  
 حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے دوسرے دور میں نقل کی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے  
 کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔  
 امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے اس کی آنکھوں میں گندھارا ڈال دیا۔

















کے بیت کو چاک کیا تو اٹھی اس کے پیچ میں تھی۔ آپ نے وہ اٹھی نہ اور اسے چک نہ کیا۔ جب اس نے وہ اٹھی چلی تو انسان جن اور شیطان آپ کے مطلع ہو گئے اور آپ کوئی خاصہ کی طرف لڑے۔ شیطان بھاگ گیا یہاں تک کہ سدر کے دروازوں میں سے ایک دروازہ میں جا پہنچا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی تلاش میں کامدے دیجیے۔ پڑے سرکش میں اسی کو تلاش کر رہے تھے اس پر قادر نہیں ہو رہے تھے یہاں تک کہ ایک روز انہوں نے شیطان کو سونے ہوئے پایا۔ یہ طاقتور جن اس کے پاس تھے وہ اس کے ایک ہاتھ میں بادل۔ وہ چاک اور نیڑی سے اٹھا اور اس گھر کی جس صفت بھی چاہا تو اس کے لئے اسے گھر ہوتا۔ ان جنوں نے اسے بکالایا۔ اسے بھگ اور اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھر لے گئے۔ آپ نے اس کے پاس میں حکم دیا تو گھر سرکش ایک سوراخ بنایا گیا۔ گھر اس میں داخل کیا گیا۔ گھر اسے آگے سے بند کر دیا گیا۔ پھر آپ نے اس بارے میں حکم دیا اور اسے سدر میں پھینک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے اس امر میں شک نہیں ہے کہ شیطان سے آپ پرستہ کر لیا تھا۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر سے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ کتاب اللہ میں سے چار آیات ایسی ہیں جن کے بارے میں مجھے کچھ ظن نہیں کہ ان کا کیا معنی ہے یہاں تک کہ میں نے ان کے بارے میں کعب الاسرار سے پوچھا تو فرمایا (اللہ خان، 37) کہ حج کا ذکر نہیں آتا وہاں تھا۔ تو کعب اس حوالے کیا کہ حج آپ باوجود خدا اس کی قوم کا معجز تھی۔ اسی قوم میں کچھ لوگ اہل کتاب میں سے تھے کہ ان اہل کتاب پر صدمہ کر رہے تھے۔ وہ ان کے چاروں کو قتل کر رہے تھے۔ اہل کتاب نے حج سے کہا کہ وہ ہمیں قتل کرنے ہیں۔ حج نے کہا اگر تم بچے ہو تو قرآن پڑھو۔ تم میں سے جو افسوس والا کہ اس میں قرآن کچھ جانے کی۔ اہل کتاب یہ کہہ کر اسے قربانی دی۔ "میں سے آگ آئی اور اہل کتاب کی قربانی کو کھا گئی۔ حج نے اہل کتاب کی طرف کی اور وہ اسلام لے آیا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی قوم کا ذکر کیا۔ حج کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت ابن عباس نے کہا میں نے آپ سے اللہ تعالیٰ کی قرآن کو اٹھایا تھا کہ میں نے اہل کتاب کے بارے میں پوچھا تو کعب نے کہا کہ شیطان نے حضرت جبریل علیہ السلام کی اٹھی تھیں میں کر لی تھی میں آپ کی بادشاہت تھی۔ اسے سدر میں پھینک دیا۔ وہ اٹھی۔ ایک بھلی کے پیچ میں چلی گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو سونے پڑے تھے کہ آپ کو وہ بھلی بطور عذر دیتی تھی۔ آپ نے اس بھلی کو پھر اسے دے دیا تو اس میں وہ اٹھی تھی تو پھر آپ کی بادشاہت واپس آگئی۔ (1)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کیا ہے کہ حضرت نے آپ کی صورت اللہ کی اور آپ کے تخت پر بیٹھ گیا۔ (2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حنفیہ اور ابن منذر نے قناد سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ سے کہا گیا اسے دو گھر اس میں دے دیے کہ آدراہنایا سدر سے۔ آپ نے اس کاہر دیکھا اس پر قادر تھے۔ آپ سے عرض کی گئی کہ کیا طاقتور جن ہے جس کو اس کہتے ہیں جو بارہ کے مطابق تھا۔ آپ نے اس جن کو طلب کیا۔

سمندر میں۔ پھر تھوڑی دیر میں ایک دن آتا۔ اس وقت سے پہلے نکل کر گیا۔ اس میں شراب ذیل دینی تھی۔ وہ اپنے  
 سے کہہ دیا۔ پھر تیار ہو۔ اس میں تھی۔ جس نے کہا تو اہم مشروب ہے۔ تو عظیم کو بیچ کر دت۔ میں نے کتابت اور  
 جہل کی بہت تھی۔ اور کتاب۔ پھر جو کچھ کیا ہوں ان میں کس سے سخت کیا گیا۔ اس کے پاس قیام سے جا رہا تھا۔  
 شرفیہ اس کی حقیر ہر جانب تھی۔ اگر کبھی لائی گئی ہو، اس کے کندھوں کے درمیان نگاہی تھی۔ وہ بھی ہو گیا۔ حضرت یسوع  
 اسلام کی دانشمندی آپ کی فکر میں اس میں کو آپ کی خدمت میں ملا گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ  
 دیکھو کہ تم کو ہے۔ اور بھی۔ بہا عجیب اس میں وہ ہے کہ آواز میں ہے۔ تو چہ چکا خدا کا اور کیا۔ اس پر بیشتر قول مع  
 گیا۔ پھر چاہا اس کے گرد و چاروں طرف۔ وہ چنانچہ اور کچھ اس تک پہنچنے پر دروغ ہے۔ پھر یہ ہوا اس سے آیا۔ اس سے اس کی  
 شے پر کہ اور سے کات دیا ہوں انک کہ ہے۔ مگر ایک سچ گیا۔ بعد اسے اس کی اور اس کے ساتھ چکر کاٹے گئے۔

حضرت سیدنا خیر علیہ السلام جب یہ تھا تھا مباح نام میں داخل ہوتے تو اپنی طاقت کی حاکم داخل ہوتے۔ ایک رات آپ  
 نام میں گئے۔ اس میں کوئی انگلی تھی۔ اس نے ایک کوئی مسدود میں پھینک دی۔ ایک کھلی نے دماغ میں تھک دیا۔ اس کے  
 ساتھ حضرت سیدنا خیر علیہ السلام کی خصوصیت تھی کہ اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی عجیب ذہنی تھی۔ وہ جن کو  
 آپ کے تحت پر چڑھ گیا۔ آپ کی بیویوں کے علاوہ تمام چیزوں پر تسلط کر لی۔ اس سے اس کے درمیان چالیس برس تک عیسو  
 کیا ہوں انک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کی کھلی میں رکھی۔ آپ نے تو جو جس کو ہر ہر آپ کے ہاتھ  
 آتا وہ ہر کرتے ہیں انک کہ آپ لوگوں تک پہنچے۔ جسٹنا سے مراد وہی تھی جن سے ظم آنی آپ باہر حضرت سیدنا خیر  
 اسلام سے تو آپ کی پھر رہیں آئے۔

ابو عبدیہ بن جریہ میں منہ وہ ہم بھانے حضرت محمد و مرثیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جسٹنا سے مراد وہی  
 ہے جسٹنا افس کہتے ہیں۔ حضرت میرزا علیہ السلام نے پوچھا تم کو کچھ کہتے تھے کہ ان کے عرش کی بجھے  
 پٹی ان کی دکھاؤ۔ میں نہیں اس بار میں کتا ہوں۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے دماغ میں آپ کو دلی تو جسٹنا سے  
 دماغ میں مسدود میں پھینک دی۔ حضرت سیدنا خیر علیہ السلام کو جسٹنا سے آپ کی بہت شہرت تھی وہی جو جسٹنا آپ کی کر رہی  
 بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیویوں سے روک دیا۔ وہ جسٹنا سے فریب نہیں جاتا تھا اور وہ اس کے  
 کر یہ کھل جاتی تھیں۔ اس میں اس میں بھی اس کے ساتھ کو عجیب جانتا ہوا ہو گئے تھے ان کی تھیں کا اظہار کیا۔

حضرت سیدنا خیر علیہ السلام کو طلب کرتے اور کہتے یہ تم جانتے ہو کہ میں سیدنا خیر علیہ السلام ہوں؟ تو لوگ آپ کو  
 جھکاتے یہاں تک کہ ایک عورت نے آپ کو کھلی دلی اور اس کے ریت کی خوشبو کی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی انگوٹھی  
 اس کے ریت میں پائی تو آپ کی حکومت آپ کو اس میں تھی۔ شیطاں ہر گت کیا اور مسٹر میں داخل ہو گیا۔ (۶)

ابو عبدیہ نے "اس میں" اور اس مراد یہ کہ جسٹنا نے صلیب منہ سے حضرت پر ہر وہ منہ خدا سے ہے۔ اس وقت اس کی















































اور نہ اسے کب سے کچھ پڑھا۔

میرے دل میں میرے حضرت ہاشمؑ کی روایت تھی کہ کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے روئے کے بارے میں پوچھا۔

ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔)

ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔)

وَقَالُوا مَا لَآئِكَ لَا تُرَىٰ بِحَالٍ كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ۖ أَتُحَدِّثُ

بِحَقٍّ يَا أُمِّ الْقُرَىٰ أَفَعَثَ عَنْهُمُ الْإِبْرَاهِيمُ ۖ تَذُنُّ لِحَقِّ تَخَاصُّمِ الْهَلِيلِ ۖ

"اور کہیں گے کیا وجہ ہے کہ میں نے ان کو (یہاں) دیکھا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔)

ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔)

ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔)

ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ (ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو "مُحَمَّدٌ" کہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔)

قُلْ إِنِّي أَنَا صَدِّيقُ اللَّهِ ۚ وَلَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ الْوَاحِدُ الْقَهَّامُ ۚ

الشَّهِيدُ ۚ وَالْأَنفَرُ ۚ وَقَابِضُ هَمَاتِهِمُ الْعَزِيزُ ۚ















## قُلْ نَالِقُكَ وَالْحَقُّ قَوْلِي لَا مَلِكَ جَهَنَّمَ وَنَا وَمِنْ تَبَعَاتِ مُتَّبِعِي ۝

ایمان آفریقہ میں دیکھو کہ اس میں میری طرف سے تم کو نصرت اور تیرے ساتھ میرا جہاد ہے۔  
اور میری نصرت اور میری جہاد میری طرف سے ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ نالیقہ والی اور  
تیرے پیروں کی نالیقہ والی ہو۔ ۱۱

اور میری جہاد میری طرف سے نصرت اور میری جہاد میری طرف سے ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ نالیقہ والی اور  
تیرے پیروں کی نالیقہ والی ہو۔ ۱۱

ایمان آفریقہ میں دیکھو کہ اس میں میری طرف سے تم کو نصرت اور تیرے ساتھ میرا جہاد ہے۔  
اور میری نصرت اور میری جہاد میری طرف سے ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ نالیقہ والی اور  
تیرے پیروں کی نالیقہ والی ہو۔ ۱۱

## قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ ذِكْرُ لُطْفِهِ ۝

”آپ! میرے لیے تم سے کوئی اجر نہ مانگو۔ اور میں تم سے کچھ مانگوں گا۔ میں نے تم سے کچھ مانگوں گا۔  
(آپ!) تم کو نصرت اور تیرے ساتھ میرا جہاد ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ نالیقہ والی اور  
تیرے پیروں کی نالیقہ والی ہو۔ ۱۱

ایمان آفریقہ میں دیکھو کہ اس میں میری طرف سے تم کو نصرت اور تیرے ساتھ میرا جہاد ہے۔  
اور میری نصرت اور میری جہاد میری طرف سے ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ نالیقہ والی اور  
تیرے پیروں کی نالیقہ والی ہو۔ ۱۱

ایمان آفریقہ میں دیکھو کہ اس میں میری طرف سے تم کو نصرت اور تیرے ساتھ میرا جہاد ہے۔  
اور میری نصرت اور میری جہاد میری طرف سے ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ نالیقہ والی اور  
تیرے پیروں کی نالیقہ والی ہو۔ ۱۱

ایمان آفریقہ میں دیکھو کہ اس میں میری طرف سے تم کو نصرت اور تیرے ساتھ میرا جہاد ہے۔  
اور میری نصرت اور میری جہاد میری طرف سے ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ نالیقہ والی اور  
تیرے پیروں کی نالیقہ والی ہو۔ ۱۱

ایمان آفریقہ میں دیکھو کہ اس میں میری طرف سے تم کو نصرت اور تیرے ساتھ میرا جہاد ہے۔  
اور میری نصرت اور میری جہاد میری طرف سے ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ساتھ نالیقہ والی اور  
تیرے پیروں کی نالیقہ والی ہو۔ ۱۱





موت سے پہلے ہی کہے گئے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری شفاعت کریں گے (۱)۔

۱۰۔ یہاں حضرت چاندی دہلوی سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ میں اللہ ہم اپنے احوال شریف کے تصور کے لیے دیتے ہیں، کیا اس کا ہمیں کوئی اجر ملے گا؟ اس پر علامہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا، جو اس کے لیے ہی نہ ہو، بلکہ ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ (۲)۔

۱۱۔ یہی جواب ہے۔ حضرت جو یہ فرمادے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کے معنی میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔

۱۲۔ یہی جواب ہے۔ حضرت جو یہ فرمادے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کے معنی میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔

۱۳۔ یہی جواب ہے۔ حضرت جو یہ فرمادے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کے معنی میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يَمْحُوْنَ لَيْلٌ عَلَى الْيَمِّ مَوَاجِدُ  
الْفُجَارِ عَلَى الْبَيْتِ وَسُخْرًا شَمْسٌ وَاقْتَمَرُ كُلٌّ يَجْعَلُنِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى  
أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ⑤

۱۴۔ یہی جواب ہے۔ حضرت جو یہ فرمادے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کے معنی میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔

۱۵۔ یہی جواب ہے۔ حضرت جو یہ فرمادے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کے معنی میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔

۱۶۔ یہی جواب ہے۔ حضرت جو یہ فرمادے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کے معنی میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔

۱۷۔ یہی جواب ہے۔ حضرت جو یہ فرمادے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کے معنی میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہر عمل اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔



اور اس آیت سے وہ ایک ایسے شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کی طرف سے اس نے اپنے آپ کو  
بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔  
اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔

اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے  
کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو  
بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔  
اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے  
کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو  
بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔

اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے  
کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو  
بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔  
اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے  
کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو  
بے گناہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا ہے۔

وَرَأَى النَّاسَ صُرُوفًا يَّهْرَبُونَ فَمَيِّبٌ إِلَيْهِمْ ثُمَّ إِذَا هُمْ لَا يَرَوْنَ لَهُمْ  
شَيْئًا مَّا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِمْ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ بَيْنَهُمْ بَرْزًا عَظِيمًا  
سَمِيحًا قُلْ تَتَّبِعُوا كُفْرًا كَرِيمًا إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْمَقَامِ

اور جب آپ کو پتہ چلا کہ ان لوگوں کی طرف سے کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے  
اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے  
اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے  
اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے  
اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے  
اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے اور ان کے دل میں کیا ہو رہا ہے

أَمِنْ هُوَ قَالَتْ نَأْيَ النَّبِيِّ مِنْ جَدَادٍ قَالُوا يَخَذُلُكَ الزَّيْدَةُ وَيَرْجُوا



رَاحَةً مُّبِينَةً ۚ قُلْ كُلٌّ يَرْجِعُ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ ۖ وَنُفِثَ فِي

يَعْقُوبَ ۚ وَنُفِثَ سُرَّ أَوْثَرُ ۚ أَلَمْ نَبْلُكْ

وہاں تھا کہ جس سے کہہ کر ان کو چھوڑ دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

وہاں تھا کہ جس سے کہہ کر ان کو چھوڑ دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

قُلْ يَبَايِعُ الدِّينَ صَوًّا اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِينَ آمَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا

۱۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

۲۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔

۳۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔ اور ان کو کھانا دیا۔









عَظَمًا إِنِّي ذَلِك لَبِئْسَ لِي دُونِي فَيَسْأَلُ

یہ کہ، مجھے کہتے ہیں کہ یہ تو بڑا بڑا ہے، اس کی طرف سے تو بڑا ہے۔

اکتہ ہے ان۔ یہ نصیب میں نے کیا ہے یہ ہیں۔ محمدؐ کے ساتھ ہیں تو ان سے

دوسرے محمدؐ کو کہہ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

ان کی طرف سے کہہ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يَسْأَلُ عَلَى نُبُوِّهِمْ نَبِيٌّ

بِقِسْمِيَّةٍ فَلَئِنْ سَأَلْتُمْ عَنْهُ لَنَجْوَ بِكَافِرٍ

یہ وہ (سوائے محمدؐ کے) ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔

اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے ساتھ ہیں۔







عقلیں جلی رہتی ہیں۔ یہ اہل ان کی عقلوں پر ۱۰۰ ہوتا ہے۔ ان میں آتی ہے۔ یہ شیطاں کی طرف ہوتی ہے۔ ۱۰۱  
 امام بن منذر نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب وہ ان کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا ذکر اور وہیہ  
 کو کہتے ہیں تو ان کے "موس پر کھینکی طاولی ہوتا ہے۔ جب اس کا ذکر کرتے ہیں تو ان کی ہمدیہ نرم پڑ جاتی ہیں۔  
 امام سعید بن منصور دین منذر ابن عساکر نے ایک حدیث نقلیہ کا نام اور اس میں اس نے حضرت عبداللہ رحمہ اللہ سے  
 روایت نقلی ہے کہ میں نے اپنی اہلی حضرت اسماء سے پوچھا کہ وہ اس حدیث پر کیا کہے گی؟ جب قرآن پڑھتے تو یہ کیا  
 کرتے؟ ۱۰۲ اور امام ابن ابی شیبہ نے بھی اس طرح قرآن نے ان کی ہفت پان کی ہے۔ یہی کی انکھوں سے سہواں ہونے  
 اور ان کے علم پر کام پڑی ہوئی میں نے کہا کہ ان کو کہہ دو کہ جب وہ قرآن مجید سنتے ہیں تو ان پر خوشی طاری  
 ہوتی ہے۔ کیا خود بخود "وَالْمُتَّقِينَ" فرماتا ہے۔

امام زہری بن عمار نے "مسلکات" میں اس حدیث میں عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں اپنی اہلی کے پاس آیا میں  
 نے کہا میں نے ایک انکھ پر کام کیا ہے جس سے بہتر میں نے کسی انکھ پر دیکھا۔ واللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں ایک ایک اپنے کتابے  
 یہاں تک کہ کتب شامی کے خوف سے اس پر غصہ طاری ہو جاتی ہے۔ فرمایا ان کے پاس نہ بیٹھ کر۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کھنکھاتے ہوئے دیکھا ہے جس نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت عروہ روایتی کو ان پر جتے ہوئے دیکھا ہے۔  
 انہیں تو یہ حالت نہیں آتی تھی۔ یہاں تو ان لوگوں نے حضرت ابو سعید اور حضرت عروہ سے بھی یہ روایت اللہ تعالیٰ سے سنا ہے (۱۰۳) کیا ہے؟  
 امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت یحییٰ بن جابر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ بے ہوشی شیطاں کی طرف سے ہے۔  
 امام سعید بن منصور دین منذر ابن عساکر نے حضرت اسماء سے پوچھا کہ جب قرآن پڑھتے تو ان کی اہلی کے پاس  
 میں تو اس میں کہ ہے جو قرآن دیکھتا ہے فرمایا شیطاں کی جانب سے ہے۔ اگر یہ خبر دیکھتا تو اہل عداس کے یہ تو حق ہے۔  
 امام یحییٰ زہری نے "کوار و فاسل" میں حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت نقل کی ہے کہ جب کسی شخص کا جسم اللہ  
 تعالیٰ کے ارادے کا ہے تو اس کے کمال اس سے یوں بھر جاتے ہیں جیسے ہمدیہ اور حوت سے کسی کے پتے بھر جاتے ہیں۔

امام یحییٰ زہری رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ کوئی شخص اللہ کی رحمت میں  
 میں جب کہ وہ پڑھتا ہے وہ منہ کا ذکر کرے اور دھن کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کے جسم میں کھینکی طاولی ہو جائے مگر  
 اس کی مثال اس درجہ کی کہ اسے جس کے پتے ٹھک ہوں وہی طرح ہو تو اسے ہوا سے پتے تو اس کے پتے جس کرتے ہیں  
 جیسے ہمدیہ اور حوت سے پتے کرتے ہیں۔ کوئی ایسا بندہ نہیں جو اس کی رحمت میں جہاد کرے اور اس کا ذکر کرے اور من کا ذکر  
 کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو پڑی مگر اسے کبھی آگ نہ بھونے کی۔

أَلَمْ يَنْتَقِبْهُمُ اللَّهُ لِيُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلِيُعَذِّبَهُمُ الْعَذَابَ الْآخِثَ ۚ وَاللَّهُ يَتَذَكَّرُ الْغَافِلِينَ



۱۴۴۱ء میں جہان نے "ولن" میں اور پہلی مرتبہ اللہ نے "الاسماء والصفات" میں حضرت نوحؑ کی زندگی اور وفات کے  
کرامت کی ہے کہ وہ لوگوں نے حضرت علیؑ سے کہا کہ تو نے کافر اور منافق کو حکم دیا ہے۔ مگر میں نے کفر و منافق کو  
نہ صرف قرآن کو حکم دیا ہے

پہلی سے دوسری بار حضرت خضرؑ نے اللہ سے روایت کی ہے کہ قرآن، قرآن مجید کا کلام سے اس کا کلام کا حکم دیا ہے۔  
۱۴۴۱ء میں جہان نے حضرت نوحؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے اس کے ہاتھ میں ایک چمکے ہوئے  
پڑھا۔ جب یہ کتب آفریں رکھ گئی تو اس کے ہاتھ میں ایک کوئی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ ہے۔ اسے کتب دے۔  
حضرت علیؑ نے اسے فرمایا کہ چمکے ہوئے میں ایک کتب ہے کہ قرآن ہی سے شروع ہوا اور اس کی طرف لوگ آئے۔ ایک  
روایت میں یہ الفاظ ہیں: "تیرا اچھا چمکے ہوئے قرآن ہی سے ہے۔" (۱)

۱۴۴۱ء میں جہان نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس کے  
حضرت سلمانؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے ستر سال سے اپنے شاگرد کی صحبت میں رہا۔ ان میں سے حضرت عمرؓ  
میں دیکھ لے۔ اس کے لئے قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس کے

۱۴۴۱ء میں جہان نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس کے  
حضرت عمرؓ نے قرآن کے حلق پر چمکے ہوئے قرآن دیا۔ وہ اس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس کا کلام ہے۔

۱۴۴۱ء میں جہان نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت خضرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے  
قرآن کے حلق پر چمکے ہوئے قرآن دیا۔ وہ اس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس کا کلام ہے۔  
لوگوں کو ان کے ہاتھ سے لے کر دے گا کہ یہ قرآن ہی ہے۔ اس نے پوچھا کہ قرآن ہی ہے۔ اس نے پوچھا کہ

فرمایا، عیدین عیدین جو یہ روز ہیں۔ اس نے پوچھا کہ قرآن ہی ہے۔ اس نے پوچھا کہ قرآن ہی ہے۔ (۲)

صَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا ثَرْجِيلاً يَتَّبِعُهُ الْيَهُودُ نَارًا مُّشْرِقَةً وَقُلُوبُهُمْ مُّكِنِّيَةٌ يُرِيدُونَ أَنَّ يَصْرِفُوا عَنْهُ

لَوْ جُلِّيَ عَنْهُ لَأَخَذُوا مِنْهُ نَارًا مُّشْرِقَةً وَقُلُوبُهُمْ مُّكِنِّيَةٌ يُرِيدُونَ أَنَّ يَصْرِفُوا عَنْهُ

"یہودیوں نے ایک مثال کے طور پر اس کی مثال دیا۔ یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔ یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔  
یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔ یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔ یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔ یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔  
یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔ یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔ یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔ یہودیوں نے اس کی مثال دیا۔

۱۴۴۱ء میں جہان نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت خضرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے



















مقررہ نمبر کے ساتھ مل کر، اس میں وہ محدث رہے ہیں جو ان کی کتاب میں "وہ ابھی آئے" میں بھی آئے۔  
 میں بھی لکھی۔ ہم اس کی پیش سے جاگے۔ اس سے پہلے کہ یہ لکھا گیا ہو کہ اس کے ہوں تو میری  
 لکھی گئی کہ وہ اب لکھا گیا ہے کہ اس کی کتاب ہے۔ اب چار کتابیں لکھی ہیں۔

اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔  
 اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔  
 اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔

أَمَّا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَرَأَيْتُمْ كَلِمَاتُ لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا  
 وَلَا يَقْعِدُونَ قُلْ بَلَّوْا شَفَاعَةً جَمِيعًا لَّهِ تُسَلِّمُونَ  
 الْأَرْضِ ثُمَّ أَوْتَوْهُمْ جَنَّتْ وَرَأَى اللَّهُ وَجْهَهُ شَمَّارُثُ  
 قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَرَأَى اللَّهُ وَجْهَهُ شَمَّارُثُ  
 قُلْ يَسْمَعُونَ

یہاں کو ہاں ہے۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔  
 یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔  
 یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔  
 یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔ یہ ہے جس کی طرف۔

اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔  
 اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔  
 اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔  
 اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔

اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔

اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔ اب میری کتاب میں ہے۔





















## بِقَوْلِهِمْ كَيْسَ لَكُمْ شَوْعُورُ لَا قَهْرَ يَحْزُونُونَ

”اے کفار! آپ کیسے ہیں؟“ ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“ ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“

ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“ ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“

ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“ ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“

ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“ ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“

ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“ ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“

## لَا خَافُ لَكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ لَكُمْ كَيْسٌ وَكَيْسٌ

”اے کفار! میں تم سے ڈرتا ہوں۔“ ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“

ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“ ان کے جواب میں ان کے انکار کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے: ”ہم کو تو کچھ شوق نہیں ہے۔“

میں وہاں رہنے والے تھے۔ ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 مَعْقَابِیْدَ اسْمُوتِ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ  
 شَمِیْ رُحْمُوْلَیْنِ

ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 میں نے یہاں رہا۔ ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 مَعْقَابِیْدَ اسْمُوتِ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ

ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 میں نے یہاں رہا۔ ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 مَعْقَابِیْدَ اسْمُوتِ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ

ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 میں نے یہاں رہا۔ ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 مَعْقَابِیْدَ اسْمُوتِ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ

ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 میں نے یہاں رہا۔ ان کے پاس ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے سامنے ایک بڑا دروازہ تھا۔  
 مَعْقَابِیْدَ اسْمُوتِ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ وَالْاَنْرُحِیْ

ہے جس کی شفا کی کتاب ہے۔ (۱۰) ان کے سر پر تاج کا لٹا ہوا ہے۔ (۱۱) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صحبت میں رہا۔ (۱۲) وہ اپنے سر کے سبز اور ہلکی شفا کی کتاب کے لٹا ہوا ہے۔ (۱۳) اور وہ بھی یہ عمل فتح سے فوت نہ ہوا۔ (۱۴) اس لیے کہ وہ اس میں سے ہر حال میں آگاہ اور رہیں۔ (۱۵) یہ ہے جنت کے دے ہوئے ہوئے۔

[illegible]

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ شَهِدَ رَأْسَ نَارٍ أَوْ رَأْسَ مَاءٍ أَوْ رَأْسَ شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ فَلَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ" (جو شخص کسی شے کے سر پہنچے، اس کے لئے سو نیکوئی ہیں)۔

۱۔ امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: لَمْ يَلْقَ الْغُلَامُ الشَّيْطَانَ

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّبِعُونَ ۚ أَعْبُدُوا إِلَٰهَ الْبَهْلُونَ ۖ وَلَقَدْ أَوْسَىٰ إِلَيْكُمْ















[illegible][illegible]

یہ امر یاد رکھنا ضروری ہے کہ اگرچہ یہ سب باتیں اس وقت کی صورت حال کے مطابق ہیں، مگر یہ باتیں اس وقت کی صورت حال کے مطابق ہیں۔

ہم پر رفق و یاران میری دنیا و دوزخ میں رہا اس لئے کہ میرے دل سے خدا کا اور میرے قلب سے حق تعالیٰ کے لئے دعا ہو کہ میری ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

[illegible][illegible]

وہ کہتے ہیں کہ یہ ہے کہ اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ آپ کی زندگی میں کچھ بھی نہیں ہوگا، تو آپ کو یہ بھی نہیں ہوگا۔

[illegible]

... (The text is heavily blurred and illegible in this section) ...

چشم و کمال، ۱۳۰۰ء کی رچ ہے۔ اس کتاب میں کئی جگہ کائنات کی عظمت کا بیان ہے۔

تو یہی اُمری خُدا اہم قرار دیتا ہے۔ ہر معاملہ کا اہم کو آپ کی طرف آد، وَفَعْمَ اَنْفُسُکُمْ لَیْسَ بِکُمْ۔

ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

[illegible]



























بَوَائِبُهَا وَقَالَ لَهُمْ خُذْنَهَا أَنْ يَآتِيَكُمْ رَسُولٌ مِنْكُمْ يَشْفُونَ عَنْكُمْ  
آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ لَأَنذَرْتُكُمْ لَٰكِن كُنْتُمْ  
كَلِمَةَ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ قِيلَ ادْعُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَلَايَئِن  
فِيهَا قَوْمٌ مَّشَى اسْتَكْبَرُوا ۝

”اگر تم تجھے جائیں گے لہذا جنہوں نے طرف رو کر نہ کرنا۔ جب اس کے پاس آئیں گے تو کھڑے ہو کر رہیں گے۔  
اس کے روبرو چڑھیں گے۔ اور وہ بڑے پورے اور کیا نکلائے گئے تھے۔ یہاں سے اس کا بیڑہ جم رہا ہے۔  
جو چڑھ کر کھائے۔ یہاں سے سب کی آغوش اور رمانے۔ یہاں سے اس کی ملاقات سے کبھی تھے۔ یہاں سے  
آئے تھے۔ لیکن شہد ہو چکا تھا۔ ان کے ہونٹوں میں کلام کا حکم تھا۔ یہاں سے کہا تھا۔ خدا علی ہو جاؤ۔ اور  
کے روبرو اس سے اس کو مل گیا تھا۔ یہاں سے اس کے ہونٹوں میں کلام کا حکم تھا۔ یہاں سے کہا تھا۔ خدا علی ہو جاؤ۔ اور  
کے روبرو اس سے اس کو مل گیا تھا۔ یہاں سے اس کے ہونٹوں میں کلام کا حکم تھا۔ یہاں سے کہا تھا۔ خدا علی ہو جاؤ۔ اور

امام اہل حق و سید اللہ حضرت ابو جریہ رضی اللہ عنہ سے روایتی کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تمہاری طرف سے  
 جیسوں کے ساتھ جاؤ گے گا تو ان کی گردنوں کو چلنے کی آگ کی ایک پک پک چٹکی کی جوں کی جوں پر کون گشت نہیں  
 چھوڑے گی کہ ان کا پتہ لیں جس جاؤ گے  
 امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کافروں پر عذاب ان کے برے  
 اعمال کی وجہ سے ثابت ہوگا۔ (ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ)

وَسَيُكَلِّمُ الَّذِينَ اسْتَفْعَوْا رَبَّهُمْ إِلَىٰ النِّجْمَةِ زَعَمُوا - حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ غَوْضَهُمْ  
فَكَتَحْتَ آبْوَأُهَا وَقَالَ لَهُمْ خُرُوجُهَا سَلِمَ عَلَيْكُمْ وَنَبِّئَهُمْ فَأَدْخُلُوهَا  
خِلَافِي ۖ

’ اور لے جایا جائے گا انہیں جو دہستہ رہے تھے (مگر اگر آپے برب سے جنت کی طرف گروا دہ کر دہ) حتی کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور جنت کے دروازے پہنچیں تو کہیں وہ کہیں گے انہیں جنت کے دروازے پر سلام اور تم خوب رہے انہی اتد نظر رکھ لے جلا میچہ بیڑ کے ہے۔‘

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جہالت جو کہنے میں داخل ہوگی وہ اس جائزہ کی سبوت میں ہوں جو چہرہ میں رات کو ملتا ہے۔



[illegible][illegible]

مہاجر راجہ نے حضرت امیر محمد علی صاحبزادہ کو دست بردار کر کے لے کر اپنے گھر کے باغ میں چلے گئے۔

[illegible][illegible][illegible]

۱. کتب و اسناد خطی و چاپی در دسترس قرار گیرد.

343 497



امام طبرانی رحمہ اللہ سے ملا سید بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی در پٹیاں ہوں یا در، نکس ہوں یا در، پیکو پیکو ہوں یا در، ملائیں ہوں، اور ان کی گنبد اٹھ کرے تو ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (۱)

امام طبرانی رحمہ اللہ اس حدیث میں سے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کرتے ہیں: جو عورت مگر اپنے رب سے ڈرے، اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس کے لیے جنت کے آسمان دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اسے کہا جاتا ہے جس سے وہ دروازہ ہوا۔ (2)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کو پاس کیا، میری نافرمانی نہ کی، اس کے ساتھ وہ جنت میں آئے گا جو چاہے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابابکر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: عنہم عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کہ ان کی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

وَقَالُوا الْحَسْبُ لِلَّهِ الْوَيْلُ لِلَّذِينَ صَدَقُوا وَعْدَ اللَّهِ وَأَوْفُوا بِمَا عَاهَدُوا بِهِ نَفْسَهُمْ  
مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۚ فَنُفِخُ فِي سُفُوفٍ مُّطْمَئِنِّينَ ۚ وَتُفْرَقُ الْمَوَازِينُ  
حَاقُونَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَفِيهِ يَبْتَغِيهِمْ  
بِالْحَقِّ ۚ وَفِيهِ الْوَيْلُ لِلَّذِينَ كَانُوا يَكْفُرُونَ ۚ

اور وہ (خوش بخت) کہیں گے ہماری تعزیریں اس (روزگار) کے لیے جس نے پورا فرمایا وعدہ سے ساتھ اپنا وعدہ اور واثق بنادیا ہمیں اس (پاک زمین) کا۔ اب ہم غم نہیں کریں گے جنت میں جہاں چاہیں گے۔ جس کو ہم سے جو ہے، نیک کام کرنے والوں کا۔ اور (اے حبیب) آپ دیکھیں گے فرشتوں کو حلقہ باندھ کر کھڑے ہوں گے عرش کے ارد گرد، صبح چاروں طرف سے کھڑے ہونے والے (ملائک) کی حمد کے ساتھ اور فیر کر دیا گیا ہو گا ان کے درمیان حق کے ساتھ اور کھام کے گھسب تعزیریں اللہ کے لیے جو رب العالمین ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ سے یہ قول نقل کیا ہے: یہاں سے جنت کی زمین ہے۔  
امام ابوہریرہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن مسعود رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کی مصحف وہاں تک پہنچے گی جہاں نہیں پہنچا کرے گا۔

۱. مجمع الزوائد، باب فی فضل علی بن ابی طالب، ج ۱، ص ۳۰۱ (۴۶۵۸) اسناد صحیحہ و حسنہ

۲. عین البیان، باب فی فضل علی بن ابی طالب، ج ۱، ص ۳۰۱ (۴۶۵۸) اسناد صحیحہ و حسنہ











کے نام پر سلام دے میں میرے سامنے اس لڑکی ہوئی کہ کاتبوں میں سے سوائے کسی مہربان علم اللہ علیہ و قابل  
 الشکر شہید ابوالعقاب ذی القنول "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" والیہ انصرفت کچھ آپ سے دعا کی کہ جو کتاب آپ سے پاس تھی۔  
 انہوں نے قانون کیا۔ انہوں نے اس آیت میں یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرمائے اور اس کی وجہ قبولی  
 فرمائے۔ یہ سب مجھ پر اس وقت تک پہنچا۔ وہ چلے آئے اور چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اس کتاب کا روح پہنچائے۔  
 قابی الشکر شہید ابوالعقاب رحمہ اللہ سے مجھے اپنے کتاب سے ڈراوا ذی القنول بہت زیادہ مال دے۔ والیہ  
 انصرفت اور ہمارے آپ سے اور ہمارا کاروبار اس کے بارے میں نکال دیا۔ میری اور میری زوجہ۔ سب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم کی کامداد پہنچو تو وہ میں میں رہت کیا کہ جب تم اپنی حالت کو انکسار میں دیکھو تو اسے درست کرو۔ اسے سونپ دو، اللہ  
 تعالیٰ سے دعا کہ یہ کتب آپ کے ہاتھ میں آجائیں۔ اس کے خلاف شیطان کے خلاف سے دعا

امام محمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ عظیم میں آپ سے حدیث گزرا  
 نو جوان عمر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے محبت کرنے لگے۔ اور پھر یہ کیا تو اس کے اعتقاد پر مجھے ملے۔ وہ کہہ رہے تھے  
 ہاں ہمیں آقا۔ ان کے ہاتھوں میں پہنچا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث میں حاضر رہے۔ آپ سے ہم سے ملے  
 اور اس پر ہمارا اس نو جوان نے متصل میں دوریہ کیا۔ اس آیت سے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمارا کہہ رہے تھے۔  
 نہ پہنچیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس نے بڑا بڑا کلمہ پڑھا ہے وہ اس نے فتویٰ کا ممبر اور اولیاء ہے۔ حضرت عمر رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی طرف نکلتے عمر سے ظالم کی طرف۔ ختم ہو گیا ذی القنول الکاتب میں انہو نقضوا اللہ تعالیٰ شاکو  
 الذنوب و قابل الشکر شہید ابوالعقاب ذی القنول "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" یہو اس کے لئے اور جو ان سے بدعت رہا اور بخلی  
 کی طرف سے آئے۔

امام ابو اسحاق رحمہ اللہ نے عظیم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ عظیم الذنوب ہو کر بدعت کرے اس  
 کے نیچے گناہ کوڑھ پڑے واللہ قابل الشکر اور جو کہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن سعد رحمہ اللہ سے ابو اسحاق سنی سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں  
 حاضر ہوا اور عرض کی اسے امیر المؤمنین اگر میں قتل کر دوں تو تم میرے لیے توبہ کی گنجش ہے تو آپ نے یہ آیت عطا کی  
 ختم ہو گیا ذی القنول الکاتب میں انہو نقضوا اللہ تعالیٰ شاکو عظیم الذنوب و قابل الشکر یہ دیکھا کہ اس کو اللہ تعالیٰ سے بدعت۔  
 امام ابن سعد رحمہ اللہ ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ عظیم الذنوب ہو کر بدعت کرے اس  
 کے نیچے گناہ کوڑھ پڑے واللہ قابل الشکر اور جو کہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو۔

امام محمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ نے حضرت ابیہ رحمہ اللہ سے ذی القنول کا سنی قراءت نقل کیا ہے۔ امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے  
 حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ذی القنول سے مراد نعمتوں کا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ذی القنول سے مراد احسان کا ہے۔

اور حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جو لڑائی  
 اِلَّا اللّٰهُ کہیں کہیں ہے غاکم لِقَابِہِمْ جَوَافِقُہِ اِلَّا اللّٰہُ کہیں کہیں ہے لیلِہِمْ شَرَابٌ اور جَوَافِقُہِ اِلَّا اللّٰہُ کہیں کہیں  
 کے لیے شربِ ایشیاب ہے جیسا کہ انکو بھی ملا، اَلَا اِنَّہُ کُنَّا تَرٰہِمْ اِنھیں کی مصیبت کا عکاس کرتے ہیں  
 نبویؐ خود اپنی وہ کیفیت کا عکاس کر رہا ہے اَلِیَّہِ لُجُجٌ وَلَا اِلَّاہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں کہیں اس کا کوئی بھی ایسی طرف ہے۔ دوسرے  
 سمت میں داخل کرتے گا اور اِلَّاہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں کہیں اس کا کوئی بھی ایسی طرف ہے تو ہے، پختہ میں داخل کرے گا۔ (۱۰)  
 امام ابن ابی شیبہؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ثابتؓ مائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں کوفہ  
 کے مسافرات میں حضرت مسعدؓ بن زہر کے ساتھ تھا۔ میں ایک بار غ میں داخل ہوا، آکر دو رکعت نماز پڑھا، کر رہا تھا کہ ہم  
 دوسری کو شروع کیا، یہاں تک کہ اَلَا اِلَّا اللّٰہُ لَیْہِمْ شَرَابٌ پہنچا تو میرے پیچھے ایک آدمی تھا جو یہاں سیدی کاٹل ٹھہر رہا  
 ہوا تھا، جس پر میں کوفہ کا مسافر تھا۔ سو اس نے کہا جب تو قاتلِ ایتوب پڑھے تو میں کہوں گا قَاتِلِ اِثْرَہِمْ اَقْبَلْ  
 تو یہی۔ اب تو پہل لول کرے والے میری قوبہ قاتل کر، اور جب تشریف لےنا تھا تو میرے قاتل نے کہا کہ قَاتِلِ اِثْرَہِمْ اَقْبَلْ  
 تَعْلٰفِیْہِمْ۔ اے خدا کا کہنے والے مجھے تعزیت دے۔ میں نے ابی شیبہؒ کے الفاظ سنے ہیں مجھے معاف کر دے اور جب تو کہے وہی  
 اَقْبَلْ تو کہا اے خدا کا کہنے والے میری پہلائی کر، میں نے یہ کلمہ ادا کیا۔ پھر میں اس کو کوفہ دیکھ کر میں دروازے کی  
 طرف نکلا تو میں نے کہا تمہارا پاس سے ایسا آدمی گزرا ہے جس نے مجھ کو مائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہوا تھا تو انہوں نے کہا ہم  
 نے کسی کو بھی نہیں دیکھا وہ یہاں کرتے تھے کہ وہ حضرت الیاسؑ ہیں۔

مَا يَجَادِلُ فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَآ يَخْرُجُوْنَ اَنْ تَقْلُبَہُمْ فِی  
 الْاِلَاقِۃِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَہُمْ تَوَمُّۢمٌ اٰنُۢمٌ ذَا الْاَحْرَابِ مِنْۢ بَعْدِہُمْ ۚ وَهَمَّتْ  
 كُلُّۢمُۡ اُمَّۃٌ بِرَسُوْلِہِمْ لِّیَاۡخُذُوْہُ وَ یُجَادِلُوْا بِالْحٰطِلِ لِیُثْبِتُوْۤہُ  
 الْحٰطِلُ فَاۡخَذُوْہُمْ ۚ فَکَیْفَ کَانَ جَزَآۤیُہُمْ ۝ وَ کَذٰلِکَ حَقَّتْ کَلِمٰتُ  
 رَبِّکَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْغٰبُ الشَّجَرِ ۝

”جس تنازعہ کیا کرتے ہیں کہ اللہ کی آیتوں میں مکر کا کوئی نہ ہو کہ میں اے جیسے ان لوگوں کا (جو کہہ رہے)  
 تھا یا مختلف شیعہ میں۔ جلالہ و قحان سے پہلے تو ہر طرح سے ہر کئی (دوسرے) گمراہوں نے ان کے بعد  
 اور بعد ان پر امت نے اپنے رسولؐ کے متعلق کہا ہے کہ تمہارا لیس ہر جگہ کرتے رہے (اس کے ساتھ) اِنّہ  
 کہ جلالہ و قحان اس کے اور یہی کہہ رہے ہیں نے پکڑ لیا نہیں۔ جس وقت شجرہ ہر ایک طرف اور صوبہ



مِنْ لِبَاسِهِمْ وَزُجَاجِهِمْ وَذَوَاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ وَ  
 قَوْمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ لِي السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَجْسُهُ ۚ وَذَلِكَ هُوَ  
 النُّقُورُ الْعَصِيمُ ۝

"جو رشتے بھائے ہاں ہے میں عرض کرو اور جو عرش کے کہہ کر (مظہر) ہیں، اسکی کرتے میں جو کے ساتھ ہوتے  
 رب کی اور ایمان رکھتے ہیں اس پر اسے مستحق کیا کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے۔" کہتے ہیں اللہ اور  
 رب، تو کھرب کے لئے ہے جو رشتے کو واقعی برکت اور علم سے ہیں انکے سے نہیں جنہوں نے (کفر سے) تو کی  
 ہے اور عرش کی کہ ہے جو عرش کی اور جو کے لئے انکے عرش ہے۔ ہے اور سے رب والی فرشتوں سے اور  
 انہوں میں ان کے لئے ان سے وہ فرشتے ہیں اور انکے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
 ہے۔ ہے کہ وہ تو ان سب سے پرست (اور) حکمت والا ہے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
 مراد ان سے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

امام ابو اسحاق اور ابی حنیفہ نے تفسیر کے ساتھ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اہل بیت دن کی ہے کہ میں ایک ایسے فرشتے کے ہاں سے میں ہاتھ کروں۔ ان کے پاؤں ساتویں  
 درجہ سے بھی ہاں ہیں۔ عرض ہی کے کہہ دیا ہے۔ وہ کہہ دئے تھے جنہوں سے تو جہاں وہ کا تو پاک ہے۔ (۱)  
 امام ابو اسحاق اور ابی حنیفہ نے تفسیر کے ساتھ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اہل بیت دن کی ہے کہ میں ایک ایسے فرشتے کے ہاں سے میں ہاتھ کروں۔ ان کے پاؤں ساتویں  
 درجہ سے بھی ہاں ہیں۔ عرض ہی کے کہہ دیا ہے۔ وہ کہہ دئے تھے جنہوں سے تو جہاں وہ کا تو پاک ہے۔ (۱)  
 امام ابو اسحاق اور ابی حنیفہ نے تفسیر کے ساتھ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اہل بیت دن کی ہے کہ میں ایک ایسے فرشتے کے ہاں سے میں ہاتھ کروں۔ ان کے پاؤں ساتویں  
 درجہ سے بھی ہاں ہیں۔ عرض ہی کے کہہ دیا ہے۔ وہ کہہ دئے تھے جنہوں سے تو جہاں وہ کا تو پاک ہے۔ (۱)

امام ابو اسحاق اور ابی حنیفہ نے تفسیر کے ساتھ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اہل بیت دن کی ہے کہ میں ایک ایسے فرشتے کے ہاں سے میں ہاتھ کروں۔ ان کے پاؤں ساتویں  
 درجہ سے بھی ہاں ہیں۔ عرض ہی کے کہہ دیا ہے۔ وہ کہہ دئے تھے جنہوں سے تو جہاں وہ کا تو پاک ہے۔ (۱)

امام ابو اسحاق اور ابی حنیفہ نے تفسیر کے ساتھ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اہل بیت دن کی ہے کہ میں ایک ایسے فرشتے کے ہاں سے میں ہاتھ کروں۔ ان کے پاؤں ساتویں  
 درجہ سے بھی ہاں ہیں۔ عرض ہی کے کہہ دیا ہے۔ وہ کہہ دئے تھے جنہوں سے تو جہاں وہ کا تو پاک ہے۔ (۱)

امام ابو اسحاق اور ابی حنیفہ نے تفسیر کے ساتھ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اہل بیت دن کی ہے کہ میں ایک ایسے فرشتے کے ہاں سے میں ہاتھ کروں۔ ان کے پاؤں ساتویں  
 درجہ سے بھی ہاں ہیں۔ عرض ہی کے کہہ دیا ہے۔ وہ کہہ دئے تھے جنہوں سے تو جہاں وہ کا تو پاک ہے۔ (۱)















اور جب کہ تیرے پاس سے گزرا تو اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔  
 میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔  
 اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔  
 اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔  
 اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔  
 اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔  
 اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے  
 تجھے پہچان لیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔

اگرچہ یہودیوں نے اس کو یہودیہ کہا تھا مگر یہودیہ کے نام سے اس کو نہ جانتے تھے۔ اور یہودیہ کے نام سے اس کو نہ جانتے تھے۔ اور یہودیہ کے نام سے اس کو نہ جانتے تھے۔

وَ اَنْتُمْ كُنتُمْ يَوْمَ الزُّلْفَةِ اِذَا الْغُتُبُ نَدَىٰ لِحَاجِرٍ لَّطِيفٍ ثُمَّ  
الْبَصِيرُ مِنْ حَيْثُ وَاسْتَبِيحَ يَطَاوُ

اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔ اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔ اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔

يَقْتُمُ حَاقِقًا لَّا عَيْنَ وَمَا شَخِي الْأَصْدُؤُا نُوْنَهُ يَقْتُمُ بِأَخِي كَر  
الَّذِينَ يَنْعَمُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْتُونُ بِشَيْءٍ اِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ  
الْبَصِيرُ

اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔ اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔ اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔

اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔ اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔ اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔

اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔ اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔ اور اے تم! تم نے اس وقت کی جنگ میں حصہ لیا تھا جس میں تم نے حصہ لیا تھا۔











بِأَسْنَنِ نُّورٍ جَاءَنَا قَدْ لُذِعُوا مَآ أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أُرَى وَمَا  
أَكْبَيْكُمْ إِلَّا سُبُلَ الْمَشْرِيقِ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا يَقُولُ رَبِّيَ أَخْلَقَ  
عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الرَّجُزِ إِنَّ هَذَا بَلٌّ مِثْلَ آبِ ثَوْرٍ يُؤْخَرُ وَعَدُوٌّ كَذُوبٌ  
يُؤْتِيهِمْ مِنْ غَيْبِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ظَنَمَا لِنَجْدِ الْجَبَانِ ۝

پہلی قوم کا آواز سوسن تھا کہ۔۔۔ یہ تمہیں جس سے ملے گا اس ملک میں ریشہ فطرت سے دیکھو وہ ان کی  
پہلے کا جیسے تھا کہ اب۔۔۔ گروہ ہم پر آگئے۔۔۔ میں نے ان کو ان کے ملک میں تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں  
نہیں دیکھا تھا، اب دیکھتا ہوں کہ ان کو نہ تو ان کی قوم پر تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے  
اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو  
تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ  
تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے

اس میں اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے

وَيَقُولُ رَبِّيَ أَخْلَقَ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الرِّجْزِ إِنَّ هَذَا بَلٌّ مِثْلَ آبِ ثَوْرٍ يُؤْخَرُ  
لَكُمْ مِنْ أَسْمَاءِ غَالِبٍ وَمِنْ سُبُلِ الْمَشْرِيقِ ۝

وہ کہتا ہے کہ میں نے تم پر تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو  
تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ  
تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے

اس میں اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے  
تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ  
تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے  
اس میں اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے  
تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ  
تھا کہیں نہ تو ان کے اس سے بڑی قوم میں نہ تو ان کو تو جیسے ہی مشرودہ تھا کہیں نہ تو ان کے

















۱۔ سورہ نمل پیر ۱۰۰۔ ۲۔ یہاں جو تفسیر شہود، تا علی القایہ ۱ ص ۲۸۰ اور جلد ۱، ص ۱۰۱ پر ہے وہ  
 قالو یمضونہم بہ شہودکم علیہا قلوا انکم انداد و انفسکم فیہ (اصحٰث ۲۱)  
 اہم رہی تھیں۔ جبرائیل سے سرت شجاعت نہ رہی۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ تم لوگ ان کے گواہ ہو گے۔  
 اور وہ اپنی پٹھانیوں کے ساتھ ان کے گواہ رہے۔

۳۔ سورہ زمر ۱۰۱۔ ۴۔ پٹھانیوں کا ایک ایک نام ہے۔ غل یا غلہ جو ہر مریض پر ۱۔

۱۰۱ الذین یُحَادِثُونَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُخٰیِرُ حُجَّتْہُمْ اِنْ فِیْ  
 حُجَّتٍ لِّہُمْ اِلَّا کُفْرٌ فَاَھْمُ بِالْغِیْبِ فَاسْتَعِذْ بِاَلِہِ ۚ اِنَّہٗوَ السَّمِیْعُ  
 الْبَصِیْرُ ۝ لَعَلَّ النَّسُوْیَ وَالْاٰرْمٰضِ کَثِیْرٌ مِّنْ سَلٰتِی النَّاسِ وَذَیْنِ  
 اَکْثَرِ النَّاسِ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَوَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۚ وَاَنۡذِرَیْنِ  
 اَمَّاۤؤَۤا عَسَوْۤا الضَّالِّیْنَ ۚ وَلَا تَسِیْءُۤا فِیۡلَا مَرۡسَدَ کَرُوۡنَ ۝ رَّتَّ  
 اِسۡمَۡعٰۤیۡلَ رَیۡبَۃً ۚ وَرَیۡبٌ فِیۡہَا وَلٰکِنۡ کَثَرِ النَّاسُ لَا یَعْقِلُوۡنَ ۝

۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۲۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۳۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۴۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۵۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۶۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۷۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۸۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۱۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۲۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۳۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۴۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۵۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۶۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۷۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۸۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۹۹۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔ ۱۰۰۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دل میں کفر تھا۔

۱۔ اہم رہی تھیں۔ جبرائیل سے سرت شجاعت نہ رہی۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ تم لوگ ان کے گواہ ہو گے۔  
 ۲۔ سورہ نمل پیر ۱۰۰۔ ۳۔ یہاں جو تفسیر شہود، تا علی القایہ ۱ ص ۲۸۰ اور جلد ۱، ص ۱۰۱ پر ہے وہ  
 قالو یمضونہم بہ شہودکم علیہا قلوا انکم انداد و انفسکم فیہ (اصحٰث ۲۱)  
 اہم رہی تھیں۔ جبرائیل سے سرت شجاعت نہ رہی۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ تم لوگ ان کے گواہ ہو گے۔  
 ۴۔ سورہ زمر ۱۰۱۔ ۵۔ پٹھانیوں کا ایک ایک نام ہے۔ غل یا غلہ جو ہر مریض پر ۱۔

۱۔ اہم رہی تھیں۔ جبرائیل سے سرت شجاعت نہ رہی۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ تم لوگ ان کے گواہ ہو گے۔

دولت کے لئے جس کی حد تک وہ ضرورت تھی اسے سنبھالنا پڑا تھا۔ اس کے لئے اس نے اپنی تمام دولتیں وقف کر دیں۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔

اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔

اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔

اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔

اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔

اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔

اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے تمام املاک کو بیچ کر ان کے پورے قرضے کی رقم جمع کر لی۔

1. مکتوبہ دارالکتاب، ص 276 (1404ھ) دارالکتاب، ص 276

2. مکتوبہ دارالکتاب، ص 276 (1404ھ) دارالکتاب، ص 276

3. مکتوبہ دارالکتاب، ص 276 (1404ھ) دارالکتاب، ص 276





امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: جب تم  
میں سے کوئی شخص دے چہے تو اسے سچ، حال کے کثرت سے کہہ کر دے گا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: وہی نہیں  
جیز اس سے عفت نہ پائیا تو اسے اپنا عفت نہ پائیا۔ بات آپ نے سن کر ابو یزید نے صحابہ سے عرض کیا: تم میں سے کوئی کیا ہے؟ فرمایا  
یہاں میں ابی ہاشم ہے جس کا کفن میں ساق پر مبر کر کے گا جھاسے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہی عفت نہ پائیا تو اسے  
اپنا عفت نہ پائیا۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے  
فرمایا: وہی عفت نہ پائیا تو اسے اپنا عفت نہ پائیا۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہی عفت نہ پائیا تو اسے  
اپنا عفت نہ پائیا۔ (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہی عفت نہ پائیا تو اسے  
اپنا عفت نہ پائیا۔ (6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہی عفت نہ پائیا تو اسے  
اپنا عفت نہ پائیا۔ (7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہی عفت نہ پائیا تو اسے  
اپنا عفت نہ پائیا۔ (8)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہی عفت نہ پائیا تو اسے  
اپنا عفت نہ پائیا۔ (9)

1. صحیح ابن ابی شیبہ، جلد 9 صفحہ 489 (37482) مکتبہ دار الفکر، بیروت۔
2. ایضاً جلد 7 صفحہ 493 (37467)
3. ایضاً جلد 7 صفحہ 494 (37524)
4. ایضاً جلد 7 صفحہ 497 (37519)
5. ایضاً جلد 7 صفحہ 498 (37507)
6. ایضاً جلد 7 صفحہ 498 (37527)
7. ایضاً جلد 7 صفحہ 498 (37527)
8. ایضاً جلد 7 صفحہ 498 (37527)
9. ایضاً جلد 7 صفحہ 498 (37527)





اس نئی ٹیڑی طرح سے روایت الٹانے میں سربراہانِ قیامت کو ہاتھ نہ آیا۔ یہاں تک کہ یہاں تک کہ  
 امامِ اہلِ حق پر اصرار نہ ہو کہ وہ کسی قدر شائبہ اور شبہ کے بغیر روایت کرے۔  
 کہ اس کے ساتھ ہی مل کر انکار اور ان پر مزید یہ کہ یہاں تک کہ وہ کسی قدر  
 کلامِ سرور کی عکاسی کرتے ہوئے انکار کر دے۔  
 امامِ اہلِ حق نے ان کے خلاف یہاں تک کہ وہ کسی قدر  
 کہ یہاں تک کہ وہ کسی قدر

[illegible]

اور اس آل تیرہ و طہرائی زمرہ کے تھے حضرت سرورین جناب بھی اٹھ تھائی مگر سے درویشی کی سے عریاں لاکھ کی قسم انہی ست ہزار پھر ہوئی یہاں تک کہ کو اب بھی سے اس میں سے تھیں کا ادا وصال ہوگا۔ ان کی بائیں انگلی پر پڑا ہوگا۔ دیوہ دیوہ کی صدا کے ایک پتہ سے کی کہ ہے۔ یہ دجال نکلے گا تو وہاں کہیں کرتا ہے کہ وہاں ہے جو اس پر جاننا ہے اس کی سہ لک کی اور اس کی ہزار کی تو اسے سارے کون اچھا لگے بیٹھ نہیں سے گا جس سے کھڑے ہو رہے۔ جیلائی تو سے سادہ کٹی لک کی وجہ سے انہی دی سے کی۔ وہ نامہ میں پانچ آئے گا مگر دم در بیٹھ لے گا تو اسے اسے اور اس کے لشکر کی کو کھست دے گا۔ یہاں تک کہ پاؤں کی چوڑی اور ریت کی جڑ پھارے۔ ان سے سوساں کا کفر ہے یہ سے جیسے پہاڑ ہوا ہے تو اور اسے قتل نہ دے۔ یہ ان طرح بھی ہو گا کہ اس سے کہ تم سے اسے اور دیکھو گے یہاں تک کہ اسے















۱۱۔ محمد بن حنفیہ نے حضرت نواز علی نقیؒ کو کابینہ کے وزراء کے لئے تجویز کیا۔

رَادُّ الْأَعْلَى فِي أَغْنَاتِهِمْ وَأَسْلَسَ بِمَحْجُوزٍ فِي الْحَيِيمِ ثُمَّ فِي  
الْأَمْرِ يُسَجَّرُونَ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَلَيْسَ مَا كُنْتُمْ تَشْرِكُونَ لِي مِنْ دُونِ  
اللَّهِ قَالُوا صَدَقْنَا بِأَلِّهِ ثُمَّ لَدْغُوا مِنْ قَبْلِ شَيْئٍ كَذِبَتْ  
يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ذِكْرُهُ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ وَبِقَوْمِ  
الْأَعْيُنِ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ أَوْحُوا فِي أَبْوَابِ جَهَنَّمَ خَبِيرِينَ فِيهَا  
فَيْسُ مَلَكُومِي التَّكْوِينِ قَالُوا بَلَّغْنَا وَعَدَ اللَّهِ حَقًّا قَوْمًا  
لِيُؤْتِكَ بَعْضُ آلِهِ بُعْدَهُمْ أَوْ تَكُونُ فَيْسُكَ لَأَسْمَاءُ يُرْجَعُونَ



نے جھٹی بندے کو مین بنا کر معلوث کیا۔ وہاں انہاں ملے ہے ہے مس کا کر بی کریم سٹینڈم سے نکلا ہوا۔ (11)

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَعْمَالَ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ ۖ وَلَكُمْ  
 فِيهَا مَنَافِعَ وَيَسْتَخَوُّوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَىٰ لَهَا  
 تُعْمَلُونَ ۖ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ ۚ فَإِنَّ آيَاتِهِ تُكْذَرُونَ ۖ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي  
 الْأَرْضِ فَنَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَكْثَرَ  
 مِنْهُمْ وَآسَفَ تُقُولُوا ۚ إِنَّا كُنَّا فِي الْأَرْضِ مِمَّا أَهْلَىٰ عَنْهُمْ مِمَّا كَانُوا  
 يُكْسِبُونَ ۖ فَلَمَّا جَاءَ عَذَابُ رَبِّهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِهَا عِشَاءُم مِّن  
 الْعِلْمِ ۚ وَإِذْ هِيَ نَارُهَا بِسَبْعِينَ آيَةً ۖ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَالُوا  
 آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ۚ وَكَذَّبْنَا بِهَا كُتَابَهُمْ ۖ فَوَيْلٌ لِّمَنِ  
 كُتِبَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّمَا لَهُمْ لَئِن رَأَوْا أَنَّهُمْ قَالُوا ۖ سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي قَدْ فَخَّرَ  
 وَخَيْرُ مَا لَكَ الْكُفْرُ ۚ

”اگر وہ ہے جس نے بتائے تو ہم پر ہے لیے صوفیوں یا کہ اس حدیث کی پڑوسی کو ہزار گنی بھلا گنتی“  
 کھانا روختہ رہے۔ نئے ان میں طرح طرح کے فائدے ہیں اور اس حدیث سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان پر سارا  
 ہو کر اس منزل تک پہنچو جو تمہارے سے پہلے اس حدیث میں اور ان مومنین پر اور مکتبہ پر تمہارے سے پہلے ہے۔ اور وہ  
 دکھانا ہے نہیں اپنی نشانیاں۔ یہی اللہ تعالیٰ کی کن کن آیتوں کا اثر دکھانا کہ گئے۔ کیا اس حدیث کے لیے ہی  
 سلطنت نہیں کی، مگر جس کا انہیں نظر آ جا تا کہ کیا اسلام ہوا ان (مکتبہ) کا جہان سے پہلے گزارے، وہ لوگ  
 ان سے کھانا میں نہ ہوا۔ وہ خود تو تھے جس نے دوست تھے اور میں نے اپنی نشانیاں کے خلاف سے (گھبراہٹ میں  
 تھے) جس حدیث کی کہ کیا خدا پہنچا، انہیں اس حدیث نے جو دکھانا تھے۔ جس حدیث نے ان کے پاس ان  
 کے رسول روغن دلیلیں سے کہ تو ہمیں سے کفر کیا اور چہاں سے اس علم پر جو ان کے پاس تھا اور (موجودہ) گھبراہٹ  
 یا انہیں جس کا وہ فائدہ اٹھا کرتے تھے۔ مگر جب انہوں نے وہ کچھ لیا اور وہ تو کہنے لگے ہم ایمان لائے  
 ہیں، ایک اللہ پر اور ہم ان معبودوں کا انکار کرتے ہیں مگر تو ہم اس کا شریک نہیں بنا کرتے تھے۔ پس کوئی فائدہ نہ































امام محمد بن حنفیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ہم نے اس سے سنیے خبر اور شرکاء راستہ میں کیا  
وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ أُولِيَ الْيَمِينِ يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيُورِثُونَ ﴿٥٠﴾ هَٰذَا مَا  
جَاءُوا بِهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ أَبْصَارُهُمْ وَ جُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا  
يَعْمَلُونَ ﴿٥١﴾ وَ قَالُوا لِمُؤْذِنُهُمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَتَقْنَأُوا اللَّهَ  
الَّذِي أُنْزِلَتْ كُلُّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ أَلَيْسَ بِهِ جَعْلُونَ ﴿٥٢﴾ وَ مَا  
كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَا أَبْصَارُكُمْ وَ لَا  
جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ أَيْمَنَّا بِمَا نْعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ وَ ذَلِكُمْ  
كَفَرْتُمْ لِيَوْمِ الظَّنِّ أَنْظَرْتُمْ يَوْمَ أَنْصَبْنَاهُ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿٥٤﴾ فَإِنْ  
يُضَيَّرُوا وَ انْفِثَارُ مَشْوَىٰ نَفَمٌ ﴿٥٥﴾ وَإِنْ يَسْتَعِيبُوا أَفْهَامُهُمْ مِنَ الْمُتَعَبِينَ ﴿٥٦﴾

اور (در احادیث) کہ وہ اس در کا جب فتح کئے جائیں گے اللہ کے جسے تشریف (ہم) کی طرف بھر دے (کہ وہ اس  
کے) ان کے دین پر نہیں مگر یہاں تک کہ وہ اس در کے قریب آجائیں گے (تو حساب شروع ہوگا اس  
وقت) گواہی دیں گے ان کے خلاف اس کے کان، اس کی آنکھیں اور اس کی کھانسی اس کے بارے میں جو وہ کیا  
کرتے تھے۔ اور جو کہیں گے اس کے مخالفین سے تم نے میرے خلاف گواہی کیوں دی جو کہیں گے ہم پر ایمان  
میں) ہمیں تم کو یہ خبر دے کہ اللہ تعالیٰ نے جس نے گواہی دی ہے اسے گواہی دے گی اور اسی نے تمہیں پیدا کیا تھا، ابھی مرنے والے  
ابھی کی طرف تم لوہے پر بہہ رہے ہو تمہیں چھوٹنے کے لئے ہے آپ لوہے پر سے کہ گواہی نہ دینا تمہارے  
خلاف تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہاری کھانسی بلکہ تم نے یہ گواہی کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ چاہے سب کچھ  
تمہارے خلاف ہو اور تمہارے اس گواہی نے جو میرے دین کے بارے میں کیا کرتے تھے تمہیں  
ہر گز تردید پر نہیں تم جو مجھے نکالنا چاہتے ہو اس سے۔ یہی وہ صر کر رہے ہیں) ابھی ان کا کھانا ہے اور  
اگر وہ (اس وقت) دھماکے لگیں پائیں گے تو وہ ان میں سے نہ ہوں گے جن پر اللہ ماضی ہوئے۔

طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ان میں سے پہلے تو اہل حق یہ کہہ دیا جائے گا۔ (۱)  
اور عبد بن محمد رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ

اور ان میں سے وہ۔ اہل بائیں واقعہ جسما اللہ نے حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ









ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: "ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو کون سا مہمان بنا دیا؟ تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مہمان بنا دیا۔" (مشکوٰۃ، ص ۱۰۷)

امام محمد بن حسید رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی عمیر رحمہم اللہ سے یہ روایں من لیا ہے، انہوں نے قول ائمۃ الاسلام علیہ السلام اور بعد  
میں اس وقت تک اختلاف فی ترجمہ تھا کہ کسی کو شریف نہ تھے۔

عام بین حنفی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: **ما رآنا** اللہ، حدیثاً او شریکاً ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے انہما کی الٰہیت کی قائم ہو گئے اور آخرت میں ان پر مرتبے مارل ہوئے گئے۔

[illegible]

۱۔ ام لویا، اے جس نے اور بھی کو نہیں دیکھا، وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اسے دیکھا ہے۔

اسی سحر اور جادو کے قریب آنے والا تھا۔ ان طریقوں میں جادو سے یہ قیاس نقل کیا ہے کہ موت اور آخرت کے معاملہ میں خوف رکھ کر اور دنیا کے معاملات میں کچھ دلدادہ ہو کر قریب سے ہمارے دل سے نفس نہ روکنا۔ یہ معاملہ جس میں ہم گمراہ ہو جاتے ہیں۔ امام اہل شیعہ و مہربین علیہ السلام کا سحر اور جادو اہل نقلی عالم پر جم اٹھنے سے صرف یہ ہے کہ اہل علم و سائنس کے روایت نقل کی ہے کہ موت کے وقت مومن کی مدد میں حاضر ہوا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ جس کے پاس جو جادو ہے اسے یاد رکھ کر خوف نہ کرنا کہ خوف چھا جاتا ہے۔ یہی ارادہ والوں کے بارے میں علم کرنا اور تجھے جنت کی بشارت ہو تو وہ مر جاتا ہے۔ یہی کلمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو آکھ لکھ کر سچائی ہوئی ہے۔

۱۔ امام ابن ابی شیبہ اور امام حاکم نے درج ذیل روایت سے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے: اسی کی قبر میں ہر قباحت کے مرد سے بھارتوں جانی ہے۔ اور عورت میں پیشہ لاء اس کے اس سے بھارت کی عورتی نہیں نقل ہوگی۔  
۲۔ امام ابن ابی شیبہ نے آیت کی تفسیر میں مکرر یہ روایت نقل کی ہے کہ اگرچہ انھوں نے اپنے مخالفین کو جو نے کاحوف نہ ہو۔  
۳۔ امام ابن ابی شیبہ اور امام حاکم نے امام حاکم نے ذکر الموت (۳) میں حضرت علی بن ابی طالب کا وہی روایت ہے۔







جو بچے کا ہونے کا شک میں ہو، میرے جوتے آگیاں نہ ملائی کے ساتھ قیامت کے دن ہر ایک سے پتھر ہ  
 کرو جو نہ ہر سر میں، چنانچہ جو تم کرتے ہو وہ خوب، کچھ ہا ہے۔"

اس حدیث کی رو سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما صحابہ سے اپنی اہلیہ کی بیعت ادا ہے مگر اصل میں  
 کہ کھڑے رہا کی چیز کرتے ہیں جو نہ آیت کا کلمہ نہیں ہوئی۔

اس حدیث کا یہ روایت سننے والے حضرت قتادہ سے لحد تک پہنچ کر تھے کیا کہ کام کہیں مقرر کر، جہاں کا کل نہ ہو۔  
 اس حدیث میں حیدر ابن سعد نے کہا ہے یہ قول نقل کیا ہے کہ لحد، کے کچھ ہیں جہاں کے ساتھ کر کہا جائے۔

عمر فاروق اور عمر بن حیدر سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت قتادہ سے یہ روایت نقل کی، مگر لحد سے مراد تھا ہے۔ (11)  
 اس حدیث میں اللہ سے، نہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ قرآن اٹھ کا کلام ہے۔ اس  
 کے بعد نقل کی کہ جو اس کا کلمہ ہیں۔ اس میں اپنی حقیقتات کی وضاحت کی کہ

ماہرین میں یہ حدیث سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے افسر نقل کیا ہے۔ (12)  
 ابو جعفر بن محمد سے۔ (13) افسر نے کہا کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت نقل

کی ہے کہ یہ حدیث ابو جعفر اور حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل  
 ابن عباس سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ یہ حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل

مسند میں ہے، مسند میں حیدر ابن سعد نے حضرت قتادہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل  
 امام احمد بن حنبلہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل

اپنے دوسرے حدیث کی، اسی کتاب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل  
 امام احمد بن حنبلہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل

کہ ہم صرف اٹھ، کے یہ ہے۔  
 امام احمد بن حنبلہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل

اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل  
 اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل

امام احمد بن حنبلہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل  
 امام احمد بن حنبلہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ اس حدیث میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ كُفْرًا كَبِيرًا ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ كُفْرًا كَبِيرًا ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ كُفْرًا كَبِيرًا ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ كُفْرًا كَبِيرًا ۖ

لَا تَأْتِيهِمْ لَظْمَةٌ مِنْ لَظْمِهِمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ كُفْرًا كَبِيرًا ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ كُفْرًا كَبِيرًا ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ كُفْرًا كَبِيرًا ۖ





دارمہور میں چھوڑ دیا۔ اس خبر سے حضرت قیصر کا دل بڑھ گیا۔ وہ بھی اپنے حرم سے ہرگز نہیں ہٹتا تھا۔  
 یسے والے سے کہو۔

وَقَدْ نَبَّأْنَا مُوسَىٰ نَجِيبَ قَاخِلِفَ فِتِيَّةٍ ۖ وَكَرَّ كَرِيحَةً سَبَقَتْ مِنْ  
 رُبِّكَ لَقِصِّ سَبَقْتَهُ ۖ وَالْحَمْدُ لِقِي سَبَقْتَهُ مَرِيحٍ ۖ قَنِ عَيْنَ خَالِنَا  
 فُسَيْسِهِ ۖ وَهَلْ أَسَا رَقَعَيْنَاهَا ۖ وَهَاتِرُكَ بِظِلِّهِ لِيَعْبُدَ ۖ

”اور اسے (جس کا پہلی سوی (خلیفہ عام) کو قرب میں سے بھی بہت خلاف کیا گیا ہے اور اگر ایک بات  
 سے نہ ہوگی تو آپ سے قرب و محبت سے (میں) پہلے کر رہا ہوں گا اس سے وہ میں اور ہے ایک اور ایک  
 قرب میں جو میں سے ہے۔ اس میں جو چاہے کرے گا۔ ہے جو ایک میں سے ہے وہ چاہے چاہے ہے  
 اور یہ اُن کے ساتھ ساتھ کہ وہ اس میں سے ہے وہ آپ کا یہ حرم پر ظلم سے ہو جائیگا۔“  
 دارمہور نے یہ دیکھ کر حضرت قیصر سے کہا۔ ”وَقَدْ نَبَّأْنَا مُوسَىٰ نَجِيبَ قَاخِلِفَ فِتِيَّةٍ ۖ وَكَرَّ كَرِيحَةً سَبَقَتْ مِنْ رُبِّكَ لَقِصِّ سَبَقْتَهُ مَرِيحٍ ۖ قَنِ عَيْنَ خَالِنَا  
 فُسَيْسِهِ ۖ وَهَلْ أَسَا رَقَعَيْنَاهَا ۖ وَهَاتِرُكَ بِظِلِّهِ لِيَعْبُدَ ۖ“

الْيَوْمَ يُرَدُّ عَنْكَ السَّاعَةُ ۖ وَفَاتَخْرُجُ مِنْ شَرَاتٍ مِنْ كَنَامِهِ ۖ وَ مَا  
 تَخُصُّ مِنْ أَتَمِّ ذِكْرٍ تَصِلُ إِلَّا يَجْلُو ۖ وَ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ أَشْرُكَ كَرِيحٍ ۖ  
 قَالُوا أَدْنَتْ مَامِدًا مِنْ شَهْوِيهِ ۖ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ  
 قَبْلِ ۖ وَصَلُّوا مَائِدَةً مِنْ مَجِيئِهِ ۖ لَا يَسْتَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْغَيْرِ ۖ وَ  
 رَنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَنْوَسُ قَوْلَهُ ۖ وَلَئِنْ أَوْفَقْتُهُ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ  
 خَرَاءٍ فَسَنُتُهُ يَفْقَرُ لِي ۖ وَ مَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۖ وَلَئِنْ  
 رُحِمْتُ إِلَّا رَأَيْتُ رِيَّ عِنْدَ بَعْضِ قَسَائِدِ الْإِنْسَانِ كَفَرُوا بِهَا  
 صَوْلُوا ۖ وَ لَنْ يُقَاتِلَكُمْ مِنْ عَذَابٍ عَلِيْلٍ ۖ وَإِذَا أُنْعِمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ  
 أَخْرَجَ ۖ وَ نَاهَيْهِمْ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذَلُّهُ دُعَاءُ هَرِيْفِهِ ۖ قُلْ  
 كَرِهْتُمْ لِي ۖ كَانِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ كَفَرْتُمْ بِهِ ۖ مِنْ أَصْلٍ مِّمَّنْ هُوَ لِي



﴿وَلَا يَسْتَحْيِي الْفُلُوكَ﴾ ﴿وَلَا يَسْتَحْيِي الْفُلُوكَ﴾ ﴿وَلَا يَسْتَحْيِي الْفُلُوكَ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

"حق کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ رحمت ہی میری راہنمائی میں ہے۔ آمین"

حَمْدٌ عَسَىٰ ۖ كُنَّا لَكَ يَوْمَ حَتَّىٰ إِلَيْكَ وَإِلَٰهِي يَوْمَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ اللَّهُ  
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ  
الْعَظِيمُ ۖ

"حم۔ یمن۔ یمن۔ یمن۔ اللہ (حق) کے مخاطب فقیر کوئی فرما رہا ہے آپ کی طرف (میں) (کلمہ پور)  
کی طرف (میں) آپ سے پہلے گزرے ہیں اللہ جازہ ہوسکتا ہے۔ (اور) بہت بڑا ہے۔ حق کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے  
اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی سب سے اعلیٰ (اور) اعظم (وہ) ہے۔"

حق (میں) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سداً ختم حق کلمہ کریم میں حاضر ہوا۔  
ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ختم حق کلمہ کریم میں حاضر ہوا۔  
امام عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک رات نبی  
کریم ﷺ حضرت یونس کے گھر میں ختم حق کی تلاوت کی تو اسے باہر چڑھ کر فرمایا ہے یونس اے کلمہ کریم  
ختم حق ہے؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا مجھے پڑھ کر سناؤ اس کے اولیٰ و آخری درجہ میں کیا ہے۔ (۱)  
امام جعفر بن محمد رحمہ اللہ نے حجۃ سے حضرت یونس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ختم  
حق کی تلاوت کی فرمایا ہے یونس! کیا تو ختم حق کو پہچانتی ہے؟ جی ہاں۔ عرض کیا اس کے اولیٰ و آخری درجہ میں  
کیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ حضرت یونس نے کہا میں اس حدیث کو پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے ہی فرمایا۔ (۲)

"امام ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت یونس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ختم حق کی تلاوت کی  
کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر پر گیا کہ مت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے پاس حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
عنہما سے تھے۔ عرض کیا مجھے ختم حق کی خبر بتائیے۔ آپ نے اس کی تحریر بیان کرنے سے عرض نہ کیا۔ انہوں نے  
پھر گزارش کی کہ آپ نے عرض کیا کہ انہوں نے تحریر نہ کیا کہ تو حضرت ابن عباس نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت  
جابر نے آپ سے کہا میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے وہاں ایک کتب خانہ کی۔ پھر آپ ان کے ایک خانہ میں کے بارے میں  
نازل ہوئے۔ جس کو محمد بن عبد اللہ کہتے۔ وہ مشرقی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر آئے۔ اس پر دروازہ تھا۔ دو مکان سے دروازہ









ما نمہ سے زکوٰۃ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نہیں رہتا، کہے گا۔ (۱)

ابو ہریرہؓ، عبد بن مسعودؓ، جریرؓ اور یوسفؓ نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کیا ہے کہ اس کا یہ زکوٰۃ ہے کہ اس کے بعد اس کی صورت میں اس کو ضرر ہو، چاہے اس میں نہیں ہو (۲)۔

امام ابن جریرؒ نے اس سے اس حدیث سے روایت کیا کہ "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۳)۔  
 امام عبد بن مسعودؓ اور قتیبہؓ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۴)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۵)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۶)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۷)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۸)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۹)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۱۰)۔

اسی کے بقول میں ہیں کہ اس میں (کے خزانوں) سے۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔

ابو ہریرہؓ، عبد بن مسعودؓ، جریرؓ اور یوسفؓ نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کیا ہے کہ اس کا یہ زکوٰۃ ہے کہ اس کے بعد اس کی صورت میں اس کو ضرر ہو، چاہے اس میں نہیں ہو (۱)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے اس حدیث سے روایت کیا کہ "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۲)۔  
 امام عبد بن مسعودؓ اور قتیبہؓ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۳)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۴)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۵)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۶)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۷)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۸)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۹)۔  
 امام ابن جریرؒ نے اس سے روایت کیا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "وَلَا تُكَلِّمُوا مَن لَّمْ يَكَلِّمْكُمُ اللّٰهُ" (۱۰)۔

سَمِعْتُ لَكُمْ مِنَ النَّبِيِّ مَا وَضِيَ بِمَن تَوَكَّلَ وَآذَنِي أَوْ حِينًا إِلَيْكَ وَمَا



تو اس سے حضرت مسیح علیہ السلام بھول گیا اور اس کے لیے وہیں جھٹھریاں کھدوا کر اس لیے اٹھائی ڈھیرت کے ساتھ  
 رہے۔ اسی طرح اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے یہی ہے۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 امام محمد نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ حضرت یونس علیہ السلام وہ ہیں جنہوں نے جہنم  
 دیکھا ہے۔

امام اس کی خبر صحابہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آگے نہیں دیا۔ یہی تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام وہ ہیں جنہوں نے جہنم  
 دیکھا ہے۔ یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔

یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔  
 یہاں سے اس کے لیے آگ لگی۔ یہاں سے اس کے ساتھ وہی آدمی جو کشت کوفی کر رہا ہے۔



اہم لیدر حمید نے حضرت حسن بھریہؒ کی خلافتِ نبویؐ کے بعد سے پہلے نقل کی ہے کہ اس آیت کا مصداق یہ ہے کہ نقلِ کتاب سے قصور میں عجز کے صحابہ سے کیا تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیوارِ قرآنی میں ایسا فیضانِ حق بخشنے سے مراد اہلِ کتاب ہیں۔ اہم نیا سند درودِ نبویؐ سے حضرت مکرہؒ کی ایسا نقل کرنے سے روایت نقل کیا ہے کہ جب سربراہِ دنیا جہادِ ظہر افروہ زائے جہان را نصر اور اہلِ سنن و فطرت میں نے ان مسلمانوں سے براہِ حق کو کس جس میں کے رہا یہاں سے کہے کہ لوگ اللہ نے نبیؐ میں نہ تو اس کے درودِ اول پر پڑھے ہیں اور اب ہمارے درمیان سے نکال جائے اب تم تمہارے یہاں سے روزِ بیان واد ہے۔ وہ تو یہ ”حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَاةٍ“

## اَللّٰهُ اَعْلٰی اَلنَّوْءِ لِكِتَابٍ بِالْحَقِّ وَ اَوْيْزَانٍ وَّ قَايْدٍ يٰٓيٰٓتُ لَعَدَلٍ سَاعَةِ قَرِيْبٍ

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے کائنات کا جبرِ کتاب وحق کے ساتھ اور (کتاب کا ہے) میزان کو اور جس کی معبود ہے۔  
شاید اس معنی پر آئے ہیں۔

یہ لیدر حمید، یعنی جبر و اس سند میں جس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایضاً نقل کیا ہے۔ (۱)  
ابراہیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آپ مقامِ حرکات میں اس سے کہنے کے لئے کہ میں نے جو دیکھا جو وہ غروب ہونے کا اور حال کی مانند تھا۔ آپ، دئے اور ٹیپہ روئے۔ اور اس آیت کی تلاوت کی آپ سے عرض کی گئی۔ خیرا اچھے رسول اللہ ﷺ کی یاد آئے ہیں جیسا آپ ہی جگہ کھڑے تھے اور لڑا تھا۔ لوگو! تمہاری دنیا میں سے جو زور چکا ہے۔ اس کے مقابلہ میں جبر ہوتا ہے۔ وہ آکر کھڑے ہوئے کہ حضرت آبان کے دوا میں اسے گزر چکا ہے اور جو باقی ہے۔ (۲)  
اسلامی سرود یہ رحمہ اللہ نے حضرت اہل حق، تک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم میں سے فیکہ آبی بیتِ احکام میں داخل ہوتا اور پانی کا لہجہ تھا جب پیرِ لقاؤ قیامت کے پیر ہونے کے لئے سے وضو کرتا اس کے پاس ہی ہوا تھا کہ آواز دے کہ تمہارے اگلی جس کھانسی کا نہ کیا مت نہ پکا ہا۔ گی۔

یہ احمد، بخاری، ترمذی، ابی بن مردویہ اور شافعی رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت میں دو عقلمند کی طرح بیعت ہوئے ہیں۔ (۳)

## لَسْتَ تَعْبَلُ بِهَا اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اَسْتَفِئُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَُا نَعْيٌ ۚ اَلَا اَنَّ الَّذِيْنَ يُسْرُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَعَنَ

۱۔ تفسیر حرمی از ریاست دہلوی ۲۵ ص ۲۵۔ دیوارِ اثرات امری ہوت

۲۔ سند و کتب کے لیے حرمی ص ۲۵ ص ۲۵۔ صفحہ ۲۵۸۔ ۱۹۵۵ء۔ مکتبہ طہر

۳۔ مجموعہ جہ ۲ ص ۲۵۱ (۱۸۴۸)۔ مکتبہ طہر و حکم طہر









فَصَلِّ بِعَيْنَيْهِ أَسْمُ طَيْفٍ بِوَهْدَةِ يَزِيدَ عَنْ يَشْرَ وَهُوَ الْقَوِيُّ  
الْعَظِيمُ

اورت کی ہے جب تک کہ موت کے گھم سے جا گلاب نہ کرے۔۔۔ میں سے مگر حضرت علیؑ کے لیے کیا  
 "فمن شابه مني في القول فليكن له مني" (۱)

مگر جب تک کہ اسے کچھ نہ ہو۔ اسے اللہ تعالیٰ نے نصیب کیا۔ "فمن شابه مني في القول فليكن له مني" (۱)  
 "فمن شابه مني في القول فليكن له مني" (۱)  
 "فمن شابه مني في القول فليكن له مني" (۱)

میں کہہ رہا تھا کہ حضرت ابی مرثد رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کہا ہے کہ  
 "فمن شابه مني في القول فليكن له مني" (۱)

میں کہہ رہا تھا کہ حضرت ابی مرثد رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کہا ہے کہ  
 "فمن شابه مني في القول فليكن له مني" (۱)

میں کہہ رہا تھا کہ حضرت ابی مرثد رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کہا ہے کہ  
 "فمن شابه مني في القول فليكن له مني" (۱)

میں کہہ رہا تھا کہ حضرت ابی مرثد رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے بھائی کو کہا ہے کہ  
 "فمن شابه مني في القول فليكن له مني" (۱)

أَفَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَ اللَّهِ الَّذِينَ يَدْعُونَ لَهُمُ أَهْلَ عِلْمٍ وَنُورٍ



لوگوں کی حویلیوں سے اور پس منظر کرتے، سواروں کی کھنکھائی سے بھی کانٹا پڑا اور پھر کوہاں سے پہنچے۔  
 ۱۰۔ اُن سے اور کھڑا ان کے لیے کھڑا رہا۔

۱۱۔ یہ ہے کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 یہ بات کے ساتھ آئی ہے کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۱۲۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۱۳۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔

۱۴۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۱۵۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۱۶۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۱۷۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔

۱۸۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۱۹۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۲۰۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔

۲۱۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۲۲۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۲۳۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۲۴۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔  
 ۲۵۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔

۲۶۔ اور یہ کہ "ہاں" سے اچھے سے کہہ دوں گا کہ یہ "لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ مُّشْفِقِينَ" جس کا تعلق پہلے کے آیتوں سے ہے۔



میں نے اپنے دل سے کہا کہ "اللہ" کے نام سے پڑھنا شروع کروں گا۔  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ "اللہ" کے نام سے پڑھنا شروع کروں گا۔

[illegible]

میں نے کہا: "اے میرے بھائی! میں نے یہ سب سنا ہے، لیکن میں نے یہ نہیں سنا ہے کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔"

نہ ملے گا۔ اس لیے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو کہ ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اس شخص کو پہچان لیا ہے۔

وہاں پہنچ کر اس نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ وہاں ایک عجیب سی چیز ہے جس کا نام ہے "سورج"۔

جوتا اپنا پاپا کے لئے اپنے اچھے اور برا کے بارے میں بتا دے گا۔

یہ سچ چھانڈ بول کر کہتا ہے کہ وہ اپنے لئے ہر شے کر لیتا ہے۔ لیکن اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

[illegible]

حق اور علیٰ حبیب اللہ علیہ السلام بیتا ہوا ہے۔ "خدا کی زمینیں اور آسمانیں میں ہر شے کے مالک ہے۔" (سورہ اعراف: ۵۴)

۱۰۔ تو ہم ہر جہی کے لئے جسے اللہ کے واسطے سے عرب میں مانی ہوئی تھی، ہم نے اسے  
 ۱۱۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر جہی کے لئے جو اس کے واسطے سے عرب میں مانی ہوئی تھی، ہم نے اسے

[illegible]

پسے کی ضرورت کے لئے بہت سے کاموں کی طرف رجوع کیا اور اس نے ان کاموں میں سے ایک کام کو منتخب کیا جس سے اس کی کم کم ضرورتیں پوری ہونے لگیں۔

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84







۱۰۔ جو کہ یہ کہہ کر تھک کر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔  
میرے پاس کچھ اور نہیں ہے۔

۱۰۔ یہ طریقہ صرف ائمہ سے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے ہر طبقہ کے لئے ہے۔

[illegible]

فامطہرہ، خطیب شہداء نے حضرت دوستی محمد بن عبد اللہ کے واسطے سے خط لکھا جس کی ایک النسخہ بھی سربراہیت میں لکھی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خط پر انہوں نے ہر منہ میں دس سو بار اور غرض یہ کہ ہر منہ میں آٹھ سو بار کا یہ باب تو آپ کے ہر منہ میں پڑھا ہے۔ وہی کرم حقیر ہے کہ خدا را یاد ہو کہ خیر در ایمان ہو، میں نے خط لکھا کہ اس کے یہاں تک کہ اس خط کے تحت خیر ہے۔ ۱۴

۱۰ عطیہ دہا میں بہت بڑا درخت لگایا گیا ہے جس سے اس درخت کے پتے سرخ ہیں اور ان کے پتوں میں سے ایک ایک پتہ سرخ ہے اور ایک ایک پتہ سفید ہے۔

[illegible]

۱. محکمہ ساری اوبہ اور شعبہ نظم و ضبط کے ذریعہ ۱۰۰

٣، بحث عام في أصول الفقه، طبع في مصر سنة ١٢٩١ هـ، في الجزء الثاني من كتابه.

12284237, 2015, 4









نُونُ الْخَيْدِ كَوْ مِنْ اَيْتِهْ خَلَقْ سَمَوَاتْ وَاْلْ اَرْضِ مِنْ وَصَفَتْ فِيْهَا  
مِنْ دَا اَبُوْ وَهُوَ عُنْ جَعِهْ اِذَا يَسْأَلُ قَبِيْرُ

۱۔ دیکھو کہ یہاں ہے جو کہ اس کے بعد روئے گا اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
نہیں کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
نہیں کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
نہیں کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔

اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔

اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔  
اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔

اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔ اور یہاں ہے کہ اس کے لئے ہے۔

وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ يَدَيْكُمْ وَيَعْرِفْ اَعْنُ كَيْدِيْنَ وَمَا

كُنْتُمْ بِمَعْزِيَّتِي فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ وَلَا تَحْصُرُوْ

اور جو مصلحتیں تھیں ان کے لئے ہے۔ اور جو مصلحتیں تھیں ان کے لئے ہے۔ اور جو مصلحتیں تھیں ان کے لئے ہے۔  
اور جو مصلحتیں تھیں ان کے لئے ہے۔ اور جو مصلحتیں تھیں ان کے لئے ہے۔ اور جو مصلحتیں تھیں ان کے لئے ہے۔



















سے اس کو سزا دیا نہیں۔ یہ تو آپ کا مرض نہ صرف (اعطاکما) پہنچا دینا ہے۔ اور جب سزا دیکھا جاتے ہیں اس لیے کہ پڑھ کر صحت کا تو حق سہ جاتا ہے اس سے اور انہیں کوئی تکلیف پہنچا ہے کہ تو اس کے باعث (ف) شرمیلا ہے مٹا ہے۔ یہ تکلیف خدا نے اس کو کرنا ہے۔

وہ ایمان جو یہ کہتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ میں سے تیرا بیٹا ہے۔ یہ ظن و خیال ہے۔ معنی میں تو یہ ہے کہ (۱۰) اس امر میں حقیقہ وہاں ہے جو یہ کہا کہ اس نے حضرت ابراہیمؑ کے درجہ تک پہنچا ہے۔ اس کی شہادت کیا ہے۔ (۱۱)

یہ کہ بعد میں حضورؐ نے یہ وہاں سے دور کیا کہ اس نے حضرت ابراہیمؑ سے نبی اللہ سے پہلے ظن و خیال میں حضرت ابراہیمؑ کو یہ حق نہیں کیا کہ اس کی طرف چڑھ چکے کہتے ہیں۔

اس امر میں حقیقہ اس میں کہ نبی اللہ نے حضرت نوحؑ کو یہ وہاں سے دور کیا کہ اس کی شہادت کیا ہے۔

اس امر میں حقیقہ اس میں کہ نبی اللہ نے حضرت نوحؑ کو یہ وہاں سے دور کیا کہ اس کی شہادت کیا ہے۔ اس امر میں حقیقہ اس میں کہ نبی اللہ نے حضرت نوحؑ کو یہ وہاں سے دور کیا کہ اس کی شہادت کیا ہے۔

اس امر میں حقیقہ اس میں کہ نبی اللہ نے حضرت نوحؑ کو یہ وہاں سے دور کیا کہ اس کی شہادت کیا ہے۔ اس امر میں حقیقہ اس میں کہ نبی اللہ نے حضرت نوحؑ کو یہ وہاں سے دور کیا کہ اس کی شہادت کیا ہے۔

بِقَوْلِهِمْ الشُّعُوبُ وَالْأَرْضُ يُخْلِقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ  
إِنَّا لَا يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ لِيُكُوْرَ أَوْ يُزْجَهُمْ دُكُوْرًا وَإِنَّا لَا  
يَجْعَلُ مِنْ شِئْءٍ عَقِيْمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَبِيْرٌ ۚ وَمَا كُنَّا بِنَبِيْرٍ  
أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رُسُلًا فَيُخَوِّصُ  
بِقَوْلِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيْمَةٍ ۝

”کہانی کے لیے ہے اور اس میں ”ما“ اور ”مَنْ“ کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔ مخفی ہے جس کو چاہتا ہے۔  
یہاں اور وہاں کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔ ”ما“ اور ”مَنْ“ کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔ ”ما“ اور ”مَنْ“ کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔  
یہاں اور وہاں کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔ ”ما“ اور ”مَنْ“ کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔ ”ما“ اور ”مَنْ“ کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔  
یہاں اور وہاں کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔ ”ما“ اور ”مَنْ“ کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔ ”ما“ اور ”مَنْ“ کے لیے ہے جو چاہتا ہے۔

اس امر میں حقیقہ اس میں کہ نبی اللہ نے حضرت نوحؑ کو یہ وہاں سے دور کیا کہ اس کی شہادت کیا ہے۔ اس امر میں حقیقہ اس میں کہ نبی اللہ نے حضرت نوحؑ کو یہ وہاں سے دور کیا کہ اس کی شہادت کیا ہے۔















دوسوں سے ملوث ہیں یہ عمر غلطی کے لیے مناسب ناکہ نہ رہی۔ اس میں رسول کی قیادت سے بے باول رہا اور یہاں سے اس نے اپنے لیے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمایا: **لَتَقْبُرَنَّ عَنْكُمْ بَنُو مُوسَى أَنْ لَقْنَهُمْ قَوْمًا مُسْرِعِينَ** اس کی تفسیر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رسول کی حیثیت سے تسلیم کر لیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیادت کی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیادت کی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیادت کی ہے۔

۱۰۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ کی بیوی اور بنو ہاشم سے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ کی بیوی اور بنو ہاشم سے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ کی بیوی اور بنو ہاشم سے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔

۱۱۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔

۱۲۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔

۱۳۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔ ام ایوبہ صدیق اکبرؓ نے حضرت کاہلہؓ سے ملنے کے لیے ان کے پاس گئی تھیں۔







وہ کہہ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔

اور وہ کہہ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔

اور وہ کہہ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔

وَجَعَلُوا سُبُكَّةً لِّزَيْنٍ فَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا أَشْهَدُ وَحُكْمُهُ  
سُتُتِبَ شَهَادَتُهُمْ وَيَسْمُوتُونَ ۖ وَقَالُوا سَوْفَ الرَّحْمَنِ مَا عَمِدْنَا  
عَالِيَهُ يَذِيبُ مِنْ عَلَيْنَا لَمَّا لَا يَخْرُصُونَ ۖ كَرَّ قَبْلَهُ كِتَابُ  
قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ مُسْتَسْكُونَ ۖ بَلْ قُلُوبُهُمْ قُلُوبٌ أَتَتْهَا آيَاتُ اللَّهِ  
فَإِنَّمَا أَتَى شُرْعَهُ مُهْتَدُونَ ۖ وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَدِيرٍ  
مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا قَالَ مَثَرُوقًا ۖ إِنَّا وَجَدْنَاهُ عَلَىٰ مَقَامٍ مَّيْمُونٍ  
أَشْرَعُ مُسْتَسْكُونَ ۖ قُلْ أَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ بِمَا عَاهَدْتُمْ عَلَيْهِ  
فَإِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ۖ قُلْ إِنَّمَا أَرْسَلْتُ بِالْغَيْرِ وَمَنْ يَحْكُمُ بِهِمْ  
كَفِ يَكُن عَاقِبَةُ الصَّادِقِينَ ۖ

وہ کہہ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔







وَقَالُوا مَوْلَا تَرَىٰ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ مِجَالٍ مِنَ الْقُرْآنِ كَذِبٍ عَظِيمٍ ۝  
 أَفَمَنْ يَفْقَهُونَ هَاجَتْ بُرْهَانٌ وَهُمْ لَا يَسْتَنْبِطُونَهَا مِنْ مَرْحَبِهِمْ مُرْسِلًا فِي السَّمَاوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ وَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ قَوْمٍ رَسُولًا مِمَّنْ لَّهُمْ خُبْرٌ فَقَدْ عَلِمْتُمْ  
 تَعْلَمُونَ أَنَّ إِلَهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ  
 يُصْعَقُونَ ۚ فِيهِ يَأْتُنَّ السَّمَاءُ ثَابِتَةً وَفِيهِ يُغْرَقُ الْأُولُ الْأَوَّلُونَ ۚ

اور سننے لگے کہ یہ کار کیہ بر آئی تھی یہ تو دل پر حوالہ دینا شروع کر دیا۔ کیا وہاں کرتے ہیں آپ کے آپ کی حسرت کو؟ اسے اودھم نہیں ہے اس لئے میں سوچتا ہوں کہ وہاں وہاں کرتے ہیں؟

اور صحابہ کی جمیع اہل صدقہ اور اہل عروہ یہ قسم اللہ سے کرتے ہیں کہ میں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔  
 ہذا انقر ان علی بن ابی طالب بنی القدر یسئذ علیہ السلام سے میں نے دیکھا کیا کہ یہ بدستور سادہ کی میں نے دیکھا ہے  
 اور کہ میں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔ اور میں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔  
 اماموں نے یہ دیکھا ہے کہ اماموں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔ اور میں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔  
 سے لفظ خالی سے لایا ہے۔ اور میں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔ اور میں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔  
 خطبہ سے مراد ہے کہ میں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔ اور میں نے اس میں سے کوئی ایک کلمہ نہ لایا ہے۔

[illegible]

ہام بن علی جہنم رسالہ نے حضرت ائین عباسی کی ایک لکھنؤی شاخ سے روایت نقل کیا ہے کہ آپ کے مراد بہت سے صحابہ کرام سے اور مسعود بن علی آپ کی اس شاخ سے لیے ہوئے ہیں۔ ان کی مخصوص کیفیت یہ ہے کہ ہر معرکہ خیام کرتے۔

۱۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: "میں نے حضرت قتادہؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ: ایک شخص نے کہا: اگر تم میری دعا مانگوں تو میں تم کو قتل کروں۔" امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: "میں نے حضرت قتادہؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ: اگر تم میری دعا مانگوں تو میں تم کو قتل کروں۔" (مشکوٰۃ، ص ۱۰۰)

۲۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: "میں نے حضرت قتادہؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ: اگر تم میری دعا مانگوں تو میں تم کو قتل کروں۔" (مشکوٰۃ، ص ۱۰۰)

۳۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: "میں نے حضرت قتادہؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ: اگر تم میری دعا مانگوں تو میں تم کو قتل کروں۔" (مشکوٰۃ، ص ۱۰۰)

۴۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: "میں نے حضرت قتادہؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ: اگر تم میری دعا مانگوں تو میں تم کو قتل کروں۔" (مشکوٰۃ، ص ۱۰۰)

۵۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: "میں نے حضرت قتادہؓ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ: اگر تم میری دعا مانگوں تو میں تم کو قتل کروں۔" (مشکوٰۃ، ص ۱۰۰)

اہم مدد میں حید اور اذان منہ کے مجاہد سے یہ تو یہ نہیں ہے جو کچھ اس کا منہ لفظ میں ہے۔ یہ کہہ کر مراد کا یہ ہے کہ وہ  
 تھا وہ اس میں یہاں اس کا کتاہ شفی جیوا تھا کہ یہ ہے وہ لاکھ اور غیر یہی "سورۃ قلم" ایک روایت میں یہ لکھا تھا اس کے ساتھ قلم۔  
 ہام انی صا کرنے پہلے سے یہ تو یہ مل رہا ہے کہ اس سے وہ لاکھ اس کے بعد ہے جو ان میں ہے مگر یہ لکھا گیا کہ وہ لاکھ (1)  
 وہ اس میں سے وہ لاکھ اور کچھ اس سے وہ لاکھ اس کے بعد ہے یہ تو یہ لکھا گیا ہے کہ اس سے وہ لاکھ (2) یہ ہے کہ اس میں سے وہ لاکھ  
 ہے یہ لکھا گیا ہے کہ اس میں سے وہ لاکھ اور کچھ اس سے وہ لاکھ اس کے بعد ہے یہ تو یہ لکھا گیا ہے کہ اس سے وہ لاکھ (3)

اہم مدد میں حید اور اذان منہ کے مجاہد سے یہ تو یہ نہیں ہے جو کچھ اس کا منہ لفظ میں ہے۔ یہ کہہ کر مراد کا یہ ہے کہ وہ  
 تھا وہ اس میں یہاں اس کا کتاہ شفی جیوا تھا کہ یہ ہے وہ لاکھ اور غیر یہی "سورۃ قلم" ایک روایت میں یہ لکھا تھا اس کے ساتھ قلم۔  
 ہام انی صا کرنے پہلے سے یہ تو یہ مل رہا ہے کہ اس سے وہ لاکھ اس کے بعد ہے جو ان میں ہے مگر یہ لکھا گیا کہ وہ لاکھ (1)  
 وہ اس میں سے وہ لاکھ اور کچھ اس سے وہ لاکھ اس کے بعد ہے یہ تو یہ لکھا گیا ہے کہ اس سے وہ لاکھ (2) یہ ہے کہ اس میں سے وہ لاکھ  
 ہے یہ لکھا گیا ہے کہ اس میں سے وہ لاکھ اور کچھ اس سے وہ لاکھ اس کے بعد ہے یہ تو یہ لکھا گیا ہے کہ اس سے وہ لاکھ (3)

وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ الْإِنْسَانُ أَجَدًا تَجَعَلْنَا لَبَنَ يَلْقَىٰ بِالْإِنْسَانِ  
 لِيُوَدِّعَهُمْ سَعَتًا مِّنْ لَّدُنَّا وَمَعَارِجَ عَلَيَّهَا يَلْقَاهُ رُؤُوسٌ وَلِيُوَدِّعَهُمْ آبَاؤُهَا  
 وَسُورُهَا عَلَيْهِمْ يُصْعِقُونَ ﴿١٧﴾ وَرُؤُوسُهُمْ لَئِنْ كُنَّا إِلَّا مَنَاقِبًا لِّلْعَبِيدِ  
 السَّمِيعِ الْبَصِيرِ ﴿١٨﴾

اور اگر یہ حال نہ ہو کہ سب لوگ یکے بعد دیگرے تو ہم بنادیتے ان کے لئے جو خدا کر کے ہیں  
 زمین کا اس کے مکانوں کے لئے جہیزیں پانچویں اور سترہویں جن پر وہ چڑھتے ہیں (دوہم) چاہے ان کی امان اور  
 ان کے گھروں کے گرد والے بھی پانچویں اور سترہویں جن پر وہ گھمکے گا (تیسرا) وہ بھی پانچویں اور سترہویں کے لئے اور  
 یہ سب (سترہویں) چلی جائے یہ لکھی ان کی کاموں ہے اور احرار کی عزت (کا مال) آپ کے لئے ہے۔

اور اگر یہ حال نہ ہو کہ سب لوگ یکے بعد دیگرے تو ہم بنادیتے ان کے لئے جو خدا کر کے ہیں  
 زمین کا اس کے مکانوں کے لئے جہیزیں پانچویں اور سترہویں جن پر وہ چڑھتے ہیں (دوہم) چاہے ان کی امان اور  
 ان کے گھروں کے گرد والے بھی پانچویں اور سترہویں جن پر وہ گھمکے گا (تیسرا) وہ بھی پانچویں اور سترہویں کے لئے اور  
 یہ سب (سترہویں) چلی جائے یہ لکھی ان کی کاموں ہے اور احرار کی عزت (کا مال) آپ کے لئے ہے۔





إِنَّهُمْ لَصَبُّونَ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّكُمْ مُهْتَدُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا  
جَاءَ مَا قُلْ يَلْتَمِسُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَعْدَ الشَّرِّ فَبَيْنَ الْفَرِيقَيْنِ ۝ وَ  
لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ ۚ وَذُكِّرْتُمْ ۚ أَلَمْ يَكُنْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ أَذَلَّتْ  
كُنُوزُكُمْ أَوْ تَهْوَىٰ الْأَعْيُنُ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

”اور جو شخص زراعت سے جدا ہے وہاں کے ذکر سے قیام نظر کر دیتے ہیں اس کیلئے ایک شیعہ ہے۔ جس کو وہ  
وقت جس کا یہ یقین رہا ہے اور شیطان روکنے میں اس (انہوں) کو ہار چکا ہے اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں  
کہ وہ لوگ صاف فوج ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سب وہ (انہوں) کا وہ پاس آئے گا تو (انہیں مل جائیگی) کہے گا  
کہ انہیں میرے دشمنان اور (سے شیطانی) تیرے درمیان شرعی و مغرب کی دوری ہوئی تو نہایت برا سا بھی  
ہے۔ اور یہ (شور و غل) انہیں (کہا) کہ انہیں پہچان سکتا ہے بلکہ وہ یہ بھی اطمینان کرتے رہے (سب) اس  
عذاب میں حصہ دار ہو۔ کیا یہ سنا تو جانتے ہیں یہ سنا کہ وہ کیا کہتا ہے ہیں انہوں کو اور انہیں جو کچھ سنا  
میں ہیں“

امام علی علیہ السلام نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ قریش نے کہا کہ حضرت  
تھیں میں سے ایک آپ کی شخصیت کو جو اس کے پیچھے رہے انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے  
عمر بن خطاب سے نقل کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے پاس آئے جبکہ علی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا تو مجھے کس کی دعوت دیتا ہے؟ اس نے کہا میں تجھے۔ تیری کی ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ حضرت  
صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہاں (وہاں) ہے۔ لیکن یہ لڑائی یا ہے؟ اس نے کہا یہ اللہ ہے یاں  
ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ان کی ماں کرتا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کوئی جواب نہ دیا بلکہ فرمایا  
کہ تم مجھ سے تھکے ہو اب دو۔ تو سب نے کہا کہ اس کو مل گئے۔ مگر انہوں نے کہا کہ اس امر کی کوئی بات نہ ہو۔ لہذا  
إِلَّا اللَّهُ مُسْتَضَرٌّ سَوَّلَ اللَّهُ تَوَلَّى تَعَالَى نے یہ کہہ کر نازل فرمایا۔ وَمَنْ يَلْتَمِسْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ خَسِرَ خَسِرَ خَسِرَ  
لہذا لیکن جبر و امکان کا وہاں ہے کہ نہ تو اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس امر کی دعوت نہایت  
پہنچائی (انہوں) اس جرم نے کہا یہ علی رضی اللہ عنہ کا حسب زمین چاند چاند کی ہے۔ (1)

امام عبدالرحمن حیدر اور ابن جریر جیسے علما نے حضرت نذیر رحمہ اللہ سے ذکر نقل کیا کہ یہی ہے اور جو انہوں نے  
اور انہیں کا معنی یہی نظر کیا ہے۔ حقیقی پہنچا ہوا سب ہمارے پاس آتا ہے لیکن وہ اس کے ساتھ۔ (2)







































وَلَدَ كَأَنَّ آوَّلَ الْفُجُورِينَ مِنْ مُبْخَنَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ رَبِّ  
نَعْرَشٍ عَنَّا يَصْطُونُ ۖ فَذَرَاهُمْ يَخُوضُوا وَيَمْعَبُوا حَتَّى يَبْلُغُوا  
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُزْعَدُونَ ۖ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهُ فِي الزَّمَانِ  
إِلَهُ ۖ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۖ وَتَبَرَّكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَ  
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَعِنْدَهُ هُمْ أَسَاغَةُ ۖ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۖ وَ  
لَا يَسْتَلِئُهُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْ دُونِ الشَّفَاعَةِ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ ۖ وَ  
هُوَ يَحْشُرُونَ ۖ وَ يَكُنْ سَأَلْتَهُمْ فَمَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَاَنَّى  
يُؤْفَكُونَ ۖ وَ قِيلَ لَهُ يَذَّبُ إِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ۖ نَصَحَ  
عَلَيْهِمْ وَقُلْ سَلِّمْ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۖ

۱۰۸۔ کہیں روہ سے اس سے فرشتہ بنا دیتے تھے وہیں اللہ سے یہ منہ جو تم بنا دیتے تھے۔ نہایت  
لئے یہاں طغیانی تھی۔ ان میں سے کچھ ایسے (جو نبیؐ کا ہے) کہ ان کے ہر قدم پر جہنم میں بیشمار  
گناہ تھیں۔ ان سے فرشتہ بنا دیتے تھے اور وہ اس میں تھے جو ان کے ہر قدم پر جہنم میں بیشمار  
گناہ تھے (پہلی باتوں پر) ان کے ہر قدم سے فرشتہ اور ان میں سے ان کے ہر قدم سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔  
یہ کہہ کر وہ کہتے تھے کہ ان کو ہمیں وہاں ہی رہنے دے۔ ان کے ہر قدم سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔  
ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے طرفہ کرنے دے تھے۔ ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے  
انہی کی یہ طغیانی تھی۔ ان سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔ ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے  
انہی سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔ ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔  
ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔ ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے  
ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔ ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے  
ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔ ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے  
ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے فرشتہ بنا دیتے تھے۔ ان میں سے بعض فرشتوں سے ان کو حق سے





نکذہوں غلے کی ہے جو دوسروں کے لئے ہے اور وہ اس کی بیانیہ کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)

لہذا یہاں سے کہیں کہ میں نے اس کی بیانیہ کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد علیؑ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد علیؑ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد علیؑ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد علیؑ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد علیؑ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد علیؑ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد علیؑ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لا اشراف الاشراف علیہم فی الدنیا والآخرۃ ہے۔ (۱۱)







شریعت کی پہلی بات تھیں، بعد میں شریعت کی عبادتیں اس وقت تک جاری رہیں جب تک کہ وہی عبادتیں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

دوم مسجد بنی مسعود مسجد بنی مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور عبادتیں ہیں۔

اس کے بعد مسجد بنی مسعود مسجد بنی مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور عبادتیں ہیں۔

اس کے بعد مسجد بنی مسعود مسجد بنی مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور عبادتیں ہیں۔

اس کے بعد مسجد بنی مسعود مسجد بنی مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور عبادتیں ہیں۔

اس کے بعد مسجد بنی مسعود مسجد بنی مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور عبادتیں ہیں۔

اس کے بعد مسجد بنی مسعود مسجد بنی مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور عبادتیں ہیں۔

اس کے بعد مسجد بنی مسعود مسجد بنی مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور عبادتیں ہیں۔

۱۔ ہے مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۱)

۲۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۱۲ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۲)

۳۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۱۳ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۳)

۴۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۱۴ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۴)

۵۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۱۵ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۵)

۶۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۱۶ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۶)

۷۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۱۷ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۷)

۸۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۱۸ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۸)

۹۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۱۹ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۱۹)

۱۰۔ اِن قَرِيعَةً مِّنْ عَصْفَرٍ ۚ ۝۲۰ ۚ وَلَقَدْ اَنزَلْنَاكَ الْفُرْقَانَ ۚ (۲۰)

۱۔ محمد بن ابی بکر (۲۵) ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔

۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔

۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔

سے روایت نقل کی ہے کہ نصف شعبان کی رات سال کے احاطہ کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ زندوں کو ہر دس میں کھانا ملتا ہے۔  
 مائیں کو کھانا ملتا ہے۔ اس میں سے کسی کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے اور سال میں سے کسی کی کوئی بات ہے۔ (۱)  
 امام ابن ماجہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک  
 شعبان میں دوسرے شعبان تک کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے پھر اس کا بچہ ہوتا ہے جب اس کا نام  
 مردوں میں کھانا پکا ہوتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے شعبان سے  
 بڑھ کر کسی مہینے میں زیادہ روزے نہیں رکھ کر تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سال بھر میں چوبیس روزے آتی ہیں ان کی  
 موت میں اس رات کو گھڑی جاتی ہیں۔ (۲)

امام ابن جریر رحمہ اللہ اور ابن مسعود رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ  
 ﷺ نے شعبان سے بڑھ کر کسی مہینے میں زیادہ روزے نہیں رکھ کر تھے۔ اس سے مہینوں کی روایتوں میں  
 لکھا جاتا تھا یہاں تک کہ ایک آدمی نکاح کرے جبکہ اس کا نام مردوں میں ابھر نکھلا دیا ہے صلیک آدمی نکاح کرتا ہے  
 اور اس کا نام مردوں میں ابھر نکھلا دیا ہے۔

امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شعبان کا پورا مہینہ روزہ  
 رکھتے تھے۔ میں نے اس بارے میں آپ سے پوچھا۔ فرمایا یہی تھا اسی رات سال بھر کا نام مردوں میں ابھر نکھلا دیا ہے۔  
 میں نے کہا کہ اس رات کو جب تم نے سوئے تو میں روزے سے ہوں۔ (۳)

یہودی کہنے والے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نصف شعبان کی رات میں  
 قرآن مجید کی تلاوت کی طرف توجہ دینی کہ یہاں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا ایک سال بھر میں ایک بار ملتا ہے۔  
 ابن جریر رحمہ اللہ ابی یوسف رحمہما اللہ نے ایک آدمی سے روایت نقل کی ہے کہ وہ مہینے میں کھانا پکا دیا ہے۔  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شعبان سے لے کر دوسرے شعبان تک کی مومنوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے یہاں تک کہ ان میں  
 سے ایک آدمی نکاح کرتا ہے اس کی اولاد ہوتی ہے جبکہ اس کا نام مردوں میں کھانا پکا دیا جاتا ہے۔ آدمی نے کہا کہ مجھے مہینے  
 میں خود میں ٹھہرے نہیں یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس دن بھی سورج طلوع ہوتا ہے وہ دن کہتا ہے کہ میں  
 ہر چھ ماہ کا کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ کام کرے کیونکہ میں بھی تم پر دو بارہ آؤں گا۔ اور ہر دن میں آسمان سے مٹادی  
 کرنے والے مٹادی کرتے ہیں اسے مٹائی کے طالب آتے ہیں مٹا دیتا ہے اسے مٹائی کرنے والے مٹا دیتا ہے۔

۱۔ تفسیر طبری ۱: ۱۱۷، ج ۲، ص ۱۲۵، دار الفکر، بیروت۔

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب صیام، ج ۲، ص ۳۸۶ (۳۸۶) کتاب صیام، ج ۲، ص ۳۸۶۔

۳۔ مسند ابی حنیفہ، ج ۲، ص ۲۷۷ (۲۷۷) کتاب صیام، ج ۲، ص ۲۷۷۔

ایک کتاب ہے اللہ مال فرستے۔ یہ اس کے کتاب کا آخری۔ اور اس سے پہلے پہلے دینے کے ہاں کہتے ہیں۔ (13)  
 امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب نصف شعبان کی رات ہوا  
 ملک الموت کو ایک پھیندا اجاتا ہے اور پھر آتا ہے اور اس کو پھینک دیتے ہیں۔ ایک دن اس کو پھینکا گیا ہے۔  
 اور اس سے شہرہ کی کتاب ہے، انکار نہیں ہوتا ہے، نیز اس کا نام مردوں کے گھر یا چکا ہوتا ہے۔

امام طیب رحمہ اللہ نے در فقاہات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ہر روزوں میں فرشتوں کو مل دیتا ہے۔ عبد بن ربیع روایت ہے کہ نصف شعبان کی رات  
 جس میں موت اور حیات کا تقاضا ہوتا ہے اس میں جاتی کھاتے ہیں اور پھر فرشتوں کو دیکھ کر فرشتوں کو دیکھ کر کہتے ہیں۔

امام طیب رحمہ اللہ اور ابن تیمیہ رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام  
 شعبان کے روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ اربعہ و مہربان کے ساتھ نہ تھے۔ شعبان کے عطاؤں کی پہنچ کے عمل روزے نہ  
 رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ہمیں روزہ رکھنے کے اعتبار سے آپ کو صرف پہنچوں کی نسبت  
 زیادہ محبوب ہے یا رمضان؟ اسے عائشہ! کوئی ایسا شخص نہیں جسے اس سال موت آئی ہو مگر اس کی موت کا وقت شعبان میں لگے  
 آیا جاتا ہے۔ میرا اس بات کو پسند کہ میں نے سیر میں دیکھی ہے اور میں اپنے رب کی عبادت اور عمل صالح میں ہوں  
 امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں اے دانشور! میں نے لکھا جاتا ہے کہ ملک الموت گناہی اور بوجہ کو بخش کرے گا اور میں  
 اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا نام بھی جائے اور میں روزے میں ہوں۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے شعبان الایمان میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سب نصف شعبان کی رات ہوتی ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ روزوں کے وقت  
 روزے رکھ کر، اگرچہ ایک شخص عقیقہ سورج کے قریب ہونے کے ساتھ من آسمان پر نیا چڑھ کر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا کوئی  
 شخص کا طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی بخشش کروں؟ کوئی درخواست کرنے والا ہے کہ میں اس کو روزوں میں کوئی معصیت  
 روکے کہ میں اس کی خلاصی کروں؟ کوئی ہے جس کو اس نے دھاک دے کہ میں اس کو عطا کروں؟ یا کوئی ایسا ہے کہ کوئی ایسا ہے۔ یہاں  
 تک کہ فرشتوں کو جاتی ہے۔ (27)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ  
 میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچا دیا۔ میں آپ کو کھانسی کرنے کے لیے گھر سے نکل چلی۔ تو آپ کو کھانسی ہوئی کہ آپ  
 صحت پہنچی میں چلا۔ اچھا سراسر صحت کی طرف تھا یا بد؟ فرمایا اسے عائشہ! کیا تو اس بات سے خوش ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس  
 کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کریں گے۔ میں نے عرض کی کہ میں اس بات کا کوئی فائدہ نہیں دیکھتی مگر میں نے کہا کہ آپ اپنی ازادانہ







امام حمید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت امام رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نہایت المستحب و الخیر فیہ کو یہ  
کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

ثُمَّ مَقْبُورٌ يَوْمَ ثَاثِي السَّمَاءِ بِدُحَانٍ مُبِينٍ يَنْشُثُ النَّاسَ هَذَا  
مَذَابُ الْيَمِّ نَهَبًا لَكَيْفَ عَسَا الْعَذَابُ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ اَلَمْ نَكُنْ  
الَّذِي كُنَّا وَكَذَّبَا عَنْهُ فَهُم مُّسَوِّوْنَ ۝ لَكُمْ تَكْوِينُ عَشْرَةٍ فَكُلُوا مِنْهُمْ  
فَتَعْمُونَ ۝ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ  
الْبَلْعَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ۝

”ہم آپ پر حملہ کریں اس دن کا جب ظاہر ہوگا آپ پر صاف نظر آئے (اور میں) جو چاہا ہے گا تو کوئی  
چہ یہ دور ناک عذاب ہوگا۔ (اس وقت کہیں گے) اے ہمارے رب! (دور کر دے ہم سے یہ عذاب۔ ہم  
(بھگتی) لہان لاتے ہیں۔ ان کے صبح قیامت کے کہ یہ کہاں حالانکہ ان کے پاس تشریف نے آیا روشن  
رسوں۔ ہمارے انہوں نے مسیح پھر یا قیامت سے اور کہا کھانا ہوا ہے (اور چاہا ہے) ہم دور کرنے سے ہیں عذاب کو  
تھیل (میں سے) لیے ہم ہر تھری طرف ہو جاؤ گے۔ جس روز ہم انہیں پہلی شدت سے بکریں گے (اس روز)  
ہم (ان سے) بدلہ لیں گے۔“

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قنبر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے تو انھوں نے (۱۱)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ابو سعید کی سند سے حضرت ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ وہ ان کا نقل کرتے ہیں کہ یہ

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ابو سعید کی سند سے حضرت ابو سعید کی سند سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ  
سے مراد یہ کہ ہے جو تشریف لے کر آتی ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی بھوک کی وجہ سے آسٹن نہیں دیکھ سکتا تھا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسعود کی سند سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
سے روایت نقل کرتے ہیں کہ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی بھوک (تھا) نے آسٹن نہیں دیکھ سکتا تھا۔  
(وہاں) اور ان کے درمیان درمیان دیکھتے تھے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے مراد  
وہاں ہے جو لوگوں کو کھانسی یا فحش (۱۲)

امام حمید بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی









دورانِ برائیت، سرِ فہرست قصص اور مثال، حوالہ سے اور اپنے نظری کے کہ ہم، دے کیا کرتے تھے مگر اچھا  
 ٹکڑی سے مراد یہ جو کے کچھ دوسری مثالیں کہ مائل ہے۔

[illegible]

وَلَقَدْ نَزَّلْنَا قَبْلَهُمْ تَوْحِيدَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ۚ أَنْ أَذِقَا  
رَأْسَ عَصَاكَ إِنِّي كُنْتُ رَسُولَ رَبِّكَ ۖ وَأَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا بِي  
رَبِّكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۖ وَإِنِّي عَلْتُ رَبِّي وَأَهْلُكُمْ أَلْتُرْجَوُونَ ۖ وَرَبُّ  
كُم تَوَكَّلُوا إِنِّي فَاتِحٌ ذُرُوبِيَ ۖ لَدَا عَارِبَةٌ أَنَّ هَؤُلَاءِ تَوْمٌ ضَعِيفُونَ ۖ  
فَأَمْرٌ بِبِأَدَى لَيْلٍ ۖ إِنَّكُمْ مُقْبِعُونَ ۖ وَأَشْرَاكَ يُخَوِّرُهُمْ ۖ إِنَّهُمْ جُنْدٌ  
فَقْرٌ قَلِيلٌ ۖ كَمْ تَرَكُوا مِنْ خِزْيٍ وَعِلْوٍ ۖ وَذُرُوعٌ وَمَقَامِرٌ كَرِيمٌ ۖ  
وَتَقَبُّوْا كَأَنَّهُمْ فِيهَا مُكْرِمُونَ ۖ ذَٰلِكَ ۖ وَأَوْشَكُهُمْ أَهْلًا خَرِيمُونَ ۖ







یہ چاہیں کہ رنگ روایاں دینی۔

امام قاضی صاحب دیکھ کر اسے اس طرح سے فرمایا کہ تم نے جو یہ رسول اللہ سے حضرت بنو ہاشم کے عظیم سے اور بت علی کرتے ہیں جو وہ بھی جہنمی کو کھد کرتے ہیں، اس کے ایک حصہ پر الیہ پڑنا، دیکھو تو اہل بیت کی قبر سے دور آ کر حق میں توبہ کرو، اس کو اس سے دلوں سے نکالو۔

امام ابن ابی الہدیٰ یا ہادیؑ جو اسے حضرت عثمانؓ سے جید حدیثی، دیکھ کر اسے ایک مسئلہ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کا آغاز بہت میں کرو اور آخر یہ غریب کی طرف ہوٹ ملے گا۔ تم دو اور سوچو کہ یہ کون انہیں نہیں جانتا، یہ بھی اس امر کی نفی ہے کہ اسے جبراً کسی پر دینے والا نہیں تھا، اس پر اس نے کہا کہ آج کل دیکھو کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کیا بت کیا، انکشاف ہوا کہ اسے آواز اور غرض کی روایت تھی۔ پھر فرمایا جو لوگ کانفرنس میں (۱۱۱۲)

امام ابن ابی الہدیٰ یا ہادیؑ کے حضور۔ علی بن ابی طالبؑ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے تم سے عرض کیا کہ تم میں وہ جہنمی کو دیتے ہیں، پھر دیکھا کہ کوئی بدھ سوکھ ایسا نہیں جس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے، اس میں اس کے کئے نقل ہوا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے۔

امام ابن ابی الہدیٰ یا ہادیؑ کے حضور۔ علی بن ابی طالبؑ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے تم سے عرض کیا کہ تم میں وہ جہنمی کو دیتے ہیں، پھر دیکھا کہ کوئی بدھ سوکھ ایسا نہیں جس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے، اس میں اس کے کئے نقل ہوا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے۔

امام ابن ابی الہدیٰ یا ہادیؑ کے حضور۔ علی بن ابی طالبؑ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے تم سے عرض کیا کہ تم میں وہ جہنمی کو دیتے ہیں، پھر دیکھا کہ کوئی بدھ سوکھ ایسا نہیں جس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے، اس میں اس کے کئے نقل ہوا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے۔

امام ابن ابی الہدیٰ یا ہادیؑ کے حضور۔ علی بن ابی طالبؑ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے تم سے عرض کیا کہ تم میں وہ جہنمی کو دیتے ہیں، پھر دیکھا کہ کوئی بدھ سوکھ ایسا نہیں جس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے، اس میں اس کے کئے نقل ہوا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے۔

امام ابن ابی الہدیٰ یا ہادیؑ کے حضور۔ علی بن ابی طالبؑ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے تم سے عرض کیا کہ تم میں وہ جہنمی کو دیتے ہیں، پھر دیکھا کہ کوئی بدھ سوکھ ایسا نہیں جس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے، اس میں اس کے کئے نقل ہوا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے۔

امام ابن ابی الہدیٰ یا ہادیؑ کے حضور۔ علی بن ابی طالبؑ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے تم سے عرض کیا کہ تم میں وہ جہنمی کو دیتے ہیں، پھر دیکھا کہ کوئی بدھ سوکھ ایسا نہیں جس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے، اس میں اس کے کئے نقل ہوا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے۔

امام ابن ابی الہدیٰ یا ہادیؑ کے حضور۔ علی بن ابی طالبؑ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے تم سے عرض کیا کہ تم میں وہ جہنمی کو دیتے ہیں، پھر دیکھا کہ کوئی بدھ سوکھ ایسا نہیں جس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے، اس میں اس کے کئے نقل ہوا۔ اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ اس کے لیے زمین میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ملے۔





## يُخَضِّرُونَ لِي الْأَمْنُ نَرْجِعَ إِلَيْهِ ۖ إِنَّهُمْ لَغَيْرُ الْزَّاهِقِينَ

(اے مگو ذرا سوچو) کیا بارگاہِ ہستی کی قوم اور جو لوگ اس سے پیسے گردے ہیں۔ ہم نے انہیں (بیر شگفتہ جنت اہلاک کر لیا۔ بے تک و بکریم تھے اور کس پیر لوبا، بڑے آہانوں اور زمین کو بار جو جہالت سے، سیاق کے طور پر نہیں پیدا کرنا، ہم نے سبیل و زمین کو گھر کی کے ساتھ لکھ لیا میں سے کٹر اس حقیقت کو اسکا جاننا۔ بقیہ پہلہ کاٹن اس سب کو (بار و بار نہ کر کے لیے) مقرر وقت ہے۔ بار و بار کوئی دوست کی دوست کے دور نام نہ کر آئے گا اور اس کی مدد کی۔ بے گہر سوائے اس کے جس پر اٹھنے، ام فرمایا ہے۔ شک و شبہ سب پر غالب، بیوقوف ہم سے وار ہے۔

اور حضرت ابراہیم خاں مروی ہے کہ امام احمد رضا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ یہاں تک کہ تیج کو، بخلائے کہ کیوں کہ وہ اسلام سے آیا تھا۔ (۱)

امام احمد رضا نے، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، مسند احمد سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہاں تک کہ تیج کو، بخلائے کہ کیوں کہ وہ اسلام سے آیا تھا۔ (۲)

امام ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہاں تک کہ تیج کو، بخلائے کہ کیوں کہ وہ اسلام سے آیا تھا۔ (۳)

امام ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہاں تک کہ تیج کو، بخلائے کہ کیوں کہ وہ اسلام سے آیا تھا۔ (۴)

امام احمد رضا نے، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، مسند احمد سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہاں تک کہ تیج کو، بخلائے کہ کیوں کہ وہ اسلام سے آیا تھا۔ (۵)

امام احمد رضا نے، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، مسند احمد سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہاں تک کہ تیج کو، بخلائے کہ کیوں کہ وہ اسلام سے آیا تھا۔ (۶)

امام احمد رضا نے، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، مسند احمد سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہاں تک کہ تیج کو، بخلائے کہ کیوں کہ وہ اسلام سے آیا تھا۔ (۷)

امام احمد رضا نے، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، مسند احمد سے روایت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہاں تک کہ تیج کو، بخلائے کہ کیوں کہ وہ اسلام سے آیا تھا۔ (۸)

۱۔ بیجاہ ۶، ص ۲۰۳ (۱۳۰۳)

۲۔ بیجاہ ۶، ص ۲۰۳ (۱۳۰۳)

۳۔ بیجاہ ۶، ص ۲۰۳ (۱۳۰۳)

۴۔ بیجاہ ۶، ص ۲۰۳ (۱۳۰۳)

۵۔ بیجاہ ۶، ص ۲۰۳ (۱۳۰۳)

۶۔ بیجاہ ۶، ص ۲۰۳ (۱۳۰۳)

۷۔ بیجاہ ۶، ص ۲۰۳ (۱۳۰۳)

۸۔ بیجاہ ۶، ص ۲۰۳ (۱۳۰۳)

قی۔ حضرت امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں۔ یہ شریعت نہیں۔ (۱)

۱۱۴۱ھ میں ۱۰۰۰ قمری میں اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مقرر کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مقرر کیا۔

۱۱۴۱ھ میں ۱۰۰۰ قمری میں اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مقرر کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مقرر کیا۔

امام ابن خلدونؒ نے حضرت ابوبکرؓ کی شان میں ایک کتاب لکھی ہے جس کے نام سے کتب لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب حضرت ابوبکرؓ کی شان میں لکھی گئی ہے۔

امام ابن خلدونؒ نے حضرت ابوبکرؓ کی شان میں ایک کتاب لکھی ہے جس کے نام سے کتب لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب حضرت ابوبکرؓ کی شان میں لکھی گئی ہے۔

اس کے منکافات میں پڑھو گا۔ جس نے یہودی ہوا، انکی طرف پیغام بھیجا کہ کہا کہ میں اس شہر کو تیرا دور اور کرنے والا ہوں یہاں تک کہ اس میں کوئی بدوری نہیں ہے گا اور معاملہ عرب کے دین سے طرف سے جانے گا۔ تو شاید یہودی نے سے کہا کہ وہ ان دنوں سب سے بڑا معاملہ تھا۔ بادشاہ کا ایک ایسا شہر ہے جس کی طرف نبی اسرائیل کا ایک نبی ہجرت کر کے گیا اور اس کی جانے پر وہ نہایت کمر میں ہوئی اس کا نام تھوہوکہ۔ یہاں کا دور ہجرت۔ جہاں تو انہوں نے اسی جگہ اس کا مکان بنوا۔ ان کے صیہ اور ان کے دشمنوں میں بہت زیادہ قتال ہوا اور تمام قبیلے کے حق نے کہا اس دن اس سے کوئی جنگ کرے گا جب کہ تیرے مکان کے مطابق وہ نبی ہوگا؟ اس سے کہا اس کی قوم یہاں آئے گی اور یہاں اس سے جنگ کرے گی۔ تیغ نے پوچھا اس کی قبر کہاں ہوگی؟ عالم نے جواب دیا اسی شہر میں۔ تیغ نے کہا جب اس سے جنگ کی جائے گی تو فکرت میں کی ہوگی؟ عالم نے جواب دیا جنگ ایک دفعہ اس نبی کے خلاف ہوگی پھر ایک دفعہ اس سے حق میں ہوگی۔ جس مکان میں تراب ہے اسی جگہ جنگ ہوگی۔ آپ کے صحابہ آپ کی قیادت میں اسی جگہ پہنچے۔ اسی جگہ ایک کھنڈ میں لڑی تھی ہوگی۔ ہزار ہا راجہ ان کی ہوگی اور آپ صاحب آجائیں گے۔ آپ کے ساتھ حکومت کے ساتھ میں کوئی بھی جھگڑا نہیں کرے گا۔ اس نے پوچھا اس نبی کی محبت کیا ہے؟ عالم نے جواب دیا وہ نہایت چھوٹے لڑکا تھا نہ بہت لمبا، اسی کی آنکھوں میں سرخی ہوگی۔ وہ اذیت پر سوس ہو گا اور چاند بہت تن کرے گا۔ اس کی کنواں اس کے کندھے پر ہوگی۔ اس سے کہیں جنگ کرے گا۔ اسے کئی پرہیز نہیں ہونگی یہاں تک کہ آپ صاحب آجائیں گے۔ تیغ نے کہا اس شہر کو تیرا دور اور کرنے کی میرے لئے کوئی مہرت نہیں ہوگی اور نہ یہ ایسا ہے کہ میرے ساتھ یہ یہودی رہیں۔ حکام کی طرف جانے کے لیے وہاں چلا گیا۔ (۶)

لہذا میں مسافر کے ساتھ اسے حضرت عمار بن زید اور حضرت عمار بن زید کے ساتھ اس سے منے پاپا اس نے کہا تیغ آباد شہروں کو فتح کرتا تھا اور عربوں پر غلبہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچا۔ ان دنوں وہاں کے رہنے والے یہودی تھے۔ وہ ان پر غلبہ کرتا تھا۔ اس نے یہودیوں کے طلاق کو فتح کیا۔ طلاق نے اسے بتایا کہ کہہ کر سے ایک نبی ظاہر ہوگا اس کا نشانہ اس شہر میں ہوگا اس کا نام تھوہوکہ۔ انہوں نے تیغ کو یہ بھی بتایا کہ تیغ اس کا رہائہ نہیں دے گا۔ تیغ نے یہودیوں کو بتایا کہ اس شہر میں رہو گا۔ جب وہ تھوہوکہ کے رہائے اور اس کا رہائہ اسے بتا دیا اور اس کی تصدیق کرنا۔ اگر وہ تھوہوکہ میں موجودگی میں ظاہر ہو تو نبی اور اولیٰ کو اس کے بارے میں دیکھ دیکھ کر بتانا۔ اس نے اپنے افسار میں کہا:

خُذْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الْمَلِكِ وَخُذْ خَلَاةَ بِلَاسِي طَهْرَمِ  
وَلَوْ خَلَاةَ دَهْرِي إِلَى دَهْرِي لَكُنْتُ وَدَقَرًا لَكَ يَا نَبِيَّ

”مجھے بتا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا رسول میری سر زمین میں ملے گا ساتھ ظاہر ہوگا، اگر میری زمین اس کے سامنے تک نہیں ہوگی  
میں اس کا دور ان کے چاند اور ان کا دور یہودیوں کا۔“ (۷)











فامریں مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

الحکامیہ مردویہ اور غضبہ نما اٹھ جائے تے اب یہاں سے مراد ہے وہ پت لکھ کر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بھی پھر کیا گیا

۱۔ تفسیر منکر و مدح، جلد ۲، صفحہ ۲۵، ۲۰۸، ایضاً ذیل صریح یہ ہے

۲۔ تفسیر منکر و مدح، جلد ۲، صفحہ ۲۵، ۲۰۸، ایضاً ذیل صریح یہ ہے

۳۔ تفسیر منکر و مدح، جلد ۲، صفحہ ۲۵، ۲۰۸، ایضاً ذیل صریح یہ ہے













۱۔ اگر باطل سے دیکھو تو یہ ہے یا یہ خداوند اہل کائنات کو دیکھ رہا ہے۔ یہ اللہ ہے جو ہر جگہ سے  
 سمجھ رہا ہے اس لئے کہ وہ ہر جگہ اور ہر لمحہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ وہ ہر لمحہ ہر جگہ سے  
 دیکھ رہا ہے۔ یہ اللہ ہے جو ہر جگہ سے دیکھ رہا ہے۔

[illegible][illegible]

وَقَالُوا مَهْجِرٌ إِلَىٰ آلِهِ ثُمَّ لَأَن تَدُورَ فِيهِمْ يُغْلَبُونَ وَيَحْيَا وَهَٰذَا بَدَأُ الْإِنشَاءَ  
وَمَا لَهُمْ بِهِ شَيْءٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَإِذَا نَسَخْنَا مِنْهُنَّ الْحُقُوقَ  
الَّتِي كُنَّ عَلَيْهِنَّ أَفَأَنْ يَكُنَّ عَٰلَمًا بَلَاغًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَلْيَاقِلْ يَاقِلٌ  
قُلْ إِنَّمَا يُخَوِّفُكُم مَّا تَكُونُونَ لَكُمْ مِنْهُ لَعَلَّكُمْ تُرْجَوْنَ وَإِنْ يُبَدِّلْ  
مِنْهُ لَسَوْفَ يَبَدِّلْ إِنَّمَا الْإِنشَاءُ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَمْ يَرْجُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَحْزَنُوا  
فِيهِ وَلَٰكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

[illegible]

ایمان آئے جو سچا ہے اور جو چاہے اللہ کے حکم کے لیے جان و مال قربان کرے اور اللہ کے رسول کے لیے جان و مال قربان کرے









حضور علیہ السلام کی ناست ہائی رہ جائے گی۔ انہیں کہا جائے گا تم کسی کی عبادت کرتے تھے یا عرض کریں گے ہم اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرتے تھے۔ ہم نے اس دن کے خوف کی وجہ سے دنیا سے جو ہائی اختیار کی تھی۔ مومنوں کو عہدہ کا عہدہ دیا جائے گا۔ مومن عہدہ کریں گے اور ہر منافق کو عہدہ دیا جائے گا۔ منافق کی پشت عہدہ کرنے سے ٹوٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے عہدہ کو اس کے نیچے نازل کرے اور ہر منافق کو عہدہ نہ دے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ طحاۃ الکھٹلم سے روایات منکذب ہے انہیں میں علی آدم کے اعمال میں گئے۔ لڑتے انہوں نے اہل کو لکھیں گے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا اِنَّا کُنَّا نَسْتَشِیْبُ لِمَا کُنَّا نَعْمَلُ فَمَا کُنَّا نَعْمَلُ لِمَا کُنَّا نَعْمَلُ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ظلم کو عہدہ کیا۔ پھر لڑن کو عہدہ کیا وہ روایات ہے۔ پھر فتنوں کو عہدہ کیا اس میں چار درجیاں ہیں جو کچھ ان کا اس کو لکھا ہے اس جگہ نہ نیا مخلوق کے ساتھ اور اصل جو جنگ اور ہر طرف سے واقع ہوگا وہ نفاذ ہو جائے گا اور جو فرقہ طلال و حرام ہے اور جو عہدہ شک ہے اس کو لکھا ہے۔ پھر ہر چیز پر یہ چیزیں لازم کر دیں۔ دنیا میں اس کا تصور زندگی کے داخل ہو گا مومنوں میں اس کا باقی رہنے سے عہدہ میں ہے اور کب فنا ہوگی۔ پھر اس کتاب کو فتنوں کے سپرد کرو اور مخلوق کو فتنوں کے سپرد کرو دیا۔ مخلوق کے فرشتے اس کتاب کے فتنوں کے پاس آئے ہیں۔ وہ اس چیز کو لکھتے ہیں جو ان روایات میں لکھی گئی ہوتی ہے۔ ان پر نہیں کے سپرد ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگوں کے پاس آئیں گے۔ اللہ کے قسم سے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور انہیں اس چیز کی طرف ہانک کر دے گا جس میں جو اس تحریر سے ان کے پاس موجود ہوتی ہے۔ ایک آدمی انہوں نے کہا اے ابن عباس! کیا تم عرب قوم نہیں ہو؟ اِنَّا کُنَّا نَسْتَشِیْبُ لِمَا کُنَّا نَعْمَلُ فرماتے ہیں کہ یہ سب ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پوچھا فرمایا اور وہ روایت ہے اور ظلم کو عہدہ فرمایا۔ اسے فرمایا لکھ۔ پوچھا کیا انہوں نے فرمایا یا مت تک نہ کہہ دے والا ہے۔ تک اور چراغل اور تجسیم کیا گیا فرقہ وہ حلال ہو یا حرام۔ پھر ہر چیز پر یہ ضرور لازم کر دیے۔ دنیا میں اس کا داخل ہو گا اور دنیا میں وہ کتاب ضرور عہدہ کرے۔ وہ اس دنیا سے کیسے لکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہوں پر چھپان لڑتے مقرر کر دیے اور کتاب پر قانون مقرر کر دیے جو اس کتاب کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ ان قانونوں سے اس دن کا عمل لکھ لیتے ہیں۔ جب وہ روز قیامت ہوتا ہے تو اس کا قطع ہو جاتا ہے اور اور اس دن کے عمل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ قانون انہیں کہتے ہیں کہ تمہارے صاحب کے لیے اپنے پاس کچھ نہیں پاتے۔ جہاں فرشتے وہاں لائے ہیں۔ وہ ان لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ سر پہنے ہوئے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا تم عرب قوم نہیں ہو؟ ظم حضرت (عجبیہ) کو کہتے ہوئے سنتے تھے۔ اِنَّا کُنَّا نَسْتَشِیْبُ لِمَا کُنَّا نَعْمَلُ فرمایا لکھ اصل (کتاب) سے ہی اس کا ہے۔ امام ابن جریر نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جبکہ اللہ کے کچھ فرشتے ہیں وہ ہر دن میں ایک چیز اٹھوا لیتے ہیں۔ اس میں ہر انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں۔



اللہ تعالیٰ کی کچھ باتیں یہ سن کر سننے میں خود بھی اللہ تعالیٰ کی کبریائی میں کھنس کر رہے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں تو بلاشبہ آمین کہتے ہیں۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف ہلکے ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے تو وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں جس تیرے ساتھ بندے تھے جنہوں نے تیرا ذکر کیا، تو تیرے بھی تیرا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے پوچھنا نہیں ہے کیا تم تو فرشتوں سے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! انہیں سے میری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری عرض سب سے پیچھے مروت کی گئی اور میری ہی سب سے آخر میں جو کہ تھی کہ فرشتوں نے عرض کی نہیں نے تیری تسبیح کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری عرض میرے ساتھ آگے آؤ یہ لیکن یہ انہوں نے کہا ہے اے ہمارے رب! انہیں نے جی تو میری بیان کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آسمان اور زمین میں میرے لیے کبریا کی ہے اور میں میرا حکم پسوں۔ فرشتوں کے عرض کی انہوں نے مغفرت طلب کی تھی۔ فرمایا میں تمہیں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔

امام ابن کثیرؒ نے ان روایتوں کے ساتھ ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے تین کبیرے سنا ہیں ان میں سے ایک کہ اگر تم کو اذہر بنایا، درست کمرہ الاثر طیار اور تیرہویں کو در اندیشہ تو جو آدمی اپنے آپ کو میرا خیال کرے جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے عزت سے نوازا اور اسے میرے کسی نہ ہو، میرے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْكَرِيْمُ (اے خداوند!) جو کوئی دم کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے اور جو کچھ کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اس بات میں جھگڑا یا جو صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ کیونکہ وہ خداوند عز و جل سب جو آدمی مجھ سے جھگڑا کرے میرے لیے نیرنگ ہیں کہ میں اسے جنت میں اٹھ کر دوں۔

ابو عبد اللہ شیبہ امام مسلمؒ اور ابوداؤد امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ان روایتوں کے ساتھ ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے تین کبیرے سنا ہیں ان میں سے ایک کہ اگر تم کو اذہر بنایا، درست کمرہ الاثر طیار اور تیرہویں کو در اندیشہ تو جو آدمی اپنے آپ کو میرا خیال کرے جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے عزت سے نوازا اور اسے میرے کسی نہ ہو، میرے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْكَرِيْمُ (اے خداوند!) جو کوئی دم کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے اور جو کچھ کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اس بات میں جھگڑا یا جو صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ کیونکہ وہ خداوند عز و جل سب جو آدمی مجھ سے جھگڑا کرے میرے لیے نیرنگ ہیں کہ میں اسے جنت میں اٹھ کر دوں۔

اللہ رب العالمین

در مشورہ کی جلد ہفتم کا اختتام آج بروز 22 جنوری 2003ء بروز جمعرات کو پایہ تکمیل ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا ہر کام شکر ہے کہ اس نے یہ ترجمہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔

مفتاح پور، شیخ ابوبکر محمد عیسیٰ نے میرے اللہ تعالیٰ کے حضور تہجد کرتے ہوئے کہ میری اس کلاش کو اپنی بارگاہ اقدس میں عرض و منظور فرمائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ اپنے پیکی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے سنیو و کفر و گناہوں کو بخش دے۔ میرے ساتھ مذکور امام والدین کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی مغفرت فرمائے اور انہیں بلند مقام عطا فرمائے۔

آمین وجوہ سعید اکرم

محمد رضا علی مد